

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

نویسندہ قادری مراد

مختصر

شرح اسلام و صفا

از

محمد نعیم اللہ خاں قادری

فیضانِ مدنی پبلیکیشنز
کامونکہ

سوزِ دردِ دل / عرضِ حال

محترم قارئین حضرات! السلام علیکم: آج سے تین چار سال قبل جب میری شرک کے موضوع پر لا جواب کتاب 'شرک کی حقیقت' منظر عام پر آئی تو اس وقت میں اس 'مختصر شرح سلام رضا' کو ترتیب دے چکا تھا لیکن اس کو منظر عام پہ لانے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ رضائے الہی اسی میں تھی کہ میں باطل فرقوں کے رد میں کتب کو مرتب کر کے منظر عام پر لانے میں مسلسل مصروف رہوں۔ اب جبکہ یہ 'مختصر شرح' منظر عام پر آرہی ہے تو میں اس پر اللہ تعالیٰ کا صد شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ مختصر شرح میری کوئی تحقیقی کاوش نہیں بلکہ علماء اہلسنت کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے جیسے طالب علموں کے معیار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے طالب علم بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اس تحفہ کو پیش کر رہا ہوں۔ جہاں میں صحیح مفہوم واضح نہیں کر سکا۔ برائے مہربانی مجھے صحیح مفہوم مکتبہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جائے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے ایک لاثانی عاشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ آپ کی تمام کتب اور سارا عربی فارسی اور اردو کلام آپ کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عشق و مستی اور فداکاری کا روشن ثبوت ہے۔ آپ کا دور حیات بڑا پر آشوب دور تھا ہر طرف فتنے ہی فتنے اُٹھ رہے تھے۔ ان تمام فتنوں کے مقابلے میں امام احمد رضا خان محدث ہند تنہا کھڑے تھے۔ آپ نے نوک قلم سے ان تمام فتنوں کے سر قلم کئے۔ باطل فرقوں نے تو اپنا تمام تحریری و تقریری سرمایہ محفوظ رکھنے کا بندوبست کیا لیکن ہم اہلسنت و جماعت اپنے عظیم امام کے عظیم شاہکاروں کو مکمل طور پر محفوظ رکھنے کا بندوبست نہ کر سکے چہ جائیکہ دوسرے اکابرین اہلسنت کے تحقیقی شاہ پاروں کو محفوظ رکھتے۔ چاہئے تو یہ کہ جماعت اہلسنت اس کیلئے ایک مضبوط پلیٹ فارم قائم کرے لیکن ہر طرف افراتفری کا سماں ہے۔ ان حالات میں میں نے اپنی کوششوں کا آغاز کیا اور اب تک سینکڑوں کتب و رسائل کو منظر عام پر لا چکا ہوں۔ اس سفر میں مجھے جتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کروں گا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ان کتب کو منظر عام پر لانے میں اہلسنت و جماعت کا حقیقی ذرور رکھنے والے علماء اہلسنت مثلاً شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری، ادیب اہلسنت علامہ محمد تابش قصوری، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف قادری، مناظر اسلام علامہ محمد عباس رضوی ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دہلی، استاذ محترم مفتی حافظ محمد نعیم اختر، مناظر اسلام علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی اور دوسرے کئی علماء کرام اور دوست احباب کی حوصلہ افزائی اور تعاون مسلسل شامل حال رہا اور اب بھی ہر ممکن تعاون اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہِ بے نیاز میں دعا ہے کہ

یا اللہ! اہلسنت و جماعت کو ترقی، عروج اور غلبہ عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنت و جماعت کا انتشار ختم فرما اور اتحاد و اتفاق عطا فرما۔

یا اللہ! گستاخ فرقوں کو ذلیل و رسوا کر۔

یا اللہ! اہلسنت کو ہر محاذ پر کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنت کو اپنے عقائد میں پختگی عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنت کو مضبوط مذہبی و سیاسی قوت بنا۔

یا اللہ! اہلسنت کی مساجد، مدارس اور عظیم دارالعلوم ہر محلے اور علاقے میں قائم فرما۔

یا اللہ! اہلسنت کو باعمل علماء، مدرس، منتظمین اور راہنما عطا فرما۔ آمین ثم آمین

انتساب

میں اپنی اس کاوش کا انتساب اپنے والدین کریمین کے نام کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں سراپا دعا ہوں کہ
یا اللہ! میری والدہ محترمہ کا محبت، چاہت اور شفقت بھرا سایہ میری تمام حیات مجھ پر قائم و دائم رکھنا۔

یا اللہ! میری والدہ محترمہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما اور ان کی خدمت کرنے اور ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما
جس سے وہ مجھ سے راضی ہوں۔

یا اللہ! میری حیات میں مجھے ان کی جدائی کا صدمہ نہ دینا۔

یا اللہ! میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرماتا کہ قیامت تک اس سے لوگ مستفید ہوں۔ اس کاوش کا جو مجھے اللہ کی بارگاہ
میں اجر و ثواب ملے میں اس کو اپنے والدین کے نام ہدیہ کرتا ہوں بالخصوص اپنے اولد محترم حاجی رانا انور علی خان ولد حاجی عبد المجید
خاں جو ۱۷ مئی ۲۰۰۳ء / ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ بروز پیر رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں بصد عجز و نیاز دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! میرے والد محترم کو اپنی قبر انور میں راحت، چین اور
سکون عطا فرما۔ ان کی قبر کو منور فرما، ان کی قبر کو تاحۃ نگاہ وسیع فرما۔ یا اللہ! ان کی قبر کو جنتوں کے باغوں میں سے باغ بنادے۔
یا اللہ! روز محشر ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے جام پینا نصیب فرمانا، آپ کے لوائے حمد کے نیچے
جگہ عطا فرمانا اور بخشش فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمانا۔

حقیر پر تقصیر..... طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نعیم اللہ خاں قادری

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
بُجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات
عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
قرونِ بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
مُلکِ کونین میں انبیاءِ تاجدار
لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
سارے اُونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکوا!
جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیئے
جس نے مُردہ دلوں کو دی عُمرِ ابد

سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
سوئے حق جب سُدھارا ہمارا نبی ﷺ
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی ﷺ
نمکین حُسن والا ہمارا نبی ﷺ
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
ہر مکان کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ
نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مُودہ دیجئے کہ ہے

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مناجاتِ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)

جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
شادی دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
اُمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
صاحبِ کوثر شہِ بُود و عطا کا ساتھ ہو
سیدِ بے سایہ کے ظِلِّ لُوا کا ساتھ ہو
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
عیب پوشِ خلقِ ستارِ خطا کا ساتھ ہو
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجے کا ساتھ ہو
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
رَبِّ سَلَامِ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
قدسیوں کے لب سے آمین زبنا کا ساتھ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
یا الہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
یا الہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
یا الہی جب بھیں آنکھیں حسابِ جرم میں
یا الہی جب حسابِ خندہ بیجا رُلائے
یا الہی رنگِ لائیں جب میری بے باکیاں
یا الہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط
یا الہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
یا الہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں

یا الہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

﴿ ماہ و سال ﴾ حیات امام احمد رضا علیہ الرحمہ

﴿ مرتب: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی ﴾

۱	ولادت باسعادت	۱۰ اشوال ۱۲۷۲ھ / ۱۳ جون ۱۸۵۶ء
۲	ختم قرآن کریم	۱۲۷۲ھ / ۱۸۶۰ء
۳	پہلی تقریر	ربیع الاول ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء
۴	پہلی عربی تصنیف	۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء
۵	دستار فضیلت	شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء۔ ہجر تیرہ سال دس ماہ پانچ دن
۶	آغاز فتویٰ نویسی	۱۳ شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۷	آغاز درس و تدریس	۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۸	ازدواجی زندگی	۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء
۹	فرزند اکبر مولانا محمد حامد رضا کی خاں کی ولادت	ربیع الاول ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۵ء
۱۰	فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
۱۱	بیعت و خلافت	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۷ء
۱۲	پہلی اردو تصنیف	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۳	پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۴	شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازت احادیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۵	مفتی مکہ شیخ عبدالرحمن السراج سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۶	شیخ عابد السندی کے تلمیذ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح اللیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۷	احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدہ انوار الہیہ	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۸	مسجد حنیف (مکہ معظمہ) میں بشارت مغفرت	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۹	زمانہ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۰	تحریک ترک گاؤ کشی کا سد باب	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء

۲۱	پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۲ء
۲۲	اردو شاعری کا سنگھار 'قصیدہ معراجیہ' کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۵ء
۲۳	فرزند اصغر مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں کی ولادت	۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء
۲۴	ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء
۲۵	تحریک ندوہ سے علیحدگی	۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء
۲۶	مقابلہ پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق	۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء
۲۷	قصیدہ عربیہ 'آمال الابرار والالام الاشرار' کی تصنیف	۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء
۲۸	ندوۃ العلماء کے خلاف ہفت روزہ اجلاس پنشن میں شرکت	رجب ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء
۲۹	علماء ہند کی طرف سے خطاب 'مجدد مائتہ حاضرہ'	۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء
۳۰	تاسیس دارالعلوم منظر اسلام بریلی	۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء
۳۱	دوسرا حج اور زیارت حرمین طہین	۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء
۳۲	امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاذ شیخ حامد احمد محمد جدادی مکی کا مشترکہ استفتاء اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب	۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء
۳۳	علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے نام سندات اجازت و خلافت	۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء
۳۴	کراچی آمد اور مولانا عبدالکریم درس سندھی سے ملاقات	۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء
۳۵	احمد رضا کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسماعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت	۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء
۳۶	شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت	۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء
۳۷	قرآن کریم کا اردو ترجمہ 'کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'	۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء
۳۸	شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب 'امام الائمہ المجدد الہندہ الامہ'	یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء
۳۹	حافظ کتب الحرم سید اسماعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب 'خاتم الفقہاء والمحدثین'	۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء
۴۰	علم المربعات میں ڈاکٹر سرفیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب	قبل ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء

۴۱	ملت اسلامیہ کیلئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۲	بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتاء اور اس کا فاضلانہ جواب	۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۳	مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۴	ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی	ماہین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء اور (۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء)
۴۵	انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثناء	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۶	صدر الصدور صوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۷	تاسیس جماعت رضائے مصطفیٰ، بریلی	تقریباً ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء
۴۸	سجدہ تعظیسی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء
۴۹	امریکی ہیماۃ داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش	۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء
۵۰	آنزک نیوٹن اور آئن سٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۱	رد حرکت زمین پر ۱۰۵ دلائل اور فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۲	فلاسفہ قدیمہ کا ردِ مبلغ	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۳	دو قومی نظریہ پر حرف آخر	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۴	تحریک خلافت کا افشائے راز	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۵	تحریک ترک موالات کا افشائے راز	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۶	انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۷	وصال پڑ ملال	۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء
۵۸	مدیر 'پیسہ اخبار' لاہور کا تعزیتی نوٹ	کیم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ
۵۹	سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی کا تعزیتی مقالہ	۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء
۶۰	بہمنی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف۔ ملا کا خراج عقیدت	۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء
۶۱	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کا خراج عقیدت	۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

تقدیم

﴿ پروفیسر محمد اکرم رضا ﴾

شرح سلامِ رضا

مدحت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہارِ جلوہاں

سلام وہ نعمۂ لاہوتی ہے جو ہر دل سے عقیدت کا خراج لیتا اور آنکھوں سے محبت آفریں آنسوؤں کی سوغات وصول کرتا ہے۔ سلام رحمتِ خداوندی ہے، پیغام سرخروئی ہے، انعام سربلندی ہے، چاہتوں کا ارمغان ہے، رحمتوں کا سائبان ہے، ازل سے ابد کی جانب سفر کرنے والے قافلے ہاتھوں میں سلاموں اور دُرودوں کے گجرے اٹھائے والہانہ انداز سے دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لپک رہے ہیں۔ دُرودِ رحمتِ طلبی کا بہانہ ہے اور سلام شفاعتِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہونے کیلئے ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ عشاقِ سرست ایک ہی وقت میں درود کے گلاب بھی نذر کر رہے ہیں اور اسی لہجہ سلام بدرگاہ حضور سید الانام پیش کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

دل کا وظیفہ درود و سلام عقیدت سراپا درود و سلام
رضا ہر طرف سے صدا آ رہی ہے پڑھو لمحہ لمحہ درود و سلام

بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دُرود و سلام پیش کرنا حکمِ الہی کی تعمیل ہے، کتابِ شوق کی تعمیل ہے۔ وارفتگی ہی وارفتگی ہے، شیفنگی ہی شیفنگی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

ان اللہ وملتکته یصلون علی النبی - یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝ (الاحزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں۔

اے ایمان والو! تم اپنے پیارے نبی پر دُرود بھیجنا اور سلام بھیجنا، جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں دُرود کے ساتھ سلام بھیجتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور جہاں خدا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا ذکر کیا گیا ہے تو وہاں صیغہ استمرار استعمال ہوا ہے یعنی خدا اور فرشتوں کی جانب سے ہر لمحہ، ہر لمحہ، ہر آن اور ہر ساعت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودوں کی سوغات نازل ہو رہی ہے۔ ماضی، حال ہو یا مستقبل درود ہر زمانے کی آبرو ہے۔ صبح و شام ہو یا نسل و نہار درود ہر وقت

کی آبرو ہے۔ خدا کی مخلوق تو غافل ہو سکتی ہے مگر خدائے کریم اور اس کے فرشتے اُنکے نیند اور کسی قسم کی غفلت سے پاک ہیں۔ تقاضائے قدرت یہی ہے کہ بندگان شوقِ نیازِ عشق بجالاتے ہوئے درود و سلام کی ترسیل میں کسی غفلت کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ یہ حکمِ خداوندی بھی ہے اور سنتِ ربانی بھی اور پھر اللہ اللہ درود کی عظمت۔

جب لیا نامِ نبی میں نے دُعا سے پہلے میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

سورۃ الاحزاب کی آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صلوٰۃ پڑھنا (۲) سلام عرض کرنا (۳) سلام کا حقہ عرض کرنا۔ اگر صرف صلوٰۃ ابراہیمی ہی پڑھا جائے اور سلام کا اضافہ نہ کیا جائے تو صرف ایک حکمِ ربانی کی تعمیل ہوئی۔ حالانکہ جس ارشادِ ربانی کے مطابق آپ پر درود پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی ارشاد کے تحت سلام عرض کرنا بھی لازمی ٹھہرا ہے اور ایسا لازمی کہ تاکیدِ ارشاد فرمائی گئی۔ اب جو لوگ صلوٰۃ ابراہیمی پڑھتے ہیں وہ ایک طرح سے حکمِ قرآنی پر پوری تعمیل نہیں کر رہے اور احادیث کی تعمیل سے بھی پہلو پڑا رہے ہیں۔ احادیث کے مطابق جہاں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ سلام تم نے جان لیا ہے یا تم سلام کی تعلیم دیئے جا چکے ہو اور یا صحابی نے ہی پہلے سے عرض کر دیا کہ حضور! ہم نے سلام عرض کرنا تو سیکھ لیا ہے صلوٰۃ کس طرح عرض کریں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف صلوٰۃ کی تعلیم دے دی۔

بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ

قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم عليك فكيف نصلي عليك

یعنی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بے شک ہم نے آپ پر سلام کرنا جان لیا ہے۔

پس ارشاد فرمائیں کہ صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قولوا اللهم صل علی محمد الخ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

وہ سلام جس کی نسبت ان احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ سلام تم نے جان لیا ہے وہ **السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** ہے۔ پس جب ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت یہ سلام التحیات میں عرض ہو جاتا ہے۔ اگر نماز کے بعد کوئی شخص صلوٰۃ ابراہیمی ہی پڑھے گا تو اس سے سلام پڑھنا رہ جائے گا اور سلام عرض نہ کرنا بہت بڑی سعادت سے محروم رہنا ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ بغیر سلام کے صلوٰۃ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح صلوٰۃ و سلام مکمل نہیں ہوتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ ابراہیمی فرما کر ارشاد فرمایا:

ثم تسلموا علی یعنی پھر تم مجھ پر سلام کہا کرو۔

اصحاب شوق کہتے ہیں کہ قرآن شریف نے سلام عرض کرنے کی تاکید زیادہ فرمائی ہے اس کا حق کس طرح ادا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے اس سے ہی حق ادائی ہوتی ہے اور خوب ہوتی ہے جب سلام عرض کرنے لگیں تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق سلام کہنے والے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر لیں اور پھر آپ پر سلام عرض کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی سلام کہنے والا مجھے سلام نہیں کہتا مگر میں اس وقت اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔ (ابوداؤد) خواہ وہ دنیا کے کسی کو نے میں ہو۔ (ابن قیم، جلاء الافہام)

امام قسطلانی کے بقول سلام احسان شناسی کی دلیل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود اقدس ہم گنہگاروں پر اللہ کا سب سے بڑا انعام اور احسان ہے۔ مقاماتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے امام قسطلانی اس شعر میں عظمتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہایت والہانہ انداز سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں:

كان شمس في وسط السماء ونورها يغشى البلاد مشارقاً ومغرباً

آپ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے درمیان میں ہے اور اس کا نور مشرق اور مغرب کے شہروں پر چھا رہا ہے۔

یہی وہ حقائق ہیں جن کو پروئے کار لاتے ہوئے ہر صدی، ہر عہد اور ہر زمانہ کے مسلمان درود و سلام کے گلاب بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ یہ تو عشق و عقیدت کا معاملہ ہے، خدا جس کو جتنا چاہے نوازے۔ ورنہ

تشریح پیمر ہے غلط جن کی نظر میں ایسے بھی کئی شارح قرآن نظر آئے

اس مادی دور میں کہ جب ہم روحانی اقدار سے پیچھے ہٹ گئے ہیں ہمیں مالکِ کونین سے صراطِ حق پر گامزن رہنے کی دعا کرنی چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ درود و سلام وہ وسیلہ ہے جو زندگی کی ہر مشکل میں کام آتا ہے۔ آقائے عالی مرتبت کا تھوڑا ہو، دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے چل رہے ہوں، نگاہوں میں گنبدِ خضریٰ کا خیال بس رہا ہو، پلکوں پر آنسوؤں کی کناری بھی ہو اور زبان درود و سلام کی خوشبو لٹا رہی ہو۔ کیونکہ درود و سلام کے امتزاج ہی سے عشائے ربانی کی تکمیل ہوتی ہے۔

درود و سلام کا سلسلہ نور تا سیدِ ربانی کے سہارے اس طور رواں دواں ہوا کہ آج چاروں طرف صلوٰۃ و سلام کے نغمات جاں فزا گونج رہے ہیں۔ گلستانِ مدحتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے مہکا ہوا ہے کہ کبھی بھی خزاں کا گزر نہیں ہو سکے گا۔ جس نورانی سلسلے کا آغاز خود ربِّ کریم نے فرمایا ہو کسی کی کیا مجال کہ اس سلسلے کو ایک لمحہ کیلئے بھی روک سکے۔ سلام ہر عہد کا اعزاز اور ہر دور کا افتخار ہے۔ لہذا ہم سلام کے سلسلے کو ہر آن مزید سے مزید بلندیوں سے ہمکنار ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سر بلندیاں اور تذکارِ رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ سرفرازیاں دراصل وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر ہیں۔

درود ہو یا سلام، تقریر ہو یا تحریر، صورتِ پاک کی ضو پاشیوں کا ذکر جمیل ہو یا سیرتِ مطہرہ کی رحمت باریوں کا تذکرہ، ہر طرف بہارِ جاودانی کا سماں دکھائی دیتا ہے اور ہر لحظہ و ہر ساعت یہی ایمان افروز آفریں منظر دکھائی دیتا ہے کہ

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ عرش پہ طرفہ دھوم دھام
خوف نہ رکھ تو اے رضا ٹو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

سلام بلاشبہ ہر دور کے عشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لامتناہی جذبہ عقیدت کی پہچان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دل میں حاضر تصور کر کے مختلف زمانوں اور زبانوں کے شعراء نے نہایت والہانہ پن سے بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سلام نذر کئے۔ عربی، فارسی، اردو، پنجابی سمیت شاید ہی کسی زبان نے اپنی جلوہ گری نہ دکھائی ہوگی۔ خطیبوں کی خطابت کے شہ پارے، ادیبوں کی فکری پرواز کے نظارے اپنی جگہ، شعرائے ذی وقار نے جس حُسنِ کلام کے ساتھ سلام شوق پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اس کی صدائے بازگشت شامِ ابد تک سنائی دیتی رہے گی۔ یوں تو ہر زبان میں سلام کا بہت بڑا خزانہ موجود ہے مگر ہم زیرِ نظر تحریر میں چند ایسے قلم کی زینت بناتے ہیں جنہوں نے مختلف ادوار میں غیر معمولی شہرت حاصل کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی شعری کاوشیں عقیدتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت حاصلِ حیات بن گئیں۔ عصرِ حاضر میں جو سلام یادگار حیثیت حاصل کر گئے ان میں چند کا تذکرہ کرنا ہم اپنے لئے کمالِ سعادت سمجھتے ہیں۔

محمد اکبر خاں وارثی کا یہ سلام آج تک اپنی انفرادیت، شعری حسن اور کمالِ ذوق کی بدولت زمانے بھر کے عشاق کے دلوں کی دھڑکنوں میں بسا ہوا ہے۔

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

يَا رَسُولَ سَلَامٌ عَلَيْكَ
صَلَوَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

شاعرِ اسلام ابوالاثر حفیظ جالندھری کا یہ سلام آج بھی ہر دلعزیزی، مرجعیت اور مقبولیت کی بلند یوں کو چھو رہا ہے:

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ

زماںہ منتظر ہے پھر نئی شیرازہ بندی کا
سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے

ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

اس ضمن میں ماہر القادری کے سلام نے بھی خاص شہرت حاصل کی اور اس سلام کے متعدد اشعار اصحابِ نظر کے دلوں کی خلوتوں میں بے ہوئے ہیں:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دنگیری کی
سلام اس پر کہ جو ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

اسی ضوِ پاش ماحول میں یکفخت ایک صدائے نور اُبھری۔ یہ صدائے نور برصغیر کے عظیم ترین نعت گو شاعر کے دل کی گہرائیوں سے بلند ہوئی تھی۔ یہ نعت گو شاعر کا روانِ نعت و مدحت کا سالار تھا جو بلند بخت نعت گوؤں کا افتخار تھا۔ زمانہ اسے امامِ سخن گویاں تسلیم کرتا تھا اس کے سر پر عشق و عقیدت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تاج زرنگار جگمگا رہا تھا۔ تاریخ اسے الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ امام احمد رضا خاں کہ جس نے اسلاف کی روایاتِ عقیدت کو زندہ کر دیا۔ جو محدث بھی تھا اور مفسر بھی جو امامِ زمن بھی تھا اور شاعر شیریں سخن بھی۔ آپ کی تمام خوبیاں اصحابِ شوق کی نگاہوں کے روبرو ہیں اور ایک زمانہ آپ کی عظمتوں کو خراجِ تحسین پیش کر رہا ہے۔ آپ کا مجموعہ نعت 'حداث بقشش' ایک طویل عرصہ سے قبولیت عام کی انتہائی بلند یوں کو چھو رہا ہے اور ہر آنے والا دور اس ارمغانِ نعت کو فکر و ادب کی آبر و تسلیم کر رہا ہے۔

اسی ہنگام پر شوق میں جب مختلف 'سلام' اپنی عظمت منوار رہے تھے تو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 'سلام' نغمہ لاہوتی بن کر اس شان سے اُبھرا کہ ہر چہار جانب یہی صدائے پر شوق سنائی دینے لگے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یوں تو ہر سلام ہی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت تھا مگر اس سلام نے اپنی قبولیت کا سکہ اس شان سے منوایا کہ ہندو پاک ہی میں نہیں بلکہ عرب و عجم میں یکساں طور پر مقبولیت کی معراج کو چھونے لگا۔ آج آپ جہاں سے بھی گزریں، جمعہ کے اجتماعات میں دینی محافل میں، روحانی مجالس میں، یہ سلام محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عنوان بنا ہوا ہے۔ اور تو اور وہ علاقے جہاں کے عوام اُردو سے نا آشنا ہیں وہاں بھی ہزاروں اصحابِ شوق ادب و عقیدت سے کھڑے ہو کر یہ سلام پیش کر رہے ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا یہ سلام اس قدر مقبول عام اور محبوب زمانہ ہے کہ جہاں اصحاب نظر اس کتاب عقیدت کا روحانی باب سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں وہاں اصحاب تحقیق نے اس سلام پر بڑی تعداد میں مضامین لکھے۔ یہی نہیں بلکہ بہت سے محققین اور اصحاب جستجو نے اس معروف عام اسلام کو حاصل ادب سمجھتے ہوئے اس کی شرحیں رقم کرنا شروع کیں۔ یہ سلسلہ پھیلا تو پھیلتا ہی گیا اور اب تک سلام رضا کی متعدد شرحیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان میں سے بعض شرحیں طویل ہیں اور بعض مختصر۔ مگر ان سب میں بطور خاص یہ امر مد نظر رکھا گیا ہے کہ ان محققین کی شرح کی بدولت سلام رضا دلوں میں راسخ ہو جائے۔ اس کے ادبی محاسن، شعری خصائص، روحانی کمالات اور فکری بلند پروازیوں سے ایک زمانہ آگاہ ہو جائے۔ ان شارحین سلام رضا کا جذبہ نہایت مستحسن، ایمان آفریں اور نظریاتی لحاظ سے لائق ستائش ہے۔ عصر حاضر کے جو بلند بخت اصحاب تحقیق سلام رضا کی شرح کو ذہنی و فکری اور تحقیقی کاوشوں کا اعزاز بنائے ہوئے ہیں ان میں ایک اہم نام معروف ادیب اور مصنف محمد نعیم اللہ خاں کا ہے جو شرح سلام رضا کا ارمغان شوق لے کر اصحاب ذوق کے جذبہ ایمانی کو نئی تازگی اور کاروانِ مدحت کو ولولہ تازہ بخشنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ رانا محمد نعیم اللہ خاں ایک نظریاتی مسلمان راست فکر فرزندِ توحید اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے پختہ فکر و مومن ہیں۔ پختہ فکر ایسے کہ اب تک ان کی متعدد تصانیف اور تحقیقی کتب منظر اشاعت پر جلوہ گر ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ وہ منزل ایمان کے ایسے خوش بخت راہی ہیں کہ جن کے قلم نے رُکنا نہیں بلکہ صفحہ قرطاس پر مسلسل متحرک رہنا سیکھا ہے۔ ان کی تصانیف میں جہاں دینی اور نظریاتی جلوہ کاری پائی جاتی ہے وہاں انہوں نے تحقیق و جستجو کے عمل کو ایک لحظہ کیلئے بھی فراموش نہیں کیا۔ ان کی جملہ کتب ان کے وسیع مطالعہ، عمیق مشاہدہ، گہرے غور و فکر کا پتہ دیتی ہے۔ انہوں نے اپنی کتب میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہک جی بھر کر لٹائی ہے اور ان کی علمی تگ و تازا اس حقیقت کی غماز معلوم ہوتی ہے کہ

ان کے 'خوشہ چیں' ان کی تحریروں کی قدر کرتے ہیں اور اس قدر افزائی کا اصل سبب وہ علمی ریاضت ہے جس سے یہ مسلسل کام لے رہے ہیں۔ فکری تگ و تازا اور علمی ریاضت جہاں بھی کی جائے ضائع نہیں جاتی بلکہ وقت کی جبین پر اپنا نقش دوام ثبت کر جاتی ہے مسافرِ زندگی تو اپنی اپنی مسافت تمام کر کے منزلِ آخر کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں مگر ان کے خونِ جگر سے ترتیب پانے والے نقوشِ دوام ان کے بھرپور وجود کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ محمد نعیم اللہ خاں نے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مصرف ڈھونڈ لیا ہے۔ وہ کسی کو چہ غیر کے سائل نہیں بلکہ وہ تو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیراتِ مدحت کے تمنائی ہیں۔ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ

لگا رہا ہوں مضامینِ تُو کے پھر انبار خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینیوں کو

یہی آسودگی دل ان سے فکری و نظری تبلیغ کے نام پر گلہائے رنگارنگ تحریر کے دامن پر سجانے کا کام لے رہی ہے اور زیر نظر سلامِ رضا کی شرح جمیل بھی اس ایمان آفریں سلسلے کی ایک روشن کڑی ہے۔ جس کی جگہ گاہٹوں سے ایک زمانہ مدتوں فیضیاب ہوتا رہے گا۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سچا شاعر تلمیذِ فطرت ہوتا ہے۔ خیال کے مطابق لفظ بھی اسے عطا ہوتے ہیں۔ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اپنے اندر فکری پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ادا کی سادگی بھی لئے ہوئے ہے۔ معروف نقاد نظیر لودھیانوی کے لفظوں میں 'اگر مولانا قصیدۂ شادی اسریٰ اور اس سلام کے علاوہ نعت میں اور کچھ نہ کہتے تب بھی نعتیہ ادب میں ان کا پلہ بھاری تھا'۔ سلامِ رضا درحقیقت جمالِ نبوت کا ایک کیف آور بیان ہے۔ اس میں زورِ بیان بھی ہے اور جذباتِ شوق کی غیر معمولی روانی بھی، ایک نقاد کے بقول:

یہ سلام پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ شعر و حکمت کا بحر بے کراں پورے جوش و خروش کے ساتھ رواں دواں ہے۔ جس میں معارفِ قرآن و حدیث، اسرارِ عشق و رموزِ معرفت اور زبان و بیان کے لاتعداد گہر ہائے گراں مایہ بہے چلے آ رہے ہیں۔ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا سلام اُردو اور فارسی کے نعتیہ ادب میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ یہ صرف سلام ہی نہیں بلکہ اس میں حضور کا سراپا مبارک بھی پیش کیا گیا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں سلام کی فکری بلند پروازیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ انکی شرح پڑھ کر احساس ہوتا ہے وہ سلام میں سراپائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری و باطنی محاسن اور جمالِ آفرینیوں سے کما حقہً باخبر ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس سلام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ایک عضو مبارک کی مدح و ستائش والہانہ انداز سے کی گئی ہے اور اکثر اشعار میں زبان اور فن کی خوبیاں موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔ سلامِ رضا 171 اشعار پر مشتمل ہے۔ شروع کے 31 اشعار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص صفات، اعلیٰ مدارج، عزّ و وقار و امجرات کا ذکر ہے۔ تیسرا چند اشعار ملاحظہ ہوں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہرِ یارِ ارمِ تاجدارِ حرم	تو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائمِ درود	نوشہٗ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود	ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود	گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

آغاز کے اکتیس اشعارِ سلام کے ساتھ ساتھ سراپائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع ہوتا ہے۔ آپ کی قامت مبارک، قدِ نورانی، گیسوئے مشک آفریں، راہِ راست پر گامزن کرتی ہوئی آقائے دو عالم کی سیدھی مانگ، یہاں شاہِ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی جولائی فن دیکھیے۔

جس کے آگے سرِ سرور اں خم رہیں اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃِ القدر میں مطلعِ الفجر حق مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں اس سہمی سرِّ و قامت پہ لاکھوں سلام

پھر گوشِ مبارک، چشمِ رحمت آفریں، جبینِ منور، محرابِ ابرو اور مژگانِ اطہر کا تعارف کرواتے ہیں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی مبارک، رخسارِ منور، صباحت اور خطِ دل آراء کو سلام بھیجتے ہیں۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ دُرود اونچی بنی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود نمک آگیاں صباحت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھین سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پھر ریشِ اقدس، لبِ ہائے مبارک، دہنِ مطہر، زبانِ وحی ترجمان، فصاحت و بلاغت اور دعا و اجابت کو بصورتِ سلام ہدیہ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو گُن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا چشمہٴ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قبول اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

پھر دوشِ دل افروز، شانہ جاں نواز، مہرِ نبوت، پشتِ مبارک، دستِ گہرا فشاں، بازوئے قوتِ آزما، انگشتِ ہائے نگاریں، ناخنِ گرہ کشا، سینہ بے کینہ، دلِ حق نما، بطنِ مبارک، کمرِ اقدس، زانوئے قوی، ساقِ صندلی اور کفِ پائے کرم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ تبرک کے طور پر درجنوں اشعار میں سے فقط چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
دوشِ بردوش ہے جن کی شانِ شرف	ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں	انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
گل جہاں ملک اور بھ کی روٹی غذا	اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم	اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھ سلام

سلامِ رضا میں سراپائے اقدس کا تذکرہ اپنی جگہ حسنِ بے پناہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مقدسہ کے مظاہرِ نورانی جا بجا بکھرے نظر آتے ہیں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند	اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچنے کی پھین	اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلا جھل دکنے لگے	جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی	آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

اس کے بعد امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام، اہل بیتِ اطہار اور ائمہات المؤمنین کی عظمتوں کے حضور اپنے حسنِ قلم کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جان نثاروں خلفائے راشدین اور دینِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شارحین کا ذکر جمیل چھڑتا ہے۔ آخر میں پیرِ پیراں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ اقدس پر سلامِ عقیدت کے پھول نذر کرتے ہیں یہاں بھی وہ مذہبِ حقِ اہلسنت و جماعت سے وابستگان کو فراموش نہیں کرتے۔

بے عذاب و عتاب و کتاب و حساب	تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام
------------------------------	------------------------------

سلام کے آخری حصہ میں فاضل بریلوی کو اپنی ذات اور اُمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد آتی ہے تو بے اختیار ہو کر پکار اُٹھتے ہیں ۔

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ہم نے فاضل بریلوی کے بہارِ آفرین سلام سے چند منتخب اشعار اسلئے دیباچہ میں نقل کئے ہیں کہ ہمارے قارئین 'سلامِ رضا' کی اجمالی ہی سہی مگر کسی حد تک بھرپور تصویر ایک مقام پر دیکھ لیں۔ اس طور انہیں بجا طور پر احساس ہو کہ سلامِ رضا کا جاودانی حُسن بصد تب و تاب کس قدر جلوہ افروزی رکھتا ہے اور فاضل شارح محمد نعیم اللہ خاں نے اس سلامِ بلاغت نظام کی شرح کے ضمن میں کس قدر فکری عرق ریزی، ایمانی بہارِ آفرینی اور عشق و عقیدت کے اظہار کا مظاہرہ کیا ہے۔ بھگد اللہ کہ شرح سلامِ رضا کے حوالے سے ہم جوں جوں آگے بڑھتے ہیں محمد نعیم اللہ خاں کی علمی صلاحیتیں بصد شانِ خود کو منواتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

کسی بھی شاعر کے کلام کی شرح کیلئے ضروری ہے کہ شارح اس شخصیت کے مقام و مرتبہ سے کما حقہ آگاہ ہو۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو محمد نعیم اللہ خاں، حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے علمی و فقہی اور نظریاتی و روحانی مقامات سے خوب خوب آگاہ ہیں جس کا احساس ہمیں ان کی دیگر تصانیف اور مضامین کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں جانتے ہیں کہ وہ جس تاریخ ساز شاعر کے کلام کی شرح کا عزم کئے ہوئے ہیں وہ ہر لحاظ سے عصر حاضر کا اعزاز ہے۔ انہیں اپنے مدوح کی فکری بلند قاستی کا بجا طور پر احساس ہے۔ جن کا یہ شعر ان کا شعری رفعتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کسی بھی کلام کے شارح کیلئے علم و ادب اور زبان و بیان کی وسعتوں کا احاطہ ضروری ہوتا ہے جبکہ 'سلامِ رضا' تو امام نعت گویاں کے فکر و فن کا کمال ہے۔ شارح کو چاہئے کہ زبان و بیان پر اس کی مضبوط گرفت ہو۔ وہ شعری نزاکتوں، تراکیب و استعارات سے صحیح معنوں میں آگاہ ہو، تشبیہات اور جملہ ادبی لوازم سے کما حقہ بہرہ ور ہو، ادبی محامد و محاسن کو سمجھتا ہو، شعری صنائع بدائع پر گہری نظر رکھتا ہو، کیونکہ جب تک وہ فنی باریکیوں سے آگاہ نہیں ہوگا تشریح کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

'سلامِ رضا' کسی عام شاعر کا کلام نہیں اور نہ ہی اس میں غزلیہ اور مجازی مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں تراکیب تو ہیں مگر ان کے استعمال کا انداز تقدس و پاکیزگی کی تمام تر شان لئے ہوئے ہے۔ اس لئے اس کے شارح کو بھی پاکیزگی و تقدس کے روحانی اور فکری تقاضوں سے آگاہ ہونا چاہئے ورنہ جہاں بھی ٹھوکر کھائے گا جادہ حق سے بھٹک جائے گا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تمام نعتیہ کلام شریعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ سلامِ رضا میں تو خاص طور پر قرآن حکیم، احادیثِ نبوی، تاریخی حقائق اور دینی صداقتوں سے کام لیا گیا ہے جب کلام اتنا عظیم ہوگا تو شارح کی بھی ان مآخذ تک رسائی ہونی چاہئے جن سے فاضل شاعر نے استفادہ کیا ہے اگر شارح اس حقیقت کو پالے تو شرح کلام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ بلاشبہ ایسے شاعر عظیم تھے کہ جنہوں نے اپنے عہد کے شعراء میں اپنے انتہائی منفرد مقام کو اُجاگر کیا۔ یہ مقام اس قدر ہمہ گیر، منفرد، بے مثال اور جامع تھا کہ آج ایک زمانہ آپ کے اندازِ شاعری کی تقلید کرنے پر مجبور ہے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان 'ورفعنا' کو مد نظر رکھا اور تمام نعتیہ شاعری اس آیت قرآن کی شعری تفسیر کی نذر کر دی۔ شارح اگر شاعر نہیں ہے تو نہ سہی مگر اس احساس ہونا چاہئے کہ وہ جس عظیم ہستی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے اس کے کلام پر 'کلام الامام الامام الکلام' کا عنوان صادر آتا ہے۔

جس طرح فاضل بریلوی کو قدرت نے یہ احساس ودیعت کیا تھا کہ وہ شاہانِ زمانہ کی مداحی نہیں کر رہے بلکہ اس ہستی والا صفات کی مدحت کر رہے ہیں جس کے اکرامات کی خیرات سے شاہوں کو تخت و تاج عطا ہوتے ہیں اور پھر فاضل بریلوی جیسا شاعر ایک زمانے کو یہ پیغام دے جاتا ہے ۔

کروں مدح اہلِ دولِ رضا پڑے اس بلا میں میری بلا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

فاضل بریلوی کا یہی وہ افتخار ہے جو شارح کلامِ رضا کے پیش نظر ہونا چاہئے۔

جب ہم شرح کیلئے ان امور خاص کا تذکرہ کرتے ہوئے محمد نعیم اللہ خاں کی شرح کے گلشنِ صدرنگ میں داخل ہوتے ہیں تو قلب و جان کو روحانی بالیدگی اور نظریاتی فرحت کا احساس ہوتا ہے اور ان تقاضوں کی روشنی میں سلامِ رضا کے مفاہیم و مطالب کو قارئین تک پہنچانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ ایسی سعی جو بلند بخت صاحبِ فکر ہی کر سکتا ہے۔ بلاشبہ محمد نعیم اللہ خاں کی بلند بختی نے اسے جادہ حق پر گامزن رکھا ہے۔ ان کی تصانیف سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن و احادیث کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ تاریخ اور سیرت نگاری کے فن سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اندازِ فکر استدلالی ہے۔ وہ اپنی بات کو منوانے کا ہنر جانتے ہیں۔ زبردستی نہیں بلکہ فکری دلائل کے ساتھ۔ وہ بحث بھی کرتے ہیں تو ان کی بحث حقائق کے دروازے سے کھولتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ انہیں بجا طور پر احساس ہے کہ وہ جس امامِ نعت گویاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلام کی شرح لکھ رہے ہیں ان کا کلام بذاتِ خود قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی شرح متین ہے۔ اس لئے محمد نعیم اللہ خاں نے شرح لکھتے قرآن و حدیث سے بھرپور استفادہ کیا ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ سلامِ رضا کی شرح کے میدان میں آگے بڑھ ہی نہیں سکتے ہیں۔

سلام رضا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت و ثناء ہے۔ آپ کا سراپائے اقدس ہے۔ اسی میں آپ کے قرابت داروں اور مقتدر صحابہ کا ذکر جمیل ہے۔ غرضیکہ ایک سلام کے اندر نور کا سمندر موجزن ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں کو بجا طور پر احساس ہے کہ وہ سیرت و سوانح اور تاریخ اسلام سے مدد لئے بغیر آگے بڑھ نہیں سکتے۔ بحمد اللہ کہ وہ اس میدان میں بھی کامیاب رہے ہیں اور ان کے بھرپور ذوق مطالعہ نے انہیں صحیح معنوں میں راست روی عطا کی ہے۔

جہاں تک زبان و بیان، تلمیحات، استعارات و تشبیہات اور ادبی و فنی محاسن کا ذکر ہے تو محمد نعیم اللہ خاں کو رپ کریم نے ادب عالیہ کے مطالعہ اور اس سے بھرپور استفادہ کا ذوق عطا کیا ہے۔ ان کی تحریریں حسن بیان اور ذوق ادب سے مزین ہیں۔ سلام رضا کی شرح لکھتے ہوئے انہوں نے اسی حسن بیان اور فکری صنائع بدائع کا بھرپور استعمال کیا ہے تاکہ سلام رضا کی شرح قارئین کے دلوں میں گھر کر سکے۔

محمد نعیم اللہ خاں نے کوشش کی ہے کہ اسکی ان تمام دینی اور ادبی مآخذ تک رسائی ہو سکے جو حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پیش نظر تھے تمام مآخذ تک رسائی امر محال سہی مگر فاضل شارح نے اس ضمن میں امکان بھر کوشش ضرور کی ہے۔ ان کی رقم کردہ شرح کے مطالعہ سے ان کی علمی عرق ریزی اور ذوق مطالعہ کا اندازہ ہونے لگتا ہے اور ان کی شرح اصحاب ذوق سے خراج تحسین لیتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

سلام رضا میں اس قدر سلاست، روانی، ندرت بیان اور شوکت الفاظ ہے کہ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلام کسی شرح کا محتاج نہیں ہے۔ یہ شاعر کی شاعرانہ عظمت ہے کہ اس کا کلام بلا تاخیر دلوں میں سکہ جمالے اور پھر یہ سلام تو پڑھنے والوں سے آنسوؤں کا خراج لیتا ہے۔ عشق و عقیدت کے ستارے جگمگاتا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں پر بھی 'سلام رضا' کی یہ دلپذیری روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اس لئے انہوں نے شرح لکھتے ہوئے التزام کیا ہے کہ سلام رضا کا ظاہری و باطنی حسن مجروح نہ ہونے پائے بلکہ سلام پڑھنے والے کو ذوق لطیف اور کیف و سرور سے آشنا کر سکے۔

اس ضمن میں محمد نعیم اللہ خاں کی شرح کی ایک اور انفرادیت خصوصی طور پر محل نظر ہے کہ انہوں نے شرح کے ضمن میں ہر ممکن اختصار سے کام لیا ہے۔ بعض شرح لکھنے والوں نے تو اس قدر طویل شرحیں لکھ دی ہیں کہ وہ شرحیں کم اور علمی و فقہی مباحث کا مرکز زیادہ محسوس ہوتی ہیں۔ سلام رضا کی جامعیت کا کیا کہنا۔ یہاں تو ایک ایک شعر پر گھنٹوں بولا جاسکتا ہے، ایک ایک شعر پر ہزار صفحات کی کتاب لائی جاسکتی ہے مگر سمندر کو کوزے میں بند کرنا بھی تو فکر و فن کے اظہار کا اہم ذریعہ ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر اب اور کئی حوالوں سے کام کرنے کی ضرورت ہے اور بحمد اللہ یہ تحقیقی کام صرف پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ شرح کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ قاری جلد از جلد مطلوبہ شعر کے مفہوم و معنی تک رسائی حاصل کر لے۔ محمد نعیم اللہ خاں نے وقت اور شرح کے اس فکری اور عصری تقاضے کو پہچانا ہے اور حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بات کم سے کم الفاظ میں کی جائے۔

اختصار اور جامعیت اسی کا نام ہے کہ انداز بیان مختصر بھی رہے اور جامعیت کا عنصر بھی چھایا رہے یعنی کوئی اہم بات چھوٹے نہ پائے۔ اس کتاب کے فاضل شارح نے زبان و بیان اور مطالب و مفاہیم کو بطور خاص مد نظر رکھا ہے۔ عبارت کو بھی حسن عطا کیا ہے مگر اس ادا کے ساتھ کہ عبارت کے شکوہ، حسن بیان کی مقلمو نیوں اور غیر ضروری طوالت کی بناء پر سلام رضا اور قاری کے درمیان فاصلہ حائل نہ ہو جائے۔ ہمارے نزدیک سلام رضا کی یہ شرح لائق تحسین ہے اور ہم تو ان تشریحات کو بھی سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جو ابھی معصہ شہود پر جلوہ گر نہیں ہوئیں۔ ہم تو محمد نعیم اللہ خاں کے اس ذوق تحریر کا تذکرہ کر رہے ہیں جس کی بدولت قارئین تک 'مختصر شرح سلام رضا' پہنچ رہی ہے۔ اس اختصار کا بھی اپنا ہی حسن ہے اپنا ہی انداز ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ انداز ابلاغ قارئین کی نظروں میں محبوب تر ٹھہرے گا۔

محمد نعیم اللہ خاں کے نزدیک شرح صرف لفظوں کے ہجوم یا تراکیب کی بھرمار کا نام ہی نہیں۔ بات الفاظ اور جملوں کے ذخیرہ کی نہیں ہے بلکہ بات تو معیار کی ہے۔ جوہری اور آڑہتی ہیں یہی فرق ہوتا ہے۔ آڑہتی اجناس کے فلک بوس مینار لگاتا ہے جبکہ جوہری کا ایک ہی جواہر پارہ اس خرمن کو خرید لیتا ہے۔ بات تو فقط یہ ہے کہ جملہ کہاں موزوں ہوتا ہے اگر یہ مدعا چند جملوں میں ہی پورا ہو جائے تو دُور از کار تفصیل میں جانے کی کیا حاجت؟ جہاں تک عشق و عقیدت کے نام پر تفصیل سے کام لینے کی ضرورت تو جتنی اس کی تمنا ہے وہ بے شک یہ کام کریں اور کرتے جائیں۔ مگر شرح کا اصل مدعا تو شاعر اور قاری کے درمیان دلاویز رشتہ قائم کرنا ہوتا ہے تاکہ قاری الفاظ و تراکیب کی بھول بھلیوں ہی میں نہ الجھار ہے۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت کا جادو تو سرچڑھ کو بول رہا ہے اور ان کے بارے میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

مستند ہے میرا فرمایا ہوا سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا

فاضل شارح نے سلامِ رضا کی شرح و بیان میں سادگی الفاظ اور خلوص فکر کو مد نظر رکھا ہے۔ دراصل اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نعتیہ شاعری کی انتہائی بلند یوں پر فائز ہو کر بھی قارئین کے انتہائی قریب ہیں ورنہ اگر ان کے کلام میں فقط اشکال پسندی ہی ہوتی تو محدود سے چند نقاد اور محققین ہی ادھر متوجہ ہوتے لیکن یہاں تو زمانے کا زمانہ فکری طور پر شاہ احمد رضا خاں کے پایہ رکاب ہے۔ امام احمد رضا خاں کے ہاں اگر کہیں اشکال پسندی ہے تو زبردستی پیدا نہیں کی گئی بلکہ وہ نفس مضمون کا تقاضا بن گئی ہے۔

محمد نعیم اللہ خاں سمجھتے ہیں کہ وہ اس تاریخ ساز شخصیت کے سلام کی شرح لکھ رہے ہیں جس کو ملکِ سخن کی شاہی زیبا ہے اور محمد نعیم اللہ خاں کا یہ ارمغان عقیدت اس تاجدار اقلیم نعت کے حضور علمی اور روحانی سرخروئی کا باعث بن رہا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں کی شرح سلام رضا کو دیکھیں یا دوسرے شارحین کلام رضا کی کاوشوں کو مد نظر رکھیں، فاضل بریلوی کا یہ امتیاز خاص تاریخ کا اعزاز بنا رہے گا کہ کسی قسم کی نصابی ضروریات یا ادبی اعزازات کے حصول کی آرزو کے بغیر کسی شاعر کے کلام کی اتنی زیادہ طویل یا مختصر شرحیں نہیں لکھی گئیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ غالب اور اقبال کے کلام کی شرحیں لکھی گئیں تو شارحین کے پیش نظر طلبہ اور ارباب ذوق کی نصابی اور علمی ضروریات تھیں۔ کسی نے پڑھنا تھا تو کسی نے پڑھنا تھا۔ شاہ احمد رضا خاں اور حضرت علامہ محمد اقبال کی شاعری کا حسن شرحوں کا محتاج نہیں۔ ان کا کلام از خود دلوں کی کشت آرزو کو عقیدت کا نم بخشنے لگتا ہے اور پھر فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام تو سراپا حسن ہے اور حسن کبھی توضیح کا محتاج نہیں ہوا۔ سلام رضا کے ادبی اور معنوی حسن کی تجلیات جب خرمن افکار پر برق پاش ہوتی ہیں تو محسوسات کے خلوت کدے جگمگا اٹھتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ محل نظر ہے کہ سلام رضا ہو یا مکمل کلام رضا یہ تشریح اور طویل مباحث کے محتاج نہیں رہے مگر پھر بھی لکھنے والے حصارِ نور میں اپنے مقام متعین کرنے کیلئے خوب خوب لکھ رہے ہیں مختصر مباحث بھی اور طویل وضاحتیں بھی ہو رہی ہیں۔ ان سب کے مطالعہ اور شارحین کے ذوقِ ادب کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وقت نے رضا شناسی کو زمانے کا مقدر بنا دیا ہے۔

یہ سب رحمتِ خداوندی اور عنایاتِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرشمہ کاریاں ہیں کہ بلاِ وعرب و عجم میں رضا شناسی ادبی صلاحیتوں کی نمود کا ذریعہ بن گئی ہے اور سلام رضا تو بالخصوص ارباب نقد و نظر سے علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کا خراج لے رہا ہے۔ اگر ہم مادی حوالوں یا دنیاوی پیمانوں سے رضا شناسی کے تقاضوں پر نظر ڈالیں تو بات کی تہہ تک پہنچنا محال ہے لیکن جب اس حقیقتِ ازلی کا ادراک ہو جائے کہ فاضل بریلوی کے نعتیہ کلام کی تمام تر مقبولیت، شہرت، ہر دلعزیزی اور پذیرائی فقط آپ کے کلام اور ذات کی دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت تھی تو پھر تمام معاملہ ایک آن میں اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ یہ توفیقِ خداوندی ہے جو کلام رضا کو شہرت عام کی نوید بخش رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم باری ہے جس کی بدولت یہ بہارِ آفریں کلامِ حدائقِ بخشش کے کاغذی پیرہن سے ابھر کر عشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دلوں کی دھڑکنوں میں سمار ہا ہے۔

سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا

نام روشن اے رضا جس نے تمہارا کر دیا

سلامِ رضا بھی عرب کے جگمگاتے ہوئے چاند کی تجلیات کا صدقہ ہے۔ جس کی نسبت ذڑوں کو ماہ و خورشید کا ہمسر کرتی ہے۔ زمانہ حیران ہے کہ 'سلامِ رضا' کی شہرت کا آفتاب ایک مرتبہ دنیائے سخن دریا کے کوہ فاران پر چکا تو پھر غروب ہی نہیں ہوا۔ یہ کیسا چاند ہے جو گہن کے تصور سے نا آشنا ہے۔ یہ کیسا گلزارِ مدحت ہے کہ ہمیشہ سے خزاں سے محفوظ ہے۔ سلامِ رضا کی اس تاریخ ساز مقبولیت نے واضح کر دیا کہ حضور فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتہائی محبوب مداح تھے۔ ان کا لکھا ہوا سلام شعری برجستگی اور عقیدت آفرینی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہر شعر میں ہر مصرع دوسرے مصرعے کے ساتھ یوں پیوست ہے جیسے وقت کے تاج زرنگار میں نگینہ جڑا ہوا ہے۔

سلامِ رضا پڑھتے جائیے اور قلب و روح کو وجد میں لاتے جائیے۔ احساسات کو مہکاتے جائیں کچھ شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے روتے لبوں کو ہنساتے جائیے اور کبھی پلکوں کے کنارے پر اُترنے والے آنسوؤں کی بارات سجاتے جائیے۔ سلام کا قافلہ ہے کہ مسلسل آگے کو بڑھ رہا ہے اور مختلف زمانوں کے فاصلے طے کرتا ہوا اپنی ہر دلعزیزی میں ہر آن اُضانے کے مناظر دیکھ رہا ہے۔ اللہ اللہ نغمہ شوق گو بختا ہے تو صدا آتی ہے ۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس نغمہ شوق کی صدائے پرسوز سے ہر علاقہ، ہر خطہ، ہر ملک اور ہر براعظم فیضیاب ہو رہا ہے۔ میں چشمِ تصور سے دیکھ رہا ہوں کہ شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار سجا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ تک نعت گو شعراء کی بہت بڑی تعداد کو انتہائی قبولیت کی سند اعزاز عطا ہوئی ہے۔ مختلف زبانوں کے شاء خواں اپنا اپنا ہدیہ شوق دربارِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کر رہے اور خوشنودیِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازے جا رہے ہیں۔ معاً افلاک کے پردوں کو چاک کرتی ہوئی صدا ابھرتی ہے ۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اور پھر اس سلام شوق کی صورت میں نغمہ سوز و گداز جاری ہو جاتا ہے۔ عشاق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدوح حضرت فاضل بریلوی کی روح بے اختیار انداز میں آنسوؤں کے موتی پروتی ہوئی سلام پڑھے جا رہی ہے۔ جوں جوں سلام آگے بڑھتا ہے سنانے والے اور سننے والوں کی کیفیت انوار کے سانچے میں ڈھلنے لگتی ہیں۔ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کب سلام ختم ہوگا کہ اچانک سلام رضا کا مطلع حاصل سخن بن کر زندگی کی رفعتوں میں گونجتا ہے۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ تحدیثِ نعمت بھی اور مدعا طلبی بھی۔ پھر تو زمان و لامکاں سے اسی سلام شوق کی صدائے ہر سوز گونجتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وقت تھم گیا ہو، زندگی نے اپنے سانس روک لئے ہوں۔ فقط ایک تقاضا گونج رہا ہو۔

ج مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

اور کیا خبر کہ رحمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل میدانِ محشر میں قدسیوں کی فرمائش پر فاضل بریلوی کی سلام سنانے کی آرزو پوری ہو جائے اور وہ سلام جو تمام محافل، مجالس اور روحانی تقریب کی زینت ہے۔ وہی سلام جو مقبولیت کے حوالے سے مشرق و مغرب اور عرب و عجم کے زمانی و مکانی فاصلوں سے ماوری ہو گیا وہی سلام روزِ محشر بارگاہِ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بزبانِ امام احمد رضا خاں سنایا جا رہا ہو۔ اس لمحہ حیاتِ آفریں میں امام احمد رضا خاں کی نسبت سے ان مردانِ سخن آزما کو بھی خوشنودی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوید جاں فزا مل جائے تو فاضل بریلوی کی نعت گوئی کے حوالے سے مدحت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مصروفِ فکر رہے ہوں۔ ان میں وہ شارحینِ کلامِ رضا بھی ہوں جن کے پیشِ نظر فاضل بریلوی کی نعت گوئی ہو اور اس حوالے سے انہوں نے محبوبِ خدا، سید الانبیاء، حضور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی توصیف و ثناء میں اپنی تمام علمی، فکری، ادبی اور تنقیدی توانائیاں صرف کر دی ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اس لمحہ مسعود میں محمد نعیم اللہ خاں کی یہ فکری کاوش بھی مقبول ہو جائے اور اس شرحِ سلام رضا کو وہی پذیرائی عطا ہو جس کا تصور لیکر فاضل مصنف اپنی زندگی کے شب و روز مداحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کر رہا ہے۔ آمین

﴿ پروفیسر محمد اکرم رضا ﴾

مختصر شرح سلامِ رضا

﴿ محمد نعیم اللہ خاں قادری ﴾

﴿ ۱ ﴾

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ: منتخب و برگزیدہ

جانِ رحمت: سراپا رحمت

بزم: مجلس

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ ساری کائنات سے افضل، اعلیٰ، برگزیدہ، بزرگ اور بے مثل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اسلئے آپ ساری کائنات کیلئے سراپا رحمت ہیں اور آپ کی رحمتوں سے پوری کائنات فیض یاب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت اور نجات کیلئے اپنے پیغمبر اور رسول مبعوث فرمائے جو کہ زمین کے ہر حصے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچاتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ آپ کو تمام نبیوں اور رسولوں کا قائد اور رہبر و رہنما بنایا اور انبیاء کی اس بزمِ ہدایت میں آپ شمع کی حیثیت کے حامل ہیں۔ سب آپ سے فیض یاب ہوئے سب نے آپ کی تصدیق کرنے کا حلف اٹھایا۔ آپ نے تمام انبیاء کرام کی امامت اور خطابت فرمائی اور روزِ محشر بھی آپ ہی سب کے امام، قائد اور شفیع ہوں گے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مراتب، درجات اتنے بلند و بالا ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ آپ پر لاکھوں بار سلام ہو۔

مہر چرخ نبوت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہر: سورج
چرخ: آسمان
گل: پھول

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس آسمانِ نبوت کا چمکتا ہوا آفتاب (مہرِ منیر) ہے۔ جس کی تابانی اور چمک سے کائنات کا ذرہ ذرہ روشن ہو گیا اور جتنے نبوت کے روشن ستارے آسمانِ نبوت پر طلوع ہوئے۔ آپ کے جلوہ افروز ہونے سے انکی روشنی ماند پڑ گئی۔ اب اس روشنی کے ہوتے ہوئے اور کسی ستارے کی ضرورت نہیں۔ اب پوری کائنات پر آپ کا ہی راج ہے۔ اسی طرح آپ کی شریعت کے آنے سے دوسرے انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔

باغِ رسالت میں جب آپ کا پھول کھلا تو رسالت کے باغ کو ایسا معطر کر دیا کہ عالم کائنات کا ذرہ ذرہ اس سے فیض یاب ہوا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ باغِ رسالت کے بے مثل اور حسین و جمیل گل (پھول) ہیں۔ آپ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شہر یارِ اِرمِ تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم:	جنت کا بادشاہ
تاجدار:	صاحب تاج
حرم:	کعبہ
نو بہار:	نئی رونق
شفاعت:	گنہگاروں کی معافی کیلئے سفارش کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ جنت کے مالک و مختار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت کی چابیاں عطا فرمائیں کہ اس میں جیسا چاہیں تصرف فرمائیں۔ آپ حرم (کعبہ) کے تاجدار ہیں اور بروز قیامت شفاعت کے سرچشمہ و مرکز بھی آپ ہی ہونگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمام امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی شفاعت سے ہی بخشی جائے گی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذات بابرکات پر لاکھوں سلام ہوں۔

شبِ اُسری کے دولہا پہ دائمُ دُرود
نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

شبِ اُسری: معراج کی رات

دائم: ہمیشہ

نوشہ: سربراہ، دولہا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ کے استقبال کا اس طرح سے بندوبست فرمایا جیسا کہ ایک دولہا کا استقبال کیا جاتا ہے۔ براق بھیج کر آپ کو آسمانوں پر بلایا اور ہر آسمان پر استقبال کیلئے فرشتے اور انبیاء کرام مقرر فرمائے۔

الغرض یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی شان بہت افضل و اعلیٰ ہے۔ آپ پر ہمیشہ دُرود۔

جس طرح محفل شادی پہ دولہا کا اعزاز و اکرام کیا جاتا ہے اسی طرح جو بزمِ جنت بروزِ محشر کے بعد سجائی جائے گی۔ آپ اس کے دولہا ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ جو دنیا پیدا کی اور جنت بنائی، یہ سب کچھ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان دکھلانے کیلئے ہی کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت شان و شوکت عطا فرمائی آپ کی ذات برکات و ذیشان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

زیب و زینت: حسن و سجاوٹ

عرشی: عرش والا

طیب: مہک

نزہت: پاکیزگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ عرش پر تشریف لے گئے تو عرش کی حسن و سجاوٹ میں آپ کی آمد سے نکھار آ گیا۔
عرش کی ہر ہر چیز جگمگا اٹھی۔ اے عرش! تمہیں یہ سعادت حاصل ہوئی تم پہ عرشی دُرود ہو۔

عرش پر جا کر آپ کو دیدار الہی کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ کو نماز کا حسین تحفہ ملا اور جب آپ یہ تحفہ لیکر زمین پر جلوہ افروز ہوئے
تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو آپ کی خاطر طیب و پاکیزہ کر دیا۔

اے فرش (زمین) تمہیں یہ سعادت بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے حاصل ہوئی اس لئے تم پر بھی لاکھوں سلام ہوں۔

نورِ عین لطافت پہ اَلطف درود
زیب و زین نِظافت پہ لاکھوں سلام

نورِ عین:	سراپا نور
لطافت:	شفاف
الطف:	سب سے پاکیزہ
زیب:	زینت
زین:	خوبصورتی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا سراپا اقدس لباس بشری میں ہونے کے باوجود ہر قسم کی کثافتوں سے پاک و صاف ہے۔
گویا کہ آپ سراپا نور ہیں۔

کائنات کی کوئی چیز آپ سے بڑھ کر پاکیزہ اور خوبصورت نہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اس لطافت و نِظافت پہ لاکھوں پاکیزہ درود و سلام ہوں

سروِ نازِ قدمِ مغزِ رازِ حکم
یکہ نازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

سرو:	صنوبر کا درخت، مراد قدِ محبوب ہے
ناز:	ادا و پیار
مغز:	دماغ و اصل
راز:	بہید
حکم:	حکمتیں
یکہ:	بے مثل
ناز:	سبقت لے جانا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا جسم اطہر انتہائی حسین و جمیل ہے جس طرح صنوبر کے درخت کو دوسرے درختوں پر فضیلت و بلندی حاصل ہے۔ اسی طرح آپ کے جسم اقدس کو بھی تمام مخلوق میں فضیلت اور بلندی حاصل ہے۔ آپ کا جسمانی حسن و وقار کا رخا نہ قدرت کا شاہکار ہے۔ آپ کی ہر ادا و فریب اور ہر عضو اپنی مثال آپ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل اور یکتا بنایا اسی کے لائق آپ کو اپنے راز اور حکمتوں اور اپنے اسرار و رموز سے آگاہ فرمایا۔ گویا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راز اور حکمتوں کے مغز ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جس کسی کو جو فضیلت عطا فرمائی وہ تمام فضیلتیں آپ کو عطا فرمادی گئیں بلکہ آپ ہر اس فضیلت میں دوسروں سے سبقت لے گئے۔

الغرض آپ تمام خصائص و کمالات میں ساری دنیا سے افضل ہیں۔ آپ کی اس فضیلت اور شان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

نُقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا دُرود
مرکز دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

مرکز:	راز و بھید
وحدت:	اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا
یکتا:	بے مثل
مرکز:	دائرہ وغیرہ کا وسط
دور:	ارد گرد، گھیرا
کثرت:	بہتات

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے سر بستہ راز کو آشکار کرنے میں نقطہ آغاز کی حیثیت کے حامل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو ہی پیدا فرمایا اور اپنی وحدانیت کے راز کو آشکار کر دیا۔ جیسی آپ کی ذات بے مثل ہے ویسا ہی بے مثل آپ پہ درود ہو۔

اور کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں ان کا مبداء و مرکز ہی آپ کی ذات برکات ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ایسی فضیلت و شان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

خصائص الکبریٰ میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ ہی جنت و دوزخ۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

صاحب:	مالک
رجعت:	لوٹانا
شمس:	سورج
شق:	چیرنا
قمر:	چاند
نائب:	قائم مقام
دست:	ہاتھ
قدرت:	خدائی اختیارات

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت کی نائبِ اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو اختیارات تصرف عطا فرمائے ہیں آپ نے ان کو برائے کار لاتے ہوئے سورج کو اُلٹے قدم واپس کر دیا اور چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات میں باکمال اور بے مثل ہیں۔ آپ کی ذاتِ اقدس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

زیر: نیچے
من سوا: ان کے علاوہ تمام مخلوق
سزائے: لائق
سیادت: سرداری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس دُنیا میں تو جو آپ کو فضائل و مراتب حاصل ہیں ان میں تو آپ بے مثل ہیں لیکن قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا اور کل مخلوقِ انسانی جمع ہوگی۔ جس میں جلیل القدر اور اولو العزم انبیاء اور رسول بھی ہوں گے۔ انسانوں میں سے ماننے والے بھی ہوں گے اور منکرین بھی۔ اس پریشانی کے عالم میں جو اُمید کی کرن ہوگی وہ فقط آپ کی ذاتِ اقدس ہوگی۔ تمام مخلوقات دیکھے گی کہ اس روز ان کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ماسوا جو بھی ہیں وہ بھی آپ کے پرچم کے نیچے ہونگے۔ وہ پرچم ہوگا اللہ تعالیٰ کی حمد کا۔ زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی اور حمدِ الہی کے ترانے ہونگے۔ وہ لواءِ حمد اس روز آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بیشک بعطائے الہی آپ کی ذاتِ مبارک ہی اس سیادت و سرداری کے لائق ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات آپ کیلئے ہی بنائی۔ آپ کی اس بے مثل فضیلت و شان اور عظمت و سرداری پہ لاکھوں سلام ہوں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگین
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فرش: روئے زمین

زیرِ نگین: تابع

قاہر ریاست: زبردست حکومت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! عرش سے لے کر فرش تک کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے آپ کے حکم کے تابع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شان و شوکت عطا فرمائی کہ زمین و آسمان کی ہر مخلوق کیلئے آپ رسول بنا کر بھیجے گئے۔ زمین و آسمان کی جس چیز کو جو بھی آپ نے حکم دیا وہ اس حکم کو بجالائی۔ تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ کو عطا فرمادی گئیں اور روزِ قیامت جنت کی چابیاں بھی آپ کو ہی عطا ہوں گی اور میدانِ محشر میں آپ کو مقامِ محمود سے سرفراز فرمایا جائے گا اور آپ کی عظمت کا اظہار فرمایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کچھ انبیاء کرام کو دنیاوی حکومت اور شان و شوکت تو عطا فرمائی لیکن آپ کی حکومت تو عرش تا فرش تک ہے۔ اس لحاظ سے جو زبردست حکومت آپ کو عطا فرمائی گئی کوئی دوسرا ایسی شان و شوکت کا حامل نہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو عرش تا فرش تک جو زبردست حکومت عطا فرمائی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اصل ہر بُد و بہود و شُخْم و جود
قاسم کُنزِ نعت پہ لاکھوں سلام

اصل: مادہ و مرکز، جز، بنیاد

بود: وجود و ہستی

بہود: ترقی و بھلائی

شُخْم: بچ

وجود: حیات و زندگی

قاسم: تقسیم کرنے والا

کنز: خزانہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات کی ہر شے کا وجود اور اس کو نصیب ہونے والی ترقی و بھلائی کا سبب و ذریعہ آپ کی ہی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت آپ ہی کے واسطے اور ذریعے سے تقسیم ہوتی ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم وجود کیلئے منبعِ خیر و برکت اور وجہِ افضال و اکرام ہیں۔

آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ آپ کسی بھی چیز کو جو حکم دیتے وہ حکم بجالاتی۔ چاند آپ کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ سورج واپس پلٹ آیا۔ درخت آپ کے طلب کرنے پر حاضر ہو جاتے۔ کنکریاں آپ کے حکم سے تسبیح پڑھنے لگتیں۔ پھر آپ کو سلام کرتے۔ آپ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا، مانگو اور اسے کسی چیز کیساتھ مخصوص نہ فرمایا اور روزِ قیامت بھی آپ کی شفاعت سے بیٹھار لوگوں کی بخشش ہوگی۔ کئی دفعہ آپ نے صحابہ کو کسی چیز کے متعلق فرمایا کہ اسے نکال نکال کر کھاتے رہو۔ وہ کھاتے رہتے اور ختم نہ ہوتی۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

فتح: کھولنا

نبوت: پیغمبری

ختم: انتہا

دور: زمانہ

رسالت: پیغمبر کی

باب: دروازہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے نبوت کا افتتاح آپ کی ذات سے فرمایا لیکن آپ کو سب سے آخر میں مبعوث فرمایا اس طرح نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ کے آنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا کہ آدم ابھی روح و جسم کے درمیان تھے اور نبوت کا افتتاح آپ سے جب اللہ نے فرمایا تو اس کیساتھ ہی تمام انبیاء سے آپ کی مدد اور تعاون کا بھی وعدہ لیا اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** 'وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں' قصر نبوت و رسالت آپ کی آمد سے پہلے نامکمل تھا کیونکہ اس میں ایک اینٹ کی کمی باقی تھی۔ آپ کی آمد سے وہ مکمل ہو گیا۔ تو قصر نبوت و رسالت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سیل بند کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ میں نے تمہارا دین مکمل فرمادیا ہے۔ اب قیامت تک کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذات اقدس فتح باب نبوت اور ختم دور رسالت ہے۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتحِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

چمک دمک	شرق:
اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات	انوارِ قدرت:
کھلنا	فتح:
کلیاں	ازہار:
نزدیک ہونا	قربت:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کے مظہر ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے وجود و قدرت کی دلیل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں آپ کو برہان کہا ہے اور برہان قطعی اور پختہ دلیل کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق سے اپنی قربت و معرفت کی راہیں کھولیں۔

آپ کی بعثت سے قبل ہر طرف شرک و کفر کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ آپ نے اللہ کی توحید کو چار سو پھیلا دیا۔ کفر و شرک کا اندھیرا دور ہو گیا اور توحید الہی کی روشنی اور چمک دمک سے ہر طرف اُجالا ہو گیا۔ عشق و محبت الہی کی کلیاں کھل اُٹھیں۔ جن کی مہک اور خوشبو چاروں گانگ عالم میں پھیل گئی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی بارش ہوئی آپ کی ذات بابرکت پر لاکھوں نوری درود و سلام کی بارش ہو۔

بے سہیم و تقسیم و عدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم:	لا شریک
تقسیم:	حصہ دار
عدیل:	برابر و ہم رتبہ
مثیل:	ہم مثل
جوہر فرد:	جو تقسیم نہ ہو
عزت:	مقام و مرتبہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی ذات و صفات میں وحدہ لا شریک ہے اسی طرح آپ بھی اپنی ذات و صفات میں بے مثل ہیں۔ آپ کی ذات لا شریک ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ کوئی آپ کی نبوت و رسالت میں شریک نہیں آپ کے معجزات و کمالات بے مثل ہیں۔ اللہ کے ہاں آپ کو جو رتبہ و مقام حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ باقی انبیاء و رسول اپنی اپنی قوم اور علاقوں کیلئے نبی و رسول بن کر آئے لیکن آپ نہ صرف تمام بنی نو انسانوں کی طرف بلکہ تمام مخلوقات کے رسول اور نبی بن کر آئے۔ الغرض مقام و رتبہ اور عزت و وقار میں کوئی آپ کے درجہ کا نہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اس بے مثل رتبہ اور عزت و وقار پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سرّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطر جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

راز	سر:
ہر وہ مخفی شے جس کا ادراک عقل و حواس سے نہ ہو سکے	غیب:
یہاں غیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے	
ابتداء	ہدایت:
عالم الغیب کی طرف منسوب	غیبی:
خوشبو	عطر:
سینہ و دل	جیب:
انتہا	نہایت:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ غیب میں تھا کسی کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حقیقت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کی تخلیق فرمائی اور اپنے غیب کے راز کو ظاہر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، ملائکہ، قیامت، جنت، دوزخ، پل صراط، میزان اور عذاب قبر وغیرہ کا ادراک ہم نہیں کر سکتے۔ آپ نے ہی ہمیں ان سے مطلع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات آپ کو بہت سے غیوب کو مشاہدہ کرایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ جو صفت عطا فرمائی کہ آپ کو اپنی معرفت کامل عطا فرمائی اور مشاہدہ ذات اور غیبات فرمایا اس پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں سلام
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

ماہ:	چاند
لاہوت:	مقام فتاٰی اللہ مراد عالم باطن
خلوت:	تنہائی
شاہ:	سربراہ
ناسوت:	دنیا، عالم بشریت
جلوت:	ظاہر ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو پیدا فرمایا تو آپ ان میں چاند کی مانند روشن و تاباں تھے جس کی روشنی کے آگے تمام کی روشنی مانند تھی اور تمام انبیاء و رسل کی ارواح آپ کی روشنی سے فیض یاب ہو رہیں تھیں۔
الغرض عالم باطن میں آپ کو ماہِ روشن کا اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل تھا آپ کے اس اعلیٰ مقام و مرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔
اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کو اس دنیا میں مبعوث فرمانا شروع کیا تو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عالم دنیا میں ظاہر فرمایا تو آپ کو تمام انبیاء و رسل کا سردار بنا کر مبعوث فرمایا اور معراج کی رات تمام انبیاء و رسل نے آپ کی سیادت و قیادت کو قبول و منظور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ماہِ لاہوتِ خلوت پر اور شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

گنیز ہر بیکس و بے ثوا پر درود
حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

گنیز: خزانہ و سرمایہ

بے کس: محتاج و بے سہارا

بے ثوا: غریب، فقیر

حرز: جائے پناہ

رفتہ طاقت: طاقت کھویا ہوا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس ہر محتاج، بے سہارا، مجبور و کمزور اور غریب و فقیر کا سہارا ہے۔ اس کائنات میں کسی کا کوئی سہارا ہے یا نہیں، حضور ہر ایک کا سہارا ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی آپ کے پاس کوئی غرض لے کر آیا آپ نے اس کی غرض پوری فرمادی۔ کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ جو مقروض ہوتا، اس کا قرض اُتارتے، گویا کہ ہر قسم کا خزانہ و سرمایہ آپ کے پاس ہے اور آپ ہر کسی کی غرض پوری فرماتے اور جسے تمام دنیا ٹھکرا دیتی آپ اسے سینے سے لگاتے۔ اس کیلئے جائے پناہ بنتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ان خصائص پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

پرتو اسم ذاتِ احد پر درود
نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام

پرتو:	عکس
اسم ذات:	اللہ تعالیٰ کا اسم
احد:	یکتا
نسخہ:	کتاب
جامعیت:	ہمہ گیریت (جس میں سب کچھ آ جائے)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس، ذاتِ باری تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ کا پرتو اور عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسمائے صفاتیہ سے آپ کی شان کے لائق سے متصف فرمایا اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور اور حق فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی اسماء ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں صفات میں لاشریک ہے اور آپ کو جو نور اور حق فرمایا تو آپ اللہ کی عطا سے نور اور حق ہیں اور حضور علیہ السلام جو اسماء و صفات الہیہ کا مظہر ہیں تو یہاں ان اسماء و صفات کا وہ حقیقی معنی مراد نہیں جو اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ یہاں وہی مفہوم مراد ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کیلئے اللہ کی عطا سے ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام و مرتبہ اور شان ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ آپ تمام صفات کے جامع ہیں۔ آپ سید المرسلین ہیں، شفیع المذنبین ہیں، محبوب رب العالمین ہیں، خاتم النبیین ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صفات اور خصائص بے مثل ہیں۔ آپ نسخہ جامعیت ہیں۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مطلع:	آغاز
سعادت:	بھلائی و خیر
اسعد:	اعلیٰ
مقطع:	انتہا
سیادت:	سربراہی و بزرگی

(غرض کے ابتدائی شعر کو مطلع اور آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات میں ہر بھلائی و خیر کا سرچشمہ اور مرکز آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا اور قاسم کنز نعمت (نعمتوں کے خزانوں کو تقسیم کرنے والا) بنایا اور اللہ تعالیٰ نے جتنے درجات اور مراتب اس کائنات میں تخلیق فرمائے وہ کامل اور اپنی انتہا پر اگر کسی ذات میں جمع ہیں تو وہ آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولادِ آدم سے بڑھ کر ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اوّلین و آخرین میں سب سے معزز ہوں مگر فخر نہیں۔ نیز فرمایا، میں دنیا و آخرت میں سب تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں مگر فخر نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقامِ محبوبیت عطا فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اس اعلیٰ مقام و مرتبہ پر اعلیٰ ترین درود و سلام ہ۔

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
گھنہ روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

خلق:	تمام مخلوق
داد رس:	مدد کرنے والے، منصف
فریاد رس:	فریاد سننے والے
گھنہ:	جائے پناہ
روز مصیبت:	روز قیامت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ تمام مخلوق کی ناصرف دنیا میں مشکلیں اور مصیبتوں کو دور فرمانے والے ہیں بلکہ قیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، جب کسی کو کہیں سہارا نہیں ملے گا اس روز بھی آپ تمام مخلوق کی فریادیں سنیں گے اور دادرسی فرما کیٹے۔ جب ابو جہل نے ایک شخص کا اونٹ خریدا اور اس کو رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے اسے اونٹ کی رقم دلوائی۔ جب ہرنی کے بچے کو شکاری نے پکڑ لیا تو آپ نے اس کی دادرسی فرمائی اور آپ کے طفیل اس کے بچے کو رہائی ملی۔ جب ایک اونٹ آپ کی بارگاہ میں فریاد لے کر حاضر ہوا تو اس کی دادرسی فرمائی۔ جب کوئی صحابہ کسی اعضا کی تکلیف کی شکایت لے کر حاضر ہوا اسے درست فرما دیا اور کوئی مالی مشکلات سے دوچار آتا تو مالی امداد فرماتے۔ اسی طرح روز قیامت بھی جب مخلوق تمام انبیاء سے مایوس ہو کر آپ کے پاس آئے گی تو آپ ہی اس وقت ان کے دکھوں کا مداوا فرمائیں گے۔

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

بے کس: محتاج و بے یار و مددگار

دولت: سرمایہ

بے بس: مجبور و کمزور

قوت: طاقت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح آپ تمام مخلوق خدا کی داد رسی اور فریاد رسی فرماتے ہیں اور ہر ایک کی جائے پناہ ہیں۔
 میں بھی ایک بے سہارا، بے کس اور بے بس انسان ہوں۔ میرا سہارا، میری طاقت اور میرا سرمایہ و پونجی فقط آپ کی ذات ہے
 آپ میرے سر پر بھی دستِ شفقت رکھ دیں تو میں سب سے بڑا دولت مند اور صاحبِ قوت ہو جاؤں۔

شمع بزمِ دنیٰ ہو میں گم گن انا
شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

شمع:	چراغ
بزم:	مجلس
دنیٰ:	مقام قرب
هو:	اسم ذات
گم کن:	گم کردہ
انا:	اپنی ذات
شرح:	تفسیر و بیان
متن:	کتاب کی اصل عبارت
ہویت:	الوہیت

انتہائے دوئی ابتدائے گیگی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی:	ایک ہونا
ابتدائے گیگی:	توحید کی ابتداء
جمع:	اکٹھا ہونا
تفریق:	تقسیم
کثرت:	تعدد

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنے وجود کامل کو کامل طور پر ذات الہی میں گم اور فنا کر دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے والا فرماتا ہے اور آپ کے کنکریاں پھینکنے کو خود کنکریاں پھینکنے سے تعبیر فرماتا ہے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرماتا ہے اور حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ جب اللہ کسی کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے تو وہ عہد مقرب صفات الہی کا مظہر بن جاتا ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور سمع سے سنتا، نور بصر سے دیکھتا اور اسی کے عطا کردہ نور قدرت سے تصرف کرتا ہے۔ اس سے نہ خدا بندے میں حلول کرتا ہے اور نہ بندہ خدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بندہ مظہر صفات الہیہ ہو جاتا ہے۔

اور آپ ہی معرفت تو حید سے بہرہ ور ہو کر اسرارِ تو حید سے آگاہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و اسرار کی شرح فرماتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ اور حبیبِ خدا دو علیحدہ ذاتیں ہوئیں لیکن تقاضے دونوں کے اکثر بیشتر ایک سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حبیب کی دوستی اللہ کی دوستی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب کی دشمنی اللہ کی دشمنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کے حبیب کی رضا اللہ کی رضا ہے لیکن اس تمام کے باوجود اللہ معبود یہ عبد وہ خالق یہ مخلوق۔

اعلیٰ حضرت نے انتہائے دوئی سے مقام رسالت اور ابتدائے یکی سے مقام الوہیت کا بیان کیا ہے اور آخر میں تفریق و کثرت تصوف کی دو اصطلاحیں استعمال کی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ کا مظہر ہونا تفریق اور صفات ذاتیہ کا مظہر جمع کہلاتا ہے اور بعض صوفیہ نے ان دونوں کی تعریف یوں کی ہے کہ اگر بندہ رب سے مناجات کر رہا ہو تو تفرقہ اور اگر وہ اپنے مولیٰ کی گفتگو سننے میں مجھو ہو تو جمع ہے۔

کثرتِ بعدِ قلتِ پہ اکثرِ درود
عزتِ بعدِ ذلتِ پہ لاکھوں سلام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ بابرکات کے طفیل مسلمانوں کی قلت کو کثرت میں بدل دیا۔ وہ بے سروسامانی کے عالم میں تھے۔ حتیٰ کہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو استقامت اور غلبہ عطا فرما دیا۔ مسلمانوں کو فتوحات کے بعد فتوحات حاصل ہوئیں اور چار سو مسلمانوں اور اسلام کو عزت و غلبہ حاصل ہوا اور کفر و شرک کی ذلالت سے اسلام اور توحید کی عزت عطا ہوئی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

رَبِّ اَعْلٰی کی نعمت پہ اَعْلٰی درود
حق تعالیٰ کی مَنّت پہ لاکھوں سلام

رَبِّ اَعْلٰی: اللہ تعالیٰ

نعمت: عطا

اَعْلٰی: بلند و برتر

حق تعالیٰ: اللہ تعالیٰ

مَنّت: احسان

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے یوں تو اپنی مخلوق پر بے حد و حساب نعمتیں اور کرم ہیں مگر آپ کی ذات بابرکات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ آپ کے وسیلہ و سبب سے مخلوق کو نعمتیں حاصل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی اس کا شکر یہ ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ بتایا کہ آپ کی ذات بابرکات پر درود و سلام بھیجا جائے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں کے بارے میں یہ ضرور فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں دیں مگر کسی نعمت کے بارے میں لفظ 'احسان' استعمال نہ فرمایا اور سورہ آل عمران میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کیلئے احسان کا لفظ استعمال فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اللہ تعالیٰ کی نعمت اَعْلٰی اور احسانِ عظیم ہونے پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہر فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

آقا: مالک
ثروت: مال و دولت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں آپ کا امتی ہونے کا شرف بخشا اور آپ کا امتی ہونا وہ دولت ہے کہ جس کے حصول کیلئے جلیل القدر پیغمبر بھی دعا کرتے رہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کے بعد ہم تہی دامن فقیر اہل ثروت ہو گئے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بدولت ہم بہترین امت قرار پائے۔ آپ کی ذاتِ اقدس پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

فرحت جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

فرحت:	خوشی
جان:	روح
غیظ:	غصہ و تکلیف
قلب:	دل
ضلالت:	گمراہی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ مومنوں کے قلب و روح کا سرور ہیں۔ اُن کی جان اور اُن کا ایمان ہیں اور مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ کی ذاتِ اقدس سے اپنی ذات، والدین، اولاد، اموال، اہل اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ ہو اور آپ کا دیدار مومنین کیلئے فرحتِ جان ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح آپ مومنوں کے دل کا سرور ہیں اسی طرح منکرین، ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کیلئے باعثِ غیظ و غضب ہیں۔ کیونکہ مومن تو آپ کے فضائل و کمالات سے خوش ہوتے ہیں۔ ان کو دلی مسرت حاصل ہوتی ہے لیکن جو لوگ آپ کے فضائل و کمال سے چڑتے ہیں اور جس دل میں آپ کے فضائل و کمال کی وجہ سے بے دلی کا اظہار ہو اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس کا دل حقیقی عشقِ رسول سے خالی ہو جاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس مومنین کیلئے فرحتِ جان ہے اور گمراہوں و منافقین کیلئے باعثِ غیظ و غضب ہے۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

سبب:	وسیلہ
منتہا:	منزل مقصود
طلب:	تلاش
علت:	باعث
جملہ:	تمام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات فرمائی تو سب روحوں کو تخلیق فرما کر آپ کی عظمت و رفعت کو اس طرح سے بلند فرمایا کہ تمام انبیاء کی ارواح سے آپ کے تشریف لانے پر آپ کی مدد کرنے کا حکم فرمایا اور آپ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی امتوں کو آپ کی آمد پر آپ پر ایمان لانے کا حکم فرماتے رہے اور انہوں نے معراج کی رات اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا۔ آپ کو قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے نبی و رسول بنایا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح و عالم دنیا میں آپ کو تمام مخلوق پر عظمت و فضیلت عطا فرمائی اور روزِ محشر بھی جب اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمائے گا تو آپ کی عظمت و رفعت کو تمام مخلوقات کے سامنے واضح فرما دیگا۔ قیامت تک تمام انسانوں کیلئے آپ کی اطاعت و اتباع میں ہی نجات ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس کو منتہائے طلب بنایا ہے اور سبب ہر سبب اور علتِ جملہ علت آپ کی ذاتِ بابرکات ہی نظر آتی ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ نے ایسی عظمتوں و رفعتوں سے سرفراز فرمایا۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

مصدر: اصل و سرچشمہ
مظہریت: ظہور
اظہر: روشن
مظہر: جائے ظہور
مصدریت: صادر ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس کائنات کے ظہور کی اصل و سرچشمہ آپ کی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ آپ کی ذات کو مقامِ محبوبیت حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان کا مظہر اتم ہیں۔ آپ کے کنکریاں پھٹکنے کو اللہ تعالیٰ اپنے سے منسوب فرماتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کو اپنی بیعت کرنے سے منسوب فرماتا ہے۔ آپ کے کسی کام کے کرنے کو اپنے سے منسوب فرماتا ہے۔ آپ کی ذاتِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کو خود جواب دیتا ہے اور اپنی امت کے معاملہ میں آپ کو راضی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس کے مصدرِ مظہریت اور مظہرِ مصدریت ہونے پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے جلوے سے مَر جھائی گلیاں کھلیں
اُس گلِ پاک مُنبت پہ لاکھوں سلام

جلوے: دیدار
مر جھانا: سوکھنا
گل: پھول
منبت: اُگایا ہوا

نوٹ..... سابقہ میں اشعار حضور علیہ السلام کے مختلف خصائص و امتیازات پر مشتمل تھے۔ شعر نمبر 31 تا 81 کا حصہ شاہکار ربوبیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سراپا کے بیان میں ہے۔ امام اہل محبت ہر ہر عضو کے حسن و جمال کے تفصیلی بیان سے پہلے اس شعر میں آپ کے حسن و جمال کے مجموعی تاثر کا تذکرہ کر رہے ہیں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ اس دُنیا میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت توحید الہی کی کلیاں مر جھائی ہوئی تھیں۔ ہر طرف کفر و شرک کا اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کو ایسے ایسے اوصاف و محاسن سے مزین فرما کر بھیجا کہ ہر طرف اُجالا ہی اُجالا ہو گیا۔ توحید کا پودہ کھل اُٹھا۔ اس کی کلیوں نے ہر سو خوشبو پھیلانی شروع کر دی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ پودا بڑا ہوتا گیا اور سارے عالم میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔

اللہ تعالیٰ کے اُگائے ہوئے اس سدِ ابھار گلِ پاک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

قَدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظِلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

قَد:	قامت
مرحمت:	کرم و عنایت
ظِل:	سایہ
ممدود:	دائمی سایہ
رافت:	کرم و مہربانی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم اطہر کو ہر قسم کی کثافتوں سے پاک پیدا فرمایا اور آپ کے جسم اطہر کو بے سایہ رکھا تا کہ کوئی کافر، مشرک، منافق آپ کے سایۂ اقدس کو بھی اپنے پاؤں کے نیچے پامال نہ کر سکے۔ نیز سایہ اسلئے بھی نہیں تھا کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ پڑے اور انسان کا سایہ انسان سے آگے آگے ہوتا ہے۔ اس لئے بھی سایہ نہ بنایا کہ وہ آپ سے آگے نہ ہو۔ آپ کا سایہ نہ ہونا معجزہ کے طور پر ہے۔ اس پر حیران ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ معجزہ ہوتا ہی وہ ہے جس سے انسانی عقل عاجز آجائے۔ لیکن آپ کے کرم و عنایت اور رحمت و مہربانی کا تمام مخلوق پر ایسا دائمی سایہ ہے کہ وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ دنیا و آخرت میں یہی وہ سایہ ہے جس کی چھاؤں میں ہر قسم کی پریشانیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔

ظِلِّ ممدود وہ سایہ ہوتا ہے جو دائم و باقی رہے جو کبھی زائل نہ ہو بلکہ اسے سورج بھی ختم نہ کر سکے۔

طَارَانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اُس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

طَارَانِ قدس: فرشتے

قمریاں: فاختہ کی طرح خوش الحان پرندے

سہی: سیدھا

سرو: وہ مشہور خوبصورت درخت جو سیدھا مخروطی شکل میں ہوتا ہے

قامت: قد

اس شعر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدرِ عنا کی جمالِ آفرینی، موزونیت اور معجزاتی کیفیت کا ذکر ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے قد و قامت کو اس احسن تناسب سے نوازا کہ دیکھنے والا جس زاویے اور جس پہلو سے بھی دیکھتا اسے کوئی عیب یا سقم دکھائی نہ دیتا۔ آپ سر تا قدم حسن مجسم تھے اور اس حسن مجسم کی زیبائی کا یہ عالم تھا کہ طَارَانِ قدس، صحابہ کرام آپ کے قدرِ عنا کی رعنائیوں میں کھوئے رہتے اور قدِ زیبا کی جمالِ آفرینیوں کو طرح طرح سے بیان فرماتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی موزوں و مناسب سرو و قامت پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

وَصَف جس کا ہے آئینہ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

وصف: خوبی
حق تعالیٰ: اللہ تعالیٰ
نما: دکھانے والا
ساز: بنانے والا
طلعت: چہرہ، صورت

اس شعر میں چہرہ مصطفوی کے حسن کو آئینہ جمال الہی ہونا بیان کیا گیا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا چہرہ اقدس جمال الہی کا آئینہ اور مظہر اتم ہے کہ جس کے حسن و جمال کے آگے کائنات کی ہر چیز کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بیشمار حسین و جمیل اور باوصف اشیاء پیدا فرمائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پتا دیتی ہیں لیکن آپ کی ذات اقدس سب سے زیادہ حسین و جمیل ہے۔ اس کے آگے ہر حسین و جمیل کا حسن ماند پڑ جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے حسن آفتاب کے آگے آفتاب و ماہتاب کا حسن ماند پڑ جاتا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آئینہ جمال الہی ہونا، آئینہ حق نما ہونا اللہ تعالیٰ کا عطیہ بے بہا ہے۔ آپ کے ان اوصاف پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

سرورِ ایں: تاجور

خم: جھکنا

رفعت: بلندی و برتری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! دنیا کے تاجور تو عارضی تاجور ہوتے ہیں اور ان کی عظمت و رفعت اسی وقت تک رہتی ہے جب تک وہ صاحبِ تاج رہتے ہیں۔ اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ان کو جانے والے چند آدمی ہی رہ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرورِ کائنات بنایا۔ آپ کو سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء بنایا۔ آپ کی عظمت و رفعت دونوں جہانوں میں سب سے اعلیٰ و بالا ہے۔ آپ کی رفعت و عظمت کے آگے تاجوروں کے سر خم رہتے ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مُشک سا
لکڑے ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کرم:	رحمت
گیسو:	بال
مُشک:	کستوری
سا:	مثل
لکڑے:	نکڑا
ابر:	بادل

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی حسین و جمیل زلفیں رحمت و کرم کی گھٹائیں ہیں۔ ان گھٹاؤں سے ابرِ رحمت (رحمت کا بادل) ہی برستا ہے اور جہاں یہ ابرِ رحمت برستا ہے وہاں مثل مُشک خوشبوئیں پھیل جاتی ہیں یعنی جہاں جہاں اسلامی تعلیمات پہنچتی ہیں وہاں وہاں توحید کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ باطل اور جھوٹے الہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے گیسوئے مُشک بار سے جو ابرِ رحمت برستا ہے اس پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

لیلۃ القدر میں مَطْلَعُ الفجر حق!
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر: شبِ قدر
مطلع الفجر: صبح صادق
مانگ: کنگھی کرتے وقت بالوں کے درمیان پیدا ہونے والا خط
استقامت: سیدھا ہونا

اس شعر میں مبارک زلفوں کی سیاہی کو ’لیلۃ القدر‘ اور ان میں پُر نور مانگ کو ’مطلع الفجر‘ کہا گیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مبارک زلفیں گہرے سیاہ رنگ کی ہیں۔ جیسے لیلۃ القدر یعنی جیسے لیلۃ القدر بابرکت رات ہے اسی طرح آپ کی زلفیں مبارک بھی بابرکت ہیں۔ اسی لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ٹوپی مبارک میں رکھتے اور کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حصولِ برکت کیلئے حاصل کی اور آپ کی مانگ مبارک بالکل سیدھی تھی اور پیاری زلفوں میں مانگ اسی طرح نظر آتی جیسے صبح صادق کے وقت خوبصورت اُجالا ہوتا ہے۔

لخت لختِ دل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

لخت: کلڑا
چاک: پھٹا ہوا
شانہ: کنگھی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ اپنی حسین سیاہ زلفوں میں کنگھی کرتے تو آپ کے حسن و رعنائی میں چار چاند لگ جاتے جس سے دیکھنے والوں کے دل و جگر چاک ہو جاتے۔ وہ آپ کی محبت میں گرفتار ہو جاتے اور جب تک وہ آپ کو دیکھ نہ لیتے انہیں چین نہ آتا اور وہ آپ کو کنگھی باندھ کر بڑی دیر تک دیکھتے ہی رہتے۔

پروفیسر منیر الحق لکھتے ہیں..... اگر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے شعر کا بغور جائزہ لیں تو وہاں بھی وہی عشق کی وارفتگی ہے کہ جس طرح شانہ میں دندانے ہوتے ہیں اور شانہ کرنے کی حالت میں جس طرح گیسوئے آبدار ایک ایک کر کے دندانوں میں سے گزرتے ہیں اور لخت لخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ شاعر اس جگر چاک کیفیت سے دوچار ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

کانِ لعل: جواہرات کے کان
کرامت: اعلیٰ و انوکھی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کان مبارک عطا فرمائے تو وہ بھی بے مثل تھے۔ ان کی خوبصورت دیدہ زیب تھی۔ ان کی خصوصیات بھی بہت تھیں۔ انہیں خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ آپ ان سے دور و نزدیک کی آوازوں کو سن لیتے تھے۔ آپ لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سن لیتے تھے۔ آپ آسمانوں کی چرچراہٹ سن لیا کرتے تھے۔ آپ قبروں میں مردوں کو ہونے والے عذاب کو سن لیا کرتے تھے۔ آپ پتھروں اور دوسری مخلوق کا کلام سن لیا کرتے تھے۔ آپ اُحد پہاڑ کے وجد کی آواز سن لیتے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ان کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اس شعر میں آپ کے گوش مبارک کے حسن و جمال اور ان کی خدا قوتِ سماعت کا تذکرہ ہے۔

چشمہ مہر میں موج نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

مہر:	سورج
چشمہ مہر:	آپ کا چہرہ اقدس مراد ہے
موج:	لہر
جلال:	ناراضگی
رگ:	نس
ہاشمیت:	ہاشمی ہونا

گوشِ مبارک کے بعد آپ کے چہرہ انور کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

اس شعر میں آپ کے چہرہ انور کو چشمہ مہر اور دونوں ابروؤں کے درمیان نہایت ہی خوبصورت رگ کو 'موج نورِ جلال' کہا گیا۔ جلال اس لئے کہ وہ خوبصورت رگ ناراضگی و جلال کے وقت اُبھرتی تھی۔ (الوقاف: ۲، ۳۸۸)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے جلال کے وقت چہرہ مبارک پر دونوں ابروؤں کے درمیان اُبھرنے والی رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

ماتھا: پیشانی
شفاعت: سفارش
سہرا: شادی کے موقع پر دولہا کے چہرے پر سجایا جاتا ہے
جبین: پیشانی
سعادت: خوش بختی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس جہاں میں بلند مرتبہ اور اعلیٰ رفعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ معراج جسمانی سے سرفراز فرمایا۔ تمام عالمین میں معجزات سے سرفراز فرمایا۔ اپنے ذکر کے ساتھ آپ کے ذکر کو بھی بلند فرمایا۔ اس جہاں کے ساتھ ساتھ آپ کیلئے اس جہاں کی عزت و سرفرازی کا اعلان فرمادیا۔ آپ کے سر ہی شفاعت کا سہرا بندھا۔ آپ اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ کسی کو یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہوگا اور جنت میں بھی آپ کو سب سے بلند مقام ’وسیلہ‘ عطا فرمادیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح دنیا میں ساری بارات میں دولہا ہی مرکز نگاہ ہوتا ہے۔ اس طرح تمام انبیاء کرام میں آپ کی ذات اس دن خصوصی طور پر مرکز نگاہ ہوگی۔ جس طرح دولہے کے ماتھے پر سہرا بندھا ہوتا ہے تاکہ اس کی عظمت کا اظہار ہو اسی طرح آپ کی جبین سعادت پر بھی شفاعت کبریٰ کا سہرا بندھا گیا ہے۔ الغرض دونوں جہاں میں آپ کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے۔

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

کعبہ: بیت اللہ
بھنوؤں: ابرو
لطافت: نزاکت و حسن اور باریک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اللہ نے باطنی حسن و جمال کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن و جمال بھی بے مثل عطا فرمایا۔ آپ کے ابرو مبارک نہایت ہی پرکشش تھے۔ ان میں حسن و جمال کے تمام اوصاف پائے جاتے تھے یعنی نہایت باریک ’محرابی‘ گہرے سیاہ اور متاثر کن تھے۔ یہ ان بھنوؤں کی حسن و نزاکت ہی تھی کہ محرابِ کعبہ بھی اس کی جھلک کیلئے بے تاب ہو کر جھکی جس سے وہاں نصب شدہ تمام بت اورندھے منہ گر گئے۔

اس شعر میں ابرو اور محرابِ کعبہ کے تقابل نے حسن و خوبصورتی پیدا کر دی ہے کیونکہ خوبصورت ابرو و محرابی صورت میں ہوتے ہیں۔

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ اَفْلَکُن مِثْرَہ
ظِلّہٗ قِصْرِ رَحْمَتِ پَہ لاکھوں سَلام

سایہ اَفْلَکُن: سایہ کرنے والا
مِثْرَہ: پلک
ظِلّہ: چھتری و آلہ سایہ
قِصْر: محل

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی حسین و جمیل اور خوبصورت لمبی پلکوں نے بھی آپ کی سحر انگیز آنکھوں کے سحر میں اضافہ کیا ہوا ہے۔ آپ نبی الرحمت (رحمت کے نبی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہوا ہے۔ آپ کی آنکھوں پر جو مِثْرَہ سایہ اَفْلَکُن ہے وہ قِصْرِ رحمت کے ظِلّہ کی طرح ہے۔ جس طرح آنکھ کی پلک آنکھ کی ہر وقت حفاظت کرتی ہے اس کیلئے سایہ رحمت ہے اسی طرح آپ کی ذاتِ اقدس تمام جہان کے تمام لوگوں کیلئے رحمت ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ان سحر انگیز آنکھوں پر سایہ کرنے والی پلکوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اشکباریِ مِوگاں پر بُرے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اشکباری: آنسو برسانا

مِوگاں: پلکیں

سلک: لڑی

دُر: موتی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی حسین و جمیل اور خوبصورت لمبی پلکیں جو یادِ محبوب (اللہ تعالیٰ) اور غمِ اُمت میں آنسو برساتی رہتیں اور یادِ الہی اور اُمت کی شفاعت و بخشش کیلئے آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح جھڑتے اور ان موتیوں کی خوبصورت لڑی پہ لاکھوں درود و سلام ہوں اور جب آپ اپنی اُمت کے غم میں روتے تو وحیِ الہی سے آپ کو اُمت کے معاملہ میں تسلی و تشریف دی گئی اور آخرت میں آپ کو اپنی اُمت کے معاملہ میں راضی کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔ آپ کی ان پلکوں پر جو اُمت کی غم میں اشکبار ہوتیں ان پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

معنی قدرای مقصدِ ماطنی
زرگس باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قدرای: اس نے ضرور دیکھا

ماطنی: حد سے آگے نہ بڑھنا

زرگس: پھول

باغِ قدرت: خدائی چمن

پچھلے اشعار میں حسین پلکوں کا ذکر تھا اب پشمانِ مقدس کے حسن و جمال اور قوتِ بصارت کا تذکرہ ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! شبِ معراج آپ کی ذاتِ بابرکات کو انوارِ تجلیاتِ الہی کا مشاہدہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو تجلیِ الہی کو برداشت نہ کر سکے۔ لیکن آپ کی ذاتِ اقدس نے ان کا بھرپور مشاہدہ فرمایا اور دورانِ مشاہدہ.....

نہ نگاہ کج ہوئی اور نہ بے قابو..... ہوئیں۔ (سورۃ النجم)

دوسرے مصرع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی خوبصورتی کا تذکرہ ہے کہ آپ کی پشمانِ مقدس انتہائی خوبصورت، سیاہ اور پرکشش تھیں۔ جن میں ہمہ تن وقت سرور آفریں جاذبیت اور رعنائی ہویدار رہتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پلکیں بھی سیاہ اور دراز تھیں جن پر گھنے بال آنکھوں کی فراخی اور حسن میں اضافہ کئے ہوئے تھے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی فراخ سیاہ پرکشش آنکھوں پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء پر درود
 اونچی بنی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بنی: ناک

رفعت: بلندی

اس شعر میں فرمایا گیا ہے کہ آپ کی ذاتِ قدس شرم و حیاء کا پیکر تھی۔ آپ اپنی نگاہوں کو ہمیشہ جھکا کر رکھتے۔ آپ کسی طرف دیکھتے بھی تو اس میں کمال حیاء ہوتا اور آپ کی چشمانِ اطہر میں شفقت و محبت اور شرم و حیاء کی ملی جلی کیفیت ہمہ وقت موجود رہتی۔ جہاں آپ کی آنکھیں شرم و حیاء کا پیکر تھیں وہاں آپ کی بنی مبارک جو مائل بہ رفعت، باریک اور اعتدال کے ساتھ طویل تھی۔ اس سے آپ کے حسن و جمال میں کمال درجہ کا اضافہ ہو گیا تھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء اور ناک مبارک کی کمال موزونیت اور حسن اعتدال پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جن کے آگے چراغِ قمر جھللائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

چاند	قمر:
دُھندلا ہونا	جھللاتا:
رُخسار	عذار:
حسن و روشنی	طلعت:

اس شعر میں فرمایا گیا ہے کہ آپ کے رُخسار مبارک نہایت خوبصورت تھے۔ رنگت میں سفید سرخی مائل اور نہایت چمکدار تھے کہ ان کی چمک کے آگے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ جاتی تھی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رُخساروں کے حسن و روشنی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اُن کے خُذ کی سہولت پہ بے حد درود
اُن کے قَد کی رِشاقت پہ لاکھوں سلام

خُذ: رُخسار

سہولت: ہموار و ملائم۔ (یاد رہے آپ کے مبارک رخساروں کیلئے احادیث میں لفظ ’سہل‘ آیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اُردو کا لفظ ’سہولت‘ یہاں اس معنی میں استعمال کیا ہے۔)

رِشاقت: عمدگی

اس شعر میں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخسار مبارک ہموار و ملائم تھے۔ ان میں غیر موزوں اُبھار بالکل نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے وہ انتہائی جاذبِ نظر دکھائی دیتے تھے اور آپ کا قد مبارک اتنا متناسب اور موزوں تھا کہ نہ تو آپ چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ لمبے قد کے تھے۔ آپ سب میں نمایاں نظر آتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رخسار کی خوبصورتی، حسن و جمال اور قد مبارک کی عمدگی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جگمگانا: روشن ہونا
چمک والی: نورانی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا جسم اطہر نہایت ہی حسین اور جاذبِ نظر تھا آپ حسن کا ایک پیکر تھے۔ اس نورانی جسم اطہر کے جلوؤں کی برکت سے کتنے تاریک دل نور سے معمور ہو گئے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نورانی جاذبِ نظر سراپا جمال رنگت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگین صباحت پہ لاکھوں سلام

چمکدار	تاباں:
روشن	درخشاں:
نمکین	آگین:
گوار پن، حسن و جمال	صباح:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا چہرہ اقدس چاند سے بڑھ کر روشن و تاباں تھا اور جس طرح چودھویں رات کے چاند سے ہر طرف نور پھیل جاتا ہے اسی طرح آپ کے ظہور سے ہر طرف اسلام کا نور پھیل گیا۔ اس نور سے خلعت و جہالت کی تاریکیاں پاش پاش ہو گئیں اور جس طرح چاند کی روشنی بڑی نرم اور جاذبِ نظر ہوتی ہے اسی طرح آپ کے درخشاں و تاباں جسم انور کا حسن و جمال تھا اور چاند اور سورج کی روشنی اس حسن مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ماند پڑ جاتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے روشن و درخشاں چہرے کی تابندگی اور اس کے حسن و جمال پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

شبنم بارغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام

رُخ: چہرہ
عرق: پسینہ
براقت: چمک دمک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے روشن منور و تاباں چہرہ انور پر جو حسن و جمیل نورانی پسینہ مبارک ظاہر ہوتا تھا اس کی چمک دمک موتیوں کی چمک دمک سے کئی گنا بڑھ کر تھی اور جس طرح شبنم کے قطرے سے نباتات کیلئے زندگی کا باعث ہوتے ہیں اسی طرح آپ کی ذاتِ اقدس اس عالم کی زندگی کا باعث ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رُخ انور کے پسینہ کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

نُط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھین
ہنرہ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نُط: داڑھی

دہن: منہ، چہرہ

دل آرا: دل کو لبھانے والی

نہرِ رحمت: رحمت کا دریا

ریش خوش معتدل مرہم ریشِ دل
ہالہ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

ریش: داڑھی

معتدل: موزوں و خوبصورت

ریش: زخم

ہالہ: دائرہ

ماہ: چاند

ندرت: عجیب سماں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ریش مبارک جو گھنی، خوب سیاہ اور بڑے تناسب کے ساتھ آپ کے سینہ اقدس کو مزین کئے ہوئے تھی اس کی موزونیت و خوبصورتی ہر ایک کے دل پر اثر کرتی تھی اسی لئے صحابہ کرام آپ کو دیکھنے کیلئے ہر وقت بے تاب رہتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک دہن علم و حکمت کا دریا و چشمہ تھا اور اس نہر رحمت سے دو جہاں سیراب ہوئے اور اس نہر رحمت کے پاس جو سبزہ (داڑھی مبارک) ہے اس نے اس نہر رحمت کے حسن و جمال اور دلکشی و رعنائی میں اتنا اضافہ کر دیا کہ ہر کوئی مسحور کن تھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی داڑھی مبارک جو کہ سبزہ نہر رحمت ہے اس کی دل کو لبھانے والی خوبصورتی اور حسن و جمال پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ریش مبارک انتہائی معتدل و متناسب تھی اور مبارک اعتدال کے ساتھ لمبی اور گھنی تھی۔ چونکہ آپ کا چہرہ اقدس چاند کی طرح حسین و خوبصورت تھا اور اس کے گرد یہ انتہائی متناسب و معتدل ریش مبارک ایسے ہی تھی جیسے چاند کے گرد اس کا نورانی ہالہ ہوتا ہے۔ جس طرح چودہویں رات کے چاند کے گرد اس کا ہالہ بڑا خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی طرح آپ کے حسین و جمیل چہرہ اقدس کے گرد ریش مبارک کا نورانی ہالہ انتہائی مسحور کن اور دلفریب تھا۔ جس طرح چودہویں کے چاند کو دیکھ کر ایک دلی سکون اور مسرت ہوتی ہے اسی طرح آپ کے چہرہ اقدس اور اس کے گرد ریش مبارک لاکھوں زخمی دلوں کیلئے مرہم تھی کہ جس کو دیکھ کر ان کے زخمی دلوں کو چھین و سکون آ جاتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی انتہائی معتدل و متناسب ریش مبارک ایسے ہی ہے جیسے ہالہ ماہِ ندرت ہو اس کے مرہم ریش دل ہونے پر لاکھوں سلام ہوں۔

پتی پتی گلِ قُدس کی پتیاں
 اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

قُدس: باغِ فردوس

لب: ہونٹ

نزاکت: نازک ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لب مبارک انتہائی خوبصورت، سرخی مائل اور نزاکت و لطافت میں اپنی مثال آپ تھے۔
 ان نرم و نازک اور حسین و جمیل لبوں کی شگفتگی و رعنائی باغِ فردوس کے پھولوں کی پتیوں سے بڑھ کر تھی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک لبوں کی نزاکت اور لطافت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دہن: منہ
وحی خدا: اللہ تعالیٰ کا پیغام

جس کے پانی سے شاداب جان و جہاں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

شاداب: سیراب
جان: روح
جہاں: جنت
طراوت: تری

جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

شیرہ جاں: روح افزا
زالال: ٹھنڈا و شفاف
حلاوت: میٹھا

ان تینوں اشعار میں آپ کے دہن مبارک، لعاب دہن اور اس کی برکات و تاثیرات کا تذکرہ ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا دہن مبارک حسن مناسبت اور کمالی موزونیت کا آئینہ دار تھا اور اس دہن مبارک سے جھڑنے والے پھولوں کو اللہ تعالیٰ وحی الہی فرماتا ہے۔ غم، خوشی، غصہ، غرض ہر حالت میں آپ کا کلام حق ہوتا کیونکہ یہ حق الہی کی طرف سے ہوتا اور اس میں کسی قسم کی نفسانی خواہش کا دخل ہی نہیں ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کے دہن اقدس سے جو کلام بھی ہوا وہ فضول اور بے معنی نہیں بلکہ اس میں علم و حکمت کے دریا بہہ رہے ہوتے جو تمام بنی نوا انسان کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا دہن مبارک جس کی ادا کی ہوئی ہر بات وحی خدا اور چشمہ علم و حکمت ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دہن مبارک کا لعاب نہایت ہی خوشبودار، شفا بخش اور بڑا تاثیر تھا۔ اس لعاب مبارک کے لگانے سے آشوب چشم (جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ) شفا پاتے۔ زخمیوں کے زخم مندمل ہو جاتے۔ شکستہ ہڈیاں جڑ جاتیں، کھاری کنوئیں میٹھے پڑ جاتے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے کنوئیں کا واقعہ، یمن کے کنوئیں کا واقعہ)، زہر کا اثر زائل ہو جاتا (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غاری ثور کا واقعہ)، قلیل کھانے میں اتنی برکت ہو جاتی کہ ہزاروں کیلئے کافی ہو جاتا (جنگ خندق کے ایمان میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا واقعہ)، بے حیاء با حیا بن جاتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لعاب مبارک سے جان و جناں شاداب ہوئے۔ آپ کے دہن مبارک کی اس طراوت (لعاب مبارک) پر لاکھوں سلام ہوں۔

اور اس لعاب مبارک کے اندر جو حلاوت تھی اس کی برکت سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں (انتہائی میٹھے اور تسکین بخش) بنے اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ زبان جس کو سب گُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

گُن: ہو جا
کنجی: چابی
نافذ: جاری و ساری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار معجزات و کمالات اور تصرفات و اختیارات سے نوازا۔ آپ کی زبان اقدس کن کی کنجی ہے یعنی آپ کی زبان اقدس سے جو کلام اللہ تعالیٰ نے اس کو پوار فرما دیا۔ آپ نے حضرت اُم خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ (یعنی لمبی عمر پائے) تو انہوں نے لمبی عمر پائی۔ (بخاری شریف)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی تو انہوں نے تندرستی و توانائی کیساتھ لمبی عمر پائی۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء)

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ (بخاری شریف کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے حکمت کی دعا فرمائی تو وہ رئیس المفسرین اور جرامت بن گئے۔ (بخاری شریف کتاب المناقب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے مال و اولاد کی کثرت کی دعا فرمائی تو ان کے مال و اولاد میں کثرت ہوئی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیلئے حافظہ کے تیز ہونے کی دعا فرمائی تو وہ سب سے زیادہ حدیثوں کے حافظ ہو گئے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کیلئے اسلام قبول کرنے کی دعا کی تو وہ فوراً اسلام لے آئیں۔ غزوہ تبوک کے راستے میں ریگستان سے آتے ہوئے شخص کیلئے فرمایا کہ تو ابو خثیمہ ہو جا تو وہ ابو خثیمہ ہو گئے۔ اگر کسی نے گستاخی سے آپ کی حکم عدولی کی تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا آپ نے فرمایا (جیسے ایک شخص کا چہرہ بگڑ گیا، ایک شخص کا ہاتھ مفلوج ہو گیا)، درخت اور پھل آپ کے بلانے پر حاضر ہو جاتے۔ پہاڑ آپ کا کہا مانتے (أحد پہاڑ کا واقعہ)، زمین آپ کا حکم مانتی (سراقہ بن مالک کا واقعہ جو ہجرت کے راستے میں پیش آیا)، اگر کسی کیلئے فرمایا کہ اسے زمین نہ قبول کرے تو اسے زمین نے قبول نہ کیا۔ اگر کسی کے کسی جگہ قتل ہونے کا فرمایا تو وہ وہیں قتل ہوا (غزوہ بدر کا واقعہ)، کسی کے جہنمی ہونے کا فرمایا تو وہ جہنمی ہوا (غزوہ خیبر میں ایک بڑی جوانمردی دکھانے والے شخص کا واقعہ جس نے خودکشی کر لی)۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زبان اقدس سے جو کلام اللہ تعالیٰ نے پورا فرما دیا گویا آپ کی زبان اقدس کن کی کنجی ہے کہ جس سے جو کلام وہ اسی طرح ہو گیا۔ آپ کی زبان اقدس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ جو قدرت و قبولیت عطا فرمائی کہ اس کی ہر عالم میں حکومت ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

فصاحت: خوش بیان
دلکش: دل موہ لینے والی
بلاغت: برموقع اور موثر گفتگو

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات سے نوازا یعنی ایسا کلام جس میں الفاظ کم سے کم مگر ان کے تحت معانی کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہوں۔ عرب جو خود کو فصاحت و بلاغت میں ماہر سمجھتے تھے وہ آپ کی فصاحت و بلاغت سے دنگ رہ گئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ آپ سے بڑھ کر فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے والا نہ پہلے پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ پیدا ہوگا۔

آپ کی فصاحت و بلاغت سے لبریز گفتگو خشک اور اُکتا دینے والی نہیں تھی بلکہ آپ کی فصاحت اور بلاغت بڑی دلکش و دلفریب تھی اور سننے والا سحر زدہ رہ جاتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مسحور کن، پیاری، دلکش فصاحت و بلاغت پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں۔

اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام
اُس کے ٹھپے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

.....

لذت:	مٹھاس
خطبہ:	خطاب
ہیبت:	رُعب و دبدبہ

.....

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے کلام میں اتنی شیرینی و مٹھاس ہوتی کہ وہ سننے والوں کے دل میں اتر جاتا۔ ان کو اپنا گرویدہ بنا لیتا اور وہ آپ کی باتیں سننے کیلئے ہر وقت بے تاب رہتے اور جب خطبے کے دوران کسی مقام، جگہ یا واقعہ کی منظر کشی فرماتے تو اس کا پورا نقشہ کھینچ دیتے (جنت و دوزخ کا منظر، احوال قبر کا منظر) حتیٰ کہ آپ کا منبر مبارک بھی آپ کے خطبہ کو سن کر جھوم اٹھتا اور جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہوتے تو صحابہ اتنے غور سے سنتے کہ پتا نہیں چلتا کہ وہ گوشت پوست کے انسان ہیں کہ مجسمے۔ آپ کے خطبے کی اتنی ہیبت اور رُعب و دبدبہ تھا کہ مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ تک چوں چرا نہ کرتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی دلپذیر باتوں کی لذت و حلاوت اور خطبہ کی ہیبت و جلالت پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول
اُس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جو بن: شباب
بہار قبول: شرف قبولیت
نسیم: صبح کی خوشبودار ہوا
اجابت: قبولیت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زبان اقدس سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تبارک و تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کی خود تلقین فرمائی ہے لیکن دعا کی قبولیت کے کچھ تقاضے ہیں جب وہ تقاضے پورے کئے جائیں تو دعا شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اللہ تبارک و تعالیٰ ہر دعا قبول فرماتا ہے (جو دعا قبول نہ فرمائی تو اس کی وجہ صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی سربلندی کا اظہار مقصود تھا اور گستاخوں سے بے پروائی مقصود تھی)۔

آپ کی دعا نسیم اجابت کا مقام رکھتی ہے کہ جس طرح نسیم صبح سے پھول کھلتے، کلیاں چٹختی اور بھینی بھینی خوشبو چار سو پھیل جاتی ہے اور بہار اپنے جو بن پر آ جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کا دعا کرنا ہی اس دعا کا قبول فرمالیا جاتا ہے۔

آپ کا کوئی دعا فرمانا اس دعا کا جو بن ہے ہی لیکن جو دعا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اُس کو بھی قبول فرماتا ہے (ناہینا صحابی کا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے آنکھوں کی دعا کرنا اور بینائی عطا ہونا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے یہودیوں کا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کو قبول فرمانا)۔ آپ نے کسی کی صحت و تندرستی کیلئے دعا فرمائی تو اُس کو صحت و تندرستی نصیب ہوئی۔ کسی کے ایمان لانے کیلئے دعا فرمائی تو اس کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے دعا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کیلئے دعا)، کسی کے مال و اولاد میں کثرت کیلئے دعا فرمائی تو اس کو مال و اولاد نصیب ہوا (حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے فتح و نصرت کیلئے دعا فرمائی تو فتح و نصرت عطا ہوئی)۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی دعا جو نسیم اجابت کا درجہ رکھتی ہے اور بہار قبولیت جس کا جو بن ہے اس دعا پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نِزہت پہ لاکھوں سلام

گچھے: پھلوں کا مجموعہ
لچھے: پیچیدہ تار
نِزہت: پاکیزگی و چمک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دندان مبارک جو نہایت سفید، چمکدار اور کمال درجہ کی حسن ترتیب کے ساتھ کشادہ تھے۔ ان موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمک دمک رکھنے والے حسین دانتوں سے آپ کی گفتگو کے دوران نور کی برسات ہوتی تھی اور دانتوں کے درمیان جو مناسب فاصلہ اور کشادگی تھی اس سے نور کی شعاعیں پھوٹی دکھائی دیتیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ستاروں جیسی آب و تاب اور چمک دمک کے حامل دانتوں سے نور کے لچھے جھڑتے، ان کی چمک دمک اور نِزہت پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

تسکین: سکون پانا
تبسم: مسکرانا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی یہ مبارک عادت تھی کہ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے اور گفتگو فرماتے تو ایسے محسوس ہوتا کہ آپ مسکرا رہے ہیں اور چہرہ انور پر نورانیت چھائی ہوتی۔ جب کسی غمزدہ سے شفقت فرماتے تو وہ آپ کی تسکین سے اپنے سارے غم بھلا دیتا۔ جب صحابہ کرام کو آپ کی جدائی کا غم ستاتا تو آپ نے ان کو تسکین دی کہ تم اسی کیساتھ ہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہے (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ)۔

جب کھجور کے تنے کو چھوڑ کر آپ نے منبر شریف پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کیا تو وہ آپ کی جدائی میں زار و قطار رویا تو آپ کی تسکین سے وہ چپ ہو گیا اور جب میدانِ محشر میں کسی کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو آپ ہی تسکین فرمائیں گے اور اپنی گنہگار امت کو بخشوائیں گے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تسکین دونوں جہاں میں ہمارا سہارا ہے آپ کی روتے ہوؤں کی تسکین فرمانے کی عادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام

شیر:	دودھ
شکر:	میٹھا
رواں:	جاری
نصارت:	تروتازگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی آواز مبارک اتنی شیریں، خوبصورت، اثر آفرین تھی گویا کہ اس میں شیر و شکر کی نہریں رواں ہوں۔ جب آپ کلام فرماتے، خطبہ ارشاد فرماتے یا تلاوت قرآن مجید، فرقان حمید فرماتے تو صحابہ جھوم جاتے۔ ان پر آپ کی مسحور کن آواز جادو اثر کرتی اور وہ ہر وقت آپ کی شیریں و دلکش آواز کو سننے کیلئے بے چین رہتے۔ یہ آپ کی حسین و جمیل اور پُر کیف آواز کا اثر تھا کہ مشرکین مکہ بھی اس سے اثر انداز ہوتے حتیٰ چھپ چھپ کر تلاوت قرآن پاک سنتے لیکن دلوں پر قفل لگے ہونے کی بناء پر ایمان نہ لاتے۔

یہ آپ کے پُر اثر بیانات اور تلاوت قرآن مجید ہی تھی کہ باہم متصادم گروہ اور قبیلے شیر و شکر ہو گئے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا گلہ مبارک جس سے اثر آفرین اور شیر و شکر کر دینے والے بیانات کی نہریں جاری و ساری تھیں۔ اس گلے کی نصارت اور تروتازگی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

پروفیسر منیر الحق کتھی بہلپوری اپنی تنقیدی کتاب 'سلامِ رضا، تفسیم اور تجزیہ' میں اس شعر کو یوں بیان فرماتے ہیں:

جس میں نہریں ہیں شیر و سحر کی رواں
اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام

سحر: جادو کرنا، فریفتہ کرنا
سحر: جادو، ٹونا، طلسم، افسوں

پروفیسر صاحب صفحہ ۱۳۳ میں فرماتے ہیں، (سحر) جب بیان و کلام کے ساتھ آتا ہے یا اس پس منظر میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی میں تبدیلی آ جاتی ہے مثلاً سحر بیان = فصیح و بلیغ، خوش تقریر۔ سحر حلال = کلام فصیح و موزوں، دلکش اور عمدہ کلام۔ اعلیٰ حضرت کے ہاں یہ لفظ اپنی دونوں معنوی سطحیں برقرار رکھتا ہے۔ اگر اس کو (سحر) کے معنی میں لیا جائے تو اس کے معنی فصاحت و بلاغت کا نہایت اعلیٰ معیار ہوگا۔ خوش بیانی ایسی کہ ہر اک کو مسحور کر دے اور 'شیر' کے ساتھ آ کر پاکیزگی و لطافت کا اظہار کر رہا ہے۔ سحر کے لفظ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے۔

دُوش بَر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

دوش: سیاہ زلفیں

دوش: کاندھے

شان: مرتبہ

شرف: بزرگی

شوکت: عظمت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے شانے مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے اور دونوں شانوں کے درمیان عجیب شان کا فاصلہ تھا۔ آپ کے شانے مبارک آپ کی جلالت و ہیبت کا مظہر اتم اور قوت و توانائی کی عظیم علامت تھے۔ جس طرح کھڑا ہونے کی صورت میں آپ تمام حاضرین میں بلند دکھائی دیتے تھے۔ اسی طرح مجلس میں بیٹھنے کی صورت میں بھی آپ کے مبارک کاندھے دوسروں سے بلند دکھائی دیتے اور جب کبھی ان مبارک کاندھوں پر زلفیں مبارک دراز ہو کر سایہ فلکں ہو جاتیں تو ان سے آپ کی شانِ شرف کا اظہار اور ہی سماں پیدا کر دیتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک شانے جن پر کبھی آپ کی مبارک زلفیں سایہ فلکں ہو جاتی تھیں۔ ان کے شانِ شرف پہ لاکھوں سلام ہوں۔

حجرِ اَسود کعبہٴ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود: بیت اللہ کی دیوار میں ایک جنتی پتھر ہے
جسے طواف کرنے والا بوسہ دیتا ہے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مہرِ نبوت جو آپ کی پشتِ مبارک کی طرف دونوں کاندھوں کے درمیان تھی وہ اہل عشق و محبت کیلئے حجرِ اسود کی طرح تھی کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے گرد چکر لگاتے کہ آپ کی مہرِ نبوت کا مشاہدہ کر سکیں اور اگر انہیں موقع ملتا تو حجرِ اسود کی طرح چوم لیتے۔

آپ کی مہرِ نبوت سے خوشبو کے حُلے پھوٹتے تھے جس سے صحابہ کرام کو پتا چل جاتا کہ آپ کس جگہ جلوہ فرما ہیں اور وہ اسی طرف منہ کر کے چل پڑتے اور آپ کے دیدار سے اپنی جان و دل کو تسکین پہنچاتے۔ الغرض مہرِ نبوت کو کعبہٴ جان و دل سے تشبیہ دی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مہرِ نبوت جو حجرِ اسود اور کعبہٴ جان و دل سے مشابہ ہے (یہ صرف تشبیہ ہے ورنہ کعبہ اور حجرِ اسود دونوں آپ کا ادب و احترام بجالاتے) اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

روئے آئینہ علم پشتِ حضور
پشتی قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

پشتی: نگہبان، سہارا
قصر: محل، عمارت
ملت: دین اور امتِ مسلمہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پشتِ انور کو اس خصوصیت سے نوازا گیا کہ آپ اپنی پشتِ مبارک کی طرف سے بھی مشاہدہ فرمایا کرتے اور آپ کے آگے اور پیچھے دیکھنے میں کچھ فرق نہیں آتا اور اپنے مشاہدہ فرمانے کی معمولی سی مثال اس طرح فرمادی کہ نماز کی حالت میں صحابہ کرام کو خشوع و خضوع پیدا کرنے کیلئے اپنی اس بے مثال خصوصیت کا اظہار فرمایا اور انہیں فرمایا کہ اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارا رکوع اور نہ دل کی کیفیت پوشیدہ ہے۔ بلاشبہ میں تمہیں پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف) اور آپ کی اس خصوصیت کیلئے اُجالا اور تاریکی یکساں تھی یعنی تاریکی دیکھنے میں حائل نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اسلام بنیادِ پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ ان میں نماز بھی ہے اور نماز وہی خشوع و خضوع سے پڑھے گا جو سچے دل سے ایمان لایا ہوگا اور اسلام کے دوسرے ضروری عقائد و اعمال کا بھی پابند ہوگا۔ اس طرح آپ نے قصرِ ملت کی پشتی و نگہبانی فرمائی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پشتِ انور جو آئینہ علم ہے اس سے آپ نے امتِ مسلمہ کے محل کی نگہبانی فرمائی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

سمت: طرف
بحر: سمندر
سماحت: عطا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی سخاوت اور جود و کرم کا سمندر ہر وقت ٹھانٹھیں مارتا رہتا تھا کہ جس سے ہر کوئی مستفید ہوتا تھا۔ آپ کی جود و سخاوت کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے مانگا ہو تو آپ نے انکار فرمایا ہو۔ (مسلم شریف، باب سخاء النبی) حتیٰ کہ آپ قرض لے کر بھی ضرورت مندوں کی ضرورتیں اور حاجت مندوں کی حاجتیں پوری فرما دیا کرتے تھے۔

جہاں مسلمان آپ کے جود و کرم سے مستفید ہوتے تھے وہاں کفار و مشرکین بھی ہوتے۔ جہاں انسان مستفید ہوتے تھے وہاں چرند پرند اور حیوانات تک آپ کے جود و کرم سے مستفید ہوتے تھے۔ اسی لئے وہ بھی آپ کی بارگاہ میں ہی حاضر ہو کر عرض گزار ہوتے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی عطا و سخاوت سے ہر کسی نے فائدہ اٹھایا جو بھی آیا اُس کو آپ نے اس کی توقع سے بڑھ کر عطا فرمایا۔ آپ کی عطا و سخاوت کے سمندر کی موجوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

بار: بوجھ

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستوں
ساعِدین رسالت پہ لاکھوں سلام

ساعِد: بازو، کلائی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک بازو جو نہایت ہی خوبصورت اور موزونیت کے ساتھ طویل تھے۔ ان کی قوت و طاقت بے مثال تھی۔ جب ان کو دو عالم کے بار (بوجھ) کی پروا نہیں پھر کوئی طاقتور سے طاقتور پہلوان یا کوئی دوسری قوت کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ (رکانہ پہلوان کو شکست دینے کا واقعہ، ابوالاسود جمحی کو شکست دینے کا واقعہ، غزوات کے واقعات)۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے بازوؤں کی بے مثال قوت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی کلائیوں مبارک جو طویل، خوبصورت اور سفید تھی۔ آپ کی ساعِدین سیمیں (سفید کلائیوں، چاندی کی سی کلائیوں) کوئی عام کلائیوں نہیں تھیں بلکہ یہ کعبہ دین و ایمان کے دو ستون تھے جن کی ساری قوت و ہمت اور طاقت دین الہی کو نافذ کرنے کیلئے تھی۔ آپ کی کلائیوں عام بشری جیسی کلائیوں نہیں تھیں بلکہ یہ رسالت کی کلائیوں تھیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ساعِدین رسالت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

خط: نقش

موج: مہر

کف: ہتھیلی

بحر: سمندر

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہاتھ مبارک کی خوبصورت، کشادہ اور پر گوشت ہتھیلی کا ہر ایک نقش اور خط نورِ کرم کی موج (لہر) تھی اور آپ کے ہاتھ مبارک جو موزونیت کیساتھ بڑے تھے وہ بحرِ ہمت تھے کہ انہوں نے کفر و شرک اور جہالت و تکبر و غرور کو مٹا دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہاتھ مبارک جو کہ بحرِ ہمت ہیں اس کی کف (ہتھیلی) مبارک کا ہر اک خط موجِ نورِ کرم ہے کہ جس سے اسلام اور قرآن کی نورانی کرنیں چاروں طرف عالم میں پھیل گئیں۔ اس کفِ مبارک پہ لاکھوں سلام۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی انگلیاں مبارک جو نہایت ہی خوبصورت، لمبی اور چاندی کی خوبصورت ڈلیوں کی طرح تھیں ان مبارک انگلیوں سے نور کے چشمے لہراتے تھے اور جب کبھی بھی صحابہ کرام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہوا (مقام زورا پر، مقام حدیبیہ پر اور دوسرے مقامات پر) تو ان مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے اُبلنے شروع ہو جاتے اور اتنا پانی نکلتا کہ دریا بہنے لگتے پانی کی کثرت ہو جاتی۔ ہزاروں صحابہ اس بابرکت پانی سے سیراب ہوئے اور اگر لاکھوں کروڑوں ہوتے تو وہ بھی سیراب ہو جاتے اور اس میں کمی نہ آتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ذکر جلالت کی رفعت و بلندی پر ارفع و اعلیٰ درود ہوا اور آپ کی شرح صدر کی خصوصیت پر لاکھوں سلام ہوں۔

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

عید:	خوشی
مشکل کشائی:	مشکل دور کرنا
ہلال:	پہلی سے تیسری تاریخ تک کا چاند
بشارت:	خوشخبری

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے روشن اور نورانی ناخن مبارک پہلی تاریخوں کے چاند جیسے تھے۔ جب کبھی آپ ان ناخن مبارک کو تر شواتے تو خود بھی ان کو تقسیم فرماتے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی ان کے حصول کیلئے بے چین ہوتے اور انتہائی تگ و دو کرتے۔ صحابہ کرام ان سے برکت حاصل کرتے اور کئی صحابہ نے وصیت کی کہ آپ کے ناخن مبارک کو ان کے مرنے کے بعد ان کے کفن کے اندر رکھنا (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام کا واقعہ)۔ ان کا یقین تھا کہ ان کی برکت سے مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور قبر کی تنگی سے نجات ملتی ہے۔ گویا ناخن مبارک کا حاصل ہونا مشکل دور ہونے کی خوشخبری ہوتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ناخن مبارک جو مشکل دور ہونے کی بشارت ہیں ان کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

رفع: بلند
جلالت: عظمت و بزرگی
ارفع: سب سے بلند
شرح صدر: سینہ کا کھلنا
صدارت: صدر نشینی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا ذکر بڑا عظمت و بزرگی والا ہے کیونکہ آپ کے ذکر کو بلند کرنے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے اور وہ اس طرح بلند ہوگا کہ جہاں جہاں ربّ ذوالجلال کا ذکر ہے وہاں وہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کا ذکر ساتھ رکھ دیا ہے۔ کوئی اللہ کے ذکر سے آپ کے ذکر کو علیحدہ نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کیساتھ ساتھ آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا۔ آپ کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا (کنکریاں پھینکنا)۔ آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کا عین قرار دیا۔ ہر آنے والی گھڑی آپ کے ذکر کی بلندی کا نظارہ کرے گی۔ جہاں آپ کو آپ کے ذکر جلالت کی رفعت سے نوازا وہاں آپ کو شرح صدر کی صدارت سے بھی نوازا دیا۔ آپ کا سینہ اقدس تمام الہی علوم کا مخزن (خزانہ) ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ذکر جلالت کی رفعت و بلندی پر ارفع و اعلیٰ درود ہو اور آپ کی شرح صدر کی خصوصیت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنجہ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

وراء: بالآخر
غنجہ: شگوفہ
رازِ وحدت: اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز کا مرکز

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا قلب انور غنجہ رازِ وحدت ہے۔ آپ کے قلب انور پر اسرارِ الہیہ اور تجلیات و انوارِ الہی کا نزول ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کے علوم و معارف کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جو کچھ علوم و معارف اور اسرارِ وحدت آپ کو عطا ہوئے وہ کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔ آپ کو عطا کردہ علوم و معارف رازِ وحدت تھے۔ آپ نے ان علوم و معارف کو ظاہر فرمایا ان علوم و معارف سے پوری دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو جو اسرار و رموز اور علوم و معارف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اسلئے اس تمام کائنات میں سب سے بہتر، پاکیزہ، نرم و رقیق، وسیع وقوی اور تقویٰ و نظافت کا سرچشمہ آپ کا ہی قلب انور ہے کیونکہ اس قلب انور پر مسلسل انوار و تجلیاتِ الہی کی بارش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ دل حالتِ نیند میں بھی بیدار رہتا۔ اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کے قلب انور پر گفتگو کرنے کا چارہ نہیں یہ میری سمجھ اور سوچ و فکر سے وراء ہے۔ بس اتنا کہوں گا کہ یہ رازِ وحدت کا مرکز ہے۔ اس پر بہت سے راز و وحدت کھلے جن سے باغِ دنیا میں چار سو تو حید کی خوشبو پھیل گئی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا قلب انور جو غنجہ رازِ وحدت ہے اس پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

کُل جہانِ مِلک اور جُو کی روٹی غذا
اُس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ملک:	ملکیت
شِکَم:	پیٹ
قناعت:	تھوڑی چیز پر راضی ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے حکم کے تابع کر دی۔ آپ جس کو جو حکم فرماتے وہ بجالاتا۔ آپ نے اسی لئے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں لیکن کیونکہ رب العالمین کو قناعت اور کفایت شعاری پسند ہے اسی لئے آپ نے بھی قناعت اور سادگی کو ہی اختیار کیا۔ آپ کے کھانے میں اکثر جُو کی روٹی ہوتی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ آپ نے فاقے برداشت کئے لیکن ہمیشہ قناعت اختیار فرمائی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کُل جہانِ آپ کی مِلک تھا لیکن آپ نے ہمیشہ سادگی اور قناعت کو اختیار کیا اور سادہ غذا کھائی۔ آپ کے شِکَم اقدس کی قناعت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

کمر کھنچ کر باندھنا: کسی کام کے کرنے کا مصمم ارادہ کرنا

عزم: پختہ ارادہ

شفاعت: گناہگاروں کی سفارش

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اپنی امت سے بے پناہ پیار اور محبت ہے۔ آپ چاہتے کہ آپ کا ہر اُمتی بخشا جائے۔ آپ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر، اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں طویل سجدے کرتے اور اپنی گنہگار اُمت کی بخشش کی دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور آپ کی شفاعت منظور فرمائی۔ اسی لئے آپ نے فرمایا:

اعطيت الشفاعة مجھے حق شفاعت دیا گیا ہے۔ (بخاری شریف)

اور روزِ محشر آپ سجدے میں گر کر حمدِ الہی بجالائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعت سے سرفراز فرمائے گا۔ آپ اپنی اُمت کو مرحلہ وار شفاعت اور بارگاہِ الہی میں سجود اور حمدِ الہی سے بخشوائیں گے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنی گنہگار اُمت کی بخشش کیلئے عبادتِ الہی میں ایسی کمر ہمت باندھی کہ اللہ نے آپ کی عبادت و ریاضت سے خوش ہو کر آپ کو شفاعت جیسے عظیم اختیار سے سرفراز فرمایا اب آپ اپنی گنہگار اُمت کی شفاعت فرماتے ہیں اور روزِ محشر بھی فرمائیں گے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی کمر انور جو حسن و جمال کا مرقع ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

انبیاءؑ نہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

تہ کرنا: استفادہ کرنا

حضور: بارگاہ میں

وجاہت: مقام، مرتبہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اولین و آخرین کے علوم آپ کے علوم کے مقابلہ میں کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو علوم اور مرتبہ آپ کی ذات کو حاصل ہوا وہ کسی کو حاصل نہ ہوا۔ جب تخلیق کائنات اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رب ہونے کا سوال کیا کہ **الست بربکم** 'کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟' تو سب سے پہلے آپ نے ہی **بلی** کہہ کر اقرارِ ربوبیت کیا اور پھر دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح نے آپ کی آواز مبارک سن کر بلی کہا اور پھر جب دوسرے انبیاء کرام سے آپ کی مدد و نصرت اور آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا تو سب نے اقرار کیا اور معراج کی رات آپ پر ایمان بھی لائے اور عالم ملائکہ کے رسول حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آپ کی بارگاہ میں مسلسل حاضری دیتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بارگاہ سے انبیاء کرام بھی مستفید ہوتے تھے۔ آپ کے اس مقام و مرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ساقِ اصلِ قدمِ شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابتِ پہ لاکھوں سلام

ساق: پنڈلی
اصل: جڑ
نخل: کھجور کا درخت
شمع: چراغ
راہِ اصابت: منزل تک پہنچنے والا راستہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مبارک پنڈلیاں جو موزونیت کے ساتھ پتلی تھیں اُن کی سفیدی اور چمک دمک نے ان کے حسن و جمال میں اضافہ کر دیا تھا۔ اُن کی چمک دمک ایسی تھی جیسے کھجور کا خوشہ اپنے پردے سے نکلتا ہے۔ کھجور کے درخت کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کے مشابہہ قرار دیا ہے اور سب سے پہلے مسلمان آپ ہی ہیں۔ جس طرح کھجور کا درخت جڑ کے بغیر نہیں کھڑا رہ سکتا۔ جڑ کے سوکھنے سے سارا درخت سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کائنات کی اصل ہیں۔ جس طرح شاخِ نخل جڑے سے غذا حاصل کرتی ہے اسی طرح کائنات کی اصل ہونے کی بناء پر ہر کوئی آپ سے مستفید ہوتا ہے اور جس طرح آپ کے قدم اُٹھ گئے وہی راہِ اصابت (منزل تک پہنچانے والا راستہ یعنی صراطِ مستقیم) ہے۔ یعنی آپ راہِ اصابت کی شمع ہیں کہ جس سے مستفید ہو کر منزل تک پہنچا جاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو شمعِ راہِ ہدایت بنایا۔ جس سے تمام مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ کے شمعِ راہِ اصابت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کھائی:	اٹھائی
خاکِ گزر:	گزرگاہ
کف:	تلوے
پا:	پاؤں
حرمت:	عظمت و عزت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دونوں پاؤں مبارک انتہائی نرم، پُر گوشت اور خوبصورت ترین تھے۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے لگنے کی بدولت اس شہر کو یہ قدر و منزلت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے قدموں کی خاک کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا: **لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ** اگر آپ کی خاکِ گزر کی یہ شان اور مرتبہ ہے تو اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اللہ کے ہاں جو بلند اور اعلیٰ مرتبہ ہے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاکِ گزر کی قرآن میں قسم کھائی ان مبارک قدموں کے جو تلوے مبارک ہیں ان کی عظمت و مرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سہانی: خوبصورت
طیبہ: شہر مدینہ کا نام
دل افروز: دل زندہ کرنے والی
ساعت: وقت، گھڑی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ خوبصورت اور سہانی گھڑی جب آپ کا اس دنیا میں ظہور پر نور ہوا، کائنات کی ہر چیز خوشی سے جھوم اُٹھی اور انسانوں کا ابدی دشمن بری طرح رویا۔ آپ کی آمد سے کائنات کے دل کی دھڑکن جو عالم نزع میں تھی پھر سے جو بن پر آگئی۔ شر کی قوتیں مغلوب ہو گئیں۔

جب یہ چاند طیبہ (مدینہ منورہ) میں جلو افروز ہوا تو مدینہ پاک کی آب و ہوا، خاک مبارک اور درود یوار بھی مہک اُٹھے اور ایسے مہکے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود مدینہ طیبہ کی سرزمین اور آب و ہوا اُسی راحت جان خوشبو سے معطر ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مبارک آمد جس دل افروز گھڑی ہوئی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔ اب تا قیامت پوری انسانیت آپ کے فیوض و برکات، علوم و معارف سے مستفید ہوتی رہے گی اور طیبہ مبارک میں جلوہ افروز آپ کے ماہ نبوت کی مسحور کن روشنی ایسی پرکشش ہے اور دیوانے اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاری اُمت پہ لاکھوں سلام

روزِ ازل: وہ وقت جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے
یادگاری: یاد رکھنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ جب اس عالم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو پاک و صاف تھے اور حالتِ سجدہ میں اپنی عبدیت کا اظہار فرما رہے تھے اور اس وقت آپ بارگاہِ الہی میں اپنی اُمت کیلئے دعا فرما رہے تھے۔ آپ کو اپنی اُمت کا اتنا خیال تھا کہ راتوں کو سجدہ میں رو کر بارگاہِ الہی میں اس کی بخشش کیلئے دعائیں فرماتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اُمت کے معاملہ میں خوش کرنے کا وعدہ فرمالیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنے ظہور پر نور سے لے کر پردہ فرمانے تک اُمت کی بخشش کیلئے دعائیں فرمائیں۔ اس یادگاری اُمت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ جس طرح روزِ ازل کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اسی طرح آپ کی ذات بابرکات پر اتنے درود و سلام ہوں جن کی انتہا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی ان درود و سلام کو جانے۔

زَرْعِ شَادَاب و ہر ضَرْعِ پُر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

زَرْع:	کھیت
شَادَاب:	ہرا بھرا
ضَرْع:	پستان
شیر:	دودھ
رضاعت:	شیر خوارگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی رضاعت کی بے شمار برکات ظاہر ہوئیں۔ انہیں برکات میں سے یہ بھی ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں جہاں چرتیں وہاں سبزہ ہوتا جبکہ دوسری چراگا ہوں میں گھاس تک نظر نہ آتی اور اُن کی بکریاں تھن دودھ سے بھرے ہوئے گھر لوٹتیں اور ان کے پیٹ چارے سے بھرے ہوتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کا دودھ پینا شروع کیا تو یہ برکت ظاہر ہوئی کہ ان کو دودھ بہت زیادہ آنے لگ گیا۔ پہلے جو ان کے اپنے بچے کیلئے کافی نہ ہوتا تھا اب وہ بھی سیر ہو کر پیتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بہت برکاتِ رضاعت ظاہر ہوئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھیت سر سبز و شاداب ہو گئے اور چھاتیوں میں دودھ کثرت سے آ گیا۔ آپ کی برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

بھائیوں کیلئے ترکِ پستان کریں
دودھ پیتوں کی نَصْفَت پہ لاکھوں سلام

ترک: چھوڑنا
نصف: انصاف کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے عدل و انصاف کا بول بالا کر دیا اور آپ کی ساری زندگی اس کا عملی نمونہ تھی۔ حتیٰ کہ بچپن میں جب آپ کی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو دایاں دودھ پیش کرتیں تو آپ نوش فرماتے، جب وہ بائیں جانب سے بھی پلانے لگتیں تو آپ نہ پیتے کیونکہ آپ کا ایک رجاء بھائی بھی تھا اگر آپ کا حصہ بھی پیتے تو نا انصافی ہوتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب بچپن میں آپ کی رضائی والدہ آپ کو آپ کے بھائی کے حصہ والا پستان پیش کرتیں تو آپ اس کو قبول نہ فرماتے یعنی آپ نے دودھ پینے میں بھی انصاف کا بول بالا کیا۔ (بھائیوں کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ جمہور اصحاب سیرت و تاریخ رحمہم اللہ اس امر پر متفق ہیں کہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ وہ ابولہب کی کنیز ثویبہ تھی۔ اس نے اپنے بیٹے مسروح نامی کیساتھ دودھ پلایا اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ کا رضائی بھائی تھا۔ جس نے آپ کے ساتھ دودھ پیا۔

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہد: گود، پنگھوڑا

والا: بلند مرتبہ

قسمت: خوش بختی

برج: آسمان

ماہ: چاند

رسالت: پیغمبری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس گود اور گہوارے میں آپ کا بچپن گرا، ان کے بخت رسا اور خوش نصیبی پر سلام ہو (مہد سے مراد اگر گود ہے تو یہ آپ کی والدہ کی خدمت میں سلام ہے اور اگر گہوارہ ہے تو آپ کے پنگھوڑے پر سلام ہوگا۔ دونوں ہی قابل رشک ہیں)۔
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا پنگھوڑا مبارک ایسی عظمت و شان والا اور خوش قسمت ہے کہ فرشتے اس پنگھوڑے کو حرکت دیتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسالت کے آسمان پر ستارے ٹمٹماتے رہے اور روشنی پھیلاتے رہے لیکن جب آسمان رسالت پر آپ کا چاند طلوع ہوا تو سب کی روشنی ماند پڑ گئی۔ آپ کی شریعت سے ان کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں اور قیامت تک کیلئے شریعت محمدیہ علیہ تحیۃ والثناء پر عمل کرنا ہی قابل قبول ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی شریعت قبول نہیں۔

اللہ اللہ وہ بچنے کی بھین
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

بھین: حسن و جمال
بھاتی: من موہنی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال حسن و جمال اور خوبصورتی سے نوازا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور محبوب ہیں تو پھر کوئی دوسرا کس طرح حسن و جمال میں آپ جیسا ہو سکتا۔ کائنات میں آپ سے بڑھ کر حسین و جمیل نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ کوئی پیدا ہوگا۔

جو کوئی آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا تو چہرہ اقدس پر انوار الہیہ دیکھ کر پکار اٹھتا کہ بلاشبہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کی زیارت کرنے کیلئے بے تاب و بے قرار رہتے اور انہیں چین و سکون نہ آتا جب تک کہ وہ آپ کی زیارت نہ کر لیتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بچپن میں آپ کے بے مثل حسن و جمال پہ لاکھوں درود و سلام ہوں اور آپ کا حسن و جمال بے مثل کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے پسندیدہ حسین و جمیل صورت عطا فرمائی۔

اُٹھتے یُونٹوں کے نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکلت پر لاکھوں سلام

نشو و نما: بڑھنا

غنچے: کلیاں

نکلت: مہک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار فضائل و کمالات سے نوازا۔ ان میں سے ایک آپ کی بچپن میں بڑھوتی اور نشو و نما ہے۔ دنیا میں کسی کی نشو و نما آپ کی طرح نہیں ہوئی۔ آپ ایک دن میں اتنا جوان ہوتے جتنا دوسرا بچہ مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ سال میں بڑھتا ہے۔

جس طرح غنچے کھلتے ہیں تو ان کی مہک ہر سو پھیل جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کا جسم اقدس بچپن سے ہی خوشبودار تھا اور آپ جدھر سے گزرتے تو ہر سو خوشبو پھیل جاتی اور دنیا کی کوئی خوشبو آپ کے جسم اقدس کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نشو و نما، بڑھوتی اور آپ کے جسم اقدس سے نکلنے والی مہک پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

فصلِ پیدائش پر ہمیشہ درود
کھینے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

فضل: کمال
کراہت: ناپسندیدگی و نفرت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے ہی آپ پر اپنے فضلِ عظیم کو مختلف کمالات سے آشکارا کرنا شروع کر دیا اور پیدائش سے ہی آپ کی نبوت کی نشانیوں کا ظہور ہونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ آپ کو منصبِ نبوت عطا ہونا تھا۔ اسی لئے آپ کو ان امور سے دُور رکھا گیا جو منصبِ نبوت کے منافی ہیں۔ آپ شروع ہی سے بت پرستی، لہو و لعب اور عاداتِ رذیلہ سے نفرت فرماتے تھے اور فضول کھیل کود سے اجتناب فرماتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے آپ پر فضلِ پیدائش پر لاکھوں درود و سلام ہوں اور کھیل کود اور لغو و بے فائدہ عمل سے پرہیز فرمانے پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویئت پہ لاکھوں سلام

.....

اعتلا: بلند

جبلت: خلقت و فطرت

عالی: بلند و بالا

اعتدال: موزوں

طویعت: طبیعت

.....

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی جبلت میں ہر بھلائی اپنے اعتلا (بلندی) پر رکھی تھی۔ صفات جمیلہ میں کوئی آپ کے مقام و مرتبہ کا نہیں۔ عدل و انصاف، جرأت و بہادری، عفو و درگزر، مہمان نوازی و تیمارداری الغرض آپ کی کسی صفت میں کوئی آپ کے بلند مقام پر پہنچ نہیں سکتا۔ آپ معلم اخلاق، آپ عالم کائنات، آپ سید البشر، آپ رحمۃ اللعالمین، آپ خاتم نبوت و رسالت، آپ شافع روزِ محشر، آپ سب سے بلند مقام وسیلہ کے حامل، آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے، الغرض کوئی کسی بھی صفت میں آپ کا ہم پلہ نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں جو اعتدال و موزونیت رکھی تھی وہ اپنوں اور بیگانوں کو آپ کی طرف کھینچ کر لے آتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو اعتلائے جبلت اور اعتدالِ طویعت عطا فرمائی اس پر ارفع و اعلیٰ لاکھوں

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاححت پہ لاکھوں سلام

ادب:	انداز
بے تکلف:	جس میں تصنع نہ ہو
ملاححت:	غمیکنی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عادات و خصائص میں بناوٹ اور تکلف و تصنع کا نام و نشان تک نہ تھا۔ آپ کی ادائیں تو وہ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ آپ کے آسمان کی طرف رخ انور کرنے، چادر اوڑھنے، دعائیں کرنے، عبادت کرنے، معاملات کرنے تک کو بیان فرمایا۔ آپ کی ہر ہر ادا ایسی تھی کہ ان پر غبار ہونے کو جی چاہتا۔ اسی لئے صحابہ کرام ہر وقت آپ کا دیدار کرنے اور کلام سننے کیلئے بے تاب رہتے۔ آپ بھی ان سے کسی قسم کا فرق نہ فرماتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بے بناوٹ ادا اور بے تکلف ملاححت پہ ہزاروں لاکھوں درود و سلام ہوں۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

بھینی: بڑی لطیف و عمدہ خوشبو
نفاست: پاکیزگی و نظافت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک کو کمال نفاست و نظافت عطا فرمائی تھی۔ آپ جس مقام، گلی، راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک اٹھتا۔ آپ کی موجودگی یا گزرنے کا پتا آپ کے جسم مبارک کی بھینی بھینی خوشبو سے لگ جاتا۔ پروانے اس طرف کھنچے چلے جاتے۔

آپ اپنے جسم اقدس اور لباس مبارک کو جب خوشبو لگاتے تو اس خوشبو میں نکھار پیدا ہو جاتا۔ وہ خوشبو مہک اٹھتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پاکیزہ نفاست اور آپ کے جسم اقدس سے اٹھنے والی بھینی بھینی مہک پر لاکھوں مہکتے درود و سلام ہوں۔

میٹھی میٹھی عبارت پر شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

عبارت: بیان، گفتگو

شیریں: میٹھا

اشارت: اشارہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا کلام مبارک اتنا شیریں اور دلکش ہوتا کہ جہاں اس میں فصاحت و بلاغت اپنے عروج پر ہوتی تھی وہاں اس میں جامعیت اور خوبصورتی بھی اپنے اہتمام پر ہوتی تھی۔ جو کوئی آپ کی شیریں گفتگو سن لیتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی گفتگو کے وقار اور حسن و بیان کی خوبی کو تسلیم کرتے۔ جہاں ضرورت ہوتی آپ ہاتھ، انگلیوں وغیرہ کے اشاروں سے بھی اس کو اس طرح واضح فرماتے کہ ہر کسی کو آپ کی گفتگو گرویدہ بنا لیتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے کلام کی حلاوت و مٹھاس پر شیریں درود اور اس میں موقع محل پر اشارت سے وضاحت پر لاکھوں سلام ہوں۔

سیدھی سیدھی رُوش پر کروڑوں درود
 سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روش: رفتار
 چلنا: برتاؤ کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا عام طور طریقہ نہایت سادہ اور سیدھا سادھا تھا۔ آپ تکلفات سے مکمل طور پر پرہیز فرماتے تھے۔ سادگی آپ کی طبیعت مبارکہ میں نمایاں تھی۔ جب آپ چلتے تو اس میں غرور و تکبر کا شائبہ تک نہ ہوتا تھا آپ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے، پہننے اوڑھنے، الغرض ہر شعبہ ہائے زندگی میں مثالی سادگی کے حامل تھے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی سیدھی سیدھی روش اور سادی سادی طبیعت پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں۔

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

شب:	رات
تیرہ و تار:	سیاہ، تاریکی
کوہ:	پہاڑ
صحرا:	جنگل، بیابان
خلوت:	گوشہ نشینی، تنہائی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اعلانِ نبوت سے پہلے آپ غارِ حرا میں گوشہ نشین ہوتے اور یادِ الہی میں مستغرق رہتے۔ آپ کا یہ معمول صرف چند گھنٹوں یا صرف دن کیلئے ہی نہ تھا آپ گرم دنوں اور تاریک و سیاہ راتوں میں کئی کئی دنوں اور راتوں مسلسل خلوت نشین رہتے۔ آپ کئی کئی دنوں کا خشک کھانا ستو و غیرہ لے جاتے اور یادِ الہی میں مستغرق رہنے۔ غارِ حرا کے علاوہ جب صحرا کی طرف بھی جاتے تو یادِ الہی آپ کا وظیفہ تھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! صحرا میں گرم دنوں میں اور غارِ حرا میں تاریک سیاہ راتوں میں آپ کے خلوت نشین ہونے پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے گھرے میں ہیں انبیاء و ملک
اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

انبیاء: نبی کی جمع
ملک: فرشتہ
جہانگیر: عالمگیر، تمام جہاں
بعثت: رسول ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو بھی نبی یا رسول مبعوث فرمایا اس کی نبوت و رسالت اس قوم، اس علاقہ تک ہی محدود تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا (رسول بنا کر بھیجا) تو آپ کو تمام جہانوں کیلئے نبی و رسول بنا کر بھیجا۔ آپ ہر قوم، علاقہ، شہر، قبیلہ کیلئے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے بلکہ آپ کی جہانگیری بعثت میں انبیاء و ملک (فرشتے) بھی شامل ہیں۔ تمام انبیاء کرام سے آپ کیلئے عہد لیا گیا اور تمام انبیاء کرام معراج کی رات اس سے مشرف ہوئے، تمام ملائکہ چاہے وہ قیام میں ہیں یا رکوع کی حالت میں یا حالت سجدہ میں ان کو آپ پر درود کے گجرے نچھاور کرنے کا حکم ہے اور جو فرشتے آپ کے دربار گوہر بار میں ایک دفعہ حاضری دیتے ہیں ان کی دوبارہ باری نہیں آئیگی۔ الغرض کوئی آپ کے مقام و مرتبہ اور خصائص و فضائل میں ثانی نہیں۔ آپ تمام خصائص و کمالات میں بے مثل ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی جہانگیر بعثت جو انبیاء و ملک کو بھی گھرے ہوئے ہے اس پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اندھے شیشے جھلا جھل دکنے لگے
جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے: مُردہ دل
جھلا جھل: نہایت تیز روشنی
دکنے: چمکنے
جلوہ ریزی: نور کا بکھیرنا
دعوت: اسلام کا پیغام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ نے اسلام کی دعوت پھیلانی شروع کی تو اس معاشرہ میں برائی، قتل و غارت اور عداوت و دشمنی کا دور دورہ تھا۔ انسانیت کی تذلیل اپنی عروج پر تھی۔ باپ اپنی بیٹی کو زندہ درگور کر دیتا تھا۔ جب آپ نے اسلام کی دعوت اور تعلیمات کا نور بکھیرنا شروع کیا تو بے نور مردہ دل جگمگا اٹھے۔ ان کی فکر بدلی، سوچ بدلی، نقطہ نظر بدلا، اقدار بدلیں، عزائم بدلے، اُمگیں بدلیں، شوق بدلے، کردار بدلے، خلوت بدلی، جلوت بدلی، انفرادیت بدلی، اجتماعیت بدلی، دن بدلا، رات بدلی، ظاہر بدلا، باطن بدلے، المختصر آپ کی پر حکمت، انقلاب آفریں دعوت نے ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور وہ معاشرہ نور علی نور اور قابل رشک بن گیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی انقلاب آفریں دعوت سے مردہ دل زندہ ہو گئے اور ایسی چمک دمک پائی کہ تا قیامت ان میں روشنی رہے گی۔ آپ کی دعوت کے نور کے چار دانگ عالم میں پھیل جانے پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

لطفِ بیداری شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

لطف:	لذت
بیداری:	جاگنا
شب:	رات
عالم:	کیفیت
خواب:	نیند
راحت:	آرام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے افضل طریقہ نماز کی حالت میں تلاوت کرنا ہے۔ آپ کو یادِ الہی سے اتنا پیار تھا کہ رات کے اکثر حصے میں آپ عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ کی شبِ بیداری ایسی ہوتی کہ طویل قیام فرمانے سے آپ کے پاؤں مبارک سوچ جاتے لیکن لذتِ عبادت ایسی تھی کہ بیداریِ شب اس کے آگے ہچکچاتی۔ جب آپ نیند فرماتے تو عالمِ خواب میں بھی آپ کا قلبِ انور بیدار رہتا اور مشاہدہ جمالِ الہی میں مستغرق رہتا۔ اسی لئے آپ کا وضو مبارک نہ ٹوٹتا اور آپ بیدار ہونے کے بعد اسی وجہ سے نماز ادا فرما لیتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بیداریِ شب سے لطف فرمانے اور عالمِ خواب میں آپ کی راحت پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

خندہ صبح عشرت پہ نوری درود
گریہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

خندہ: مسکراہٹ
عشرت: خوشی
گریہ: رونا
ابر رحمت: رحمت کے بال

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مسکراہٹ غم کے ماروں کیلئے خوشی کی صبح کا پیغام ہوتی تھی۔ آپ کی مسکراہٹ بے مثال تھی، اس سے آپ کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا۔ آپ تمام لوگوں سے ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ ملتے اس طرح خندہ پیشانی سے ملنے سے ان کے تمام غم دور ہو جاتے۔ آپ ہر ایک کیلئے نجات کی نوید تھے۔ آپ ہر ایک کیلئے رحمت تھے۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے اور اس کا بھرپور اظہار بھی فرماتے۔

آپ کی خندہ پیشانی جہاں صبح عشرت کی طرح تھی کہ جس سے ہر کوئی فیضیاب ہوتا وہاں آپ کا گریہ بھی اُمت کیلئے ابر رحمت تھا۔ آپ ساری ساری رات اور اکثر و بیشتر اوقات میں اپنی امت کی بخشش اور راہِ ہدایت پا جانے کیلئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ آپ کے سینہ اقدس سے ہنڈیا کے کھولنے کی طرح آوازیں آتیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے، جس سے آپ کی داڑھی مبارک اور مقدس رُخسار تر ہو جاتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خندہ صبح عشرت اور گریہ ابر رحمت پہ لاکھوں نوری درود و سلام ہوں۔

نرمیِ خوئے لیبنت پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

خوئے:	عادت
لیبنت:	غصہ نہ آنا
دائم:	پیشہ
گرمی:	رونق
سطوت:	رعب و دبدبہ، حملہ کرنا، مضبوط گرفت کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تمام مبارک عادات بڑی اعلیٰ مرتبہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں انتہائی نرمی و شفقت پیدا فرمائی تھی۔ آپ کا نرمی و شفقت فرمانا ہر خاص و عام، انسان و حیوان کیلئے یکساں تھا۔ ہر کوئی آپ کی نرمی و شفقت سے مستفید ہوتا۔ جنگِ بدر کے قیدیوں کا معاملہ ہو یا فتحِ مکہ کے بعد مشرکین مکہ جیسے بدترین دشمنوں کا معاملہ ہو، ہر فی کا فر یا دکرنا ہو یا اونٹ کا فر یا دکرنا، آپ ہر ایک پر شفقت فرماتے، اس کے باوجود آپ کی ذات کا ایسا رعب و دبدبہ تھا کہ بڑے بڑے جابر آپ سے مرعوب تھے۔ اللہ تعالیٰ ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے دشمنوں اور مخالفوں پر رعب و دبدبہ ڈال دیتا اور وہ آپ کا سامنا کرنے سے پہلے ہی گرمیِ شانِ سطوت سے کانپ رہے ہوتے۔ یہی قدرتی وجاہت تھی کہ مخالف بھی آپ کی تعظیم نہ چاہنے کے باوجود کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ کئی واقعات اس کے شاہد ہیں۔ ابو جہل ایک شخص کو اس کے مال کی قیمت ادا نہیں کر رہا تھا لیکن آپ کے پوچھنے پر فوراً ادا کر دیئے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں جو نرمی و خورکھی اور اس کے ساتھ ساتھ گرمیِ شانِ سطوت عطا کی اس پہ دائمی لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

خداداد: اللہ کی عطا
شوکت: قدر و منزلت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت کو ایسا رعب و دبدبہ اور شان و شوکت عطا فرمائی تھی کہ وہ جوان بہتائی متکبر اور مغرور تھے وہ بھی آپ سے مرعوب ہو جاتے اور ان کی کھنچی ہوئی گردنیں جھک جاتیں۔ ان کی اکھڑ پن اور سخت لہجہ گھٹ کر رہ جاتا۔ بو جہل جس کا غرور اور تکبر اپنے آخری لمحات تک رہا، آپ کے سامنے اس کی گردن بھی جھک جاتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو خداداد شان و شوکت حاصل تھی کہ اس کے آگے کھنچی ہوئی گردنیں جھک جاتیں، اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

موسیٰ: اللہ کے جلیل القدر نبی کا نام ہے
ہمت: حوصلہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ الہی کرنے کا اظہار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرا دیدار نہیں کر سکتے لیکن جب انہوں نے اپنی بے تابی کا اظہار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ میں اس طور پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالتا ہوں اگر آپ اس تجلی کو برداشت کر سکے (جو کہ براہِ راست نہیں) تو پھر آپ بھی طلبِ دیدار کر سکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی کا اظہار فرمایا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو اپنی خواہش سے رجوع کر لیا۔

لیکن یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی عزت و شرف سے نوازا کہ معراج کی رات آپ نے انتہائی قریب سے انوار و تجلیاتِ الہی کے دیدار کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کو ایسی بلند ہمت عطا فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تجلیِ الہی کا بالواسطہ مشاہدہ نہ فرما سکے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا اور انتہائی قریب سے دیکھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی آنکھوں کی خداداد ہمت پہ لاکھوں سلام ہوں کہ وہ دیدارِ الہی سے مشرف ہوئیں۔

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بذر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ:	چاند کے ارد گرد
دستِ انجم:	ستاروں کا جھرمٹ
رخشاں:	روشن
ہلال:	چاند
بذر:	مقامِ بدر
دفع:	دور کرنا
ظلمت:	تاریکی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جنگِ بدر سے پہلے تک مشرکین کی شرکیہ ظلمت چار سو پھیلی ہوئی تھی لیکن جب مقامِ بدر پر آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روشن چاند اپنے جگمگ جگمگ کرتے ستاروں کے جھرمٹ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ساتھ طلوع ہوا تو ظلمت اور تاریکی دور ہو گئی اس کے بعد ہر سوا سلام کا چاند پھیل گیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا درخشاں چاند جب اپنے ستاروں کے جھرمٹ کیساتھ مقامِ بدر پر طلوع ہوا تو ظلمت دفع ہو گئی۔ اس چاند کے ظلمت دور کرنے پر لاکھوں سلام ہوں۔

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمیں
جہنیشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر:	نعرہ ہائے تکبیر
تھر تھرائی:	کانپ اٹھی
جہنیش:	حرکت و روانگی
جیش:	لشکر
نصرت:	مدد

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب میدانِ بدر میں مجاہدینِ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تو اس زور سے نعرے بلند کرتے کہ زمین کا سینہ کانپ اٹھتا۔ وہ لشکر جس کی فرشتوں سے مدد فرمائی گئی اس لشکر کے نعرے بلند کرتی ہوئی اس نقل و حرکت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ اس لشکر کا دشمنوں پر ایسا رعب و دبدبہ طاری ہوا کہ وہ اپنی لاشوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کئی تہ تیغ ہوئے، کئی قیدی ہوئے اور مالِ غنیمت کے انبار مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لشکر کے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے اور کفار کی قتل و غارت کیلئے نقل و حرکت کرنے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
عُزّش کوں جرأت پہ لاکھوں سلام

دلیراں:	جرأت مند
بن:	صحراء، میدان
عُزّش:	غرانا
کوں:	نقارہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا لشکر مبارک جو صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے عظیم سپاہیوں اور فرشتوں پر مشتمل تھا۔ ان کے فلک شکاف نعروں سے میدان و صحرا گونج اُٹھے اور یہ نعرے اس جرأت اور دلیری کے ساتھ لگا رہے ہوتے کہ یوں لگتا گویا نقارہ بج رہا ہو جس سے دشمنوں کے دلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک لشکر کے جرأت و دلیری کے نعرے جن سے میدان و صحرا ایسے گونج اُٹھا کہ گویا نقارے دشمنوں پر غرار ہے ہیں۔ ان نعروں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ چٹا چاقِ نخبِ نجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

چٹا چاق: تلوار یا تیر لگنے کی آواز

صدا: آواز

صولت: ہیبت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ کی عظیم سپاہِ مشرکین سے میدانِ جنگ میں نبرد آزما ہوتی تو ایسے جوش و جذبہ کے ساتھ کہ ان کی تلواریں جب مخالفین کی تلواروں اور ڈھالوں سے ٹکراتیں تو ایسی صدائیں نکلتی کہ دشمنوں پر رعب و دبدبہ اور ہیبت طاری ہو جاتی۔

گویا وہ آوازیں آپ کی ہیبتِ مشرکین پر طاری کر دیتیں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تلواروں کے ٹکرانے سے جو آوازیں نکلتیں وہ آپ کے دشمنوں پر آپ کی ہیبتِ طاری کر دیتیں۔
اس ہیبت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ عُرّانِ سَطَوْتَ پہ لاکھوں سلام

حمزہ: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کا اسم گرامی
جانبازیاں: جاں نثار کرنا
غرّان: دھاڑنے والا شیر
سطوت: دبدبہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سَيِّدُ الشَّهَدَاءِ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو شہادت تک ان کا ایک ایک لمحہ راہِ خدا میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے گزرا۔ آپ اللہ اور اس کے حبیب کے دشمنوں پر غرانے اور دھاڑنے والے عظیم شیر بہر کی طرح حملہ آور ہوتے۔ چاہے دارِ ارقم پر پہرہ دینے کا موقع ہو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے کیلئے حاضر ہوئے، غزوہ بدر کے موقع پر عقبہ کو تنہا کرنے کا واقعہ ہو یا جنگِ اُحد کے دوران کی جانبازیاں، ہر موقع پر آپ نے جرأت و بہادری کا ایک نمونہ اور مثال قائم کی۔ آپ دشمنوں پر اس طرح حملہ آور ہوتے کہ وہ آپ کے رعب و دبدبہ سے کانپنے لگتے۔ کوئی آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ پاتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاں بازیوں اور جاں نثاریوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں سلام
 اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مُو: بال
 خو و خصلت: عادات و ادا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تمام عادات و خصائل عظیم ہیں۔ کوئی بھی آپ کی تمام عادات اور اداؤں کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ آپ کا ہر موئے مبارک با برکت اور بے مثال ہے۔ میں اپنی زباں دانی کا اظہار عاجز بیان کرتے ہوئے یہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ہر موئے مبارک اور آپ کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں درود و سلام ہوں اور ان کے بیان میں جو کمی و کوتاہی ہے اس سے درگزر فرمائیں اور میرے نذرانہ عقیدت کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عظیم اخلاق اور اسوۂ حسنہ پہ لاکھوں سلام ہوں کیونکہ اس کی پیروی میں نجات ہے۔

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

نام:	اسم گرامی قدر
نسبت:	تعلق، واسطہ
نامی:	مبارک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا اسم مبارک اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز مبارک ہے اور وقت کا ایک ایک لمحہ جو آپ کے دور میں گزرا اور ہر لمحہ آپ کی جو جو حالت تھی وہ ہر لمحہ اور ہر حالت بابرکت، باعزت اور بامقام ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہر نام، ہر نسبت، ہر وقت، ہر حالت پہ لاکھوں نامی درود و سلام ہوں۔

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
اُن کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

مولیٰ: اللہ تعالیٰ
اصحاب: ساتھی
عترت: اولاد

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ کسی کو یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں۔ آپ کے خصائص بے نظیر ہیں۔ یہ آپ کی ہی ذات مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور میرے فرشتے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس پر درود بھیجے اس کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کے متعلق کیا کہنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا تو کیا کہنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام اور عترت کا مقام بھی بہت بلند اور ذیشان ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں ان سے راضی ہو گیا ہوں اور یہ بھی مجھ سے راضی ہو گئے۔ اور آپ کی آل مبارک کی تطہیر کا اعلان فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا درود بڑا اعلیٰ و افضل ہے۔ آپ پر وہ اعلیٰ و افضل کروڑوں درود پہنچیں اور آپ کے اصحاب و عترت کا آپ کی وجہ سے بڑا مقام ہے ان پر بھی لاکھوں سلام ہوں۔

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے: ٹکڑے، اوراق
صحف: صحیفہ کی جمع، مقدس کتاب
قدس: مقدس و پاک
اہل بیت: گھر والے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ سید الانبیاء ہیں۔ آپ کی نسبت نبوت سے آپ کے اہل بیت بھی افضل و اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔ جس طرح صحیفہ قرآنی کے پارے اس صحیفہ قرآنی کے جزو لاینفک ہیں اور اعلیٰ مقام ہیں۔ اسی طرح اہل بیت نبوت آپ کی نسبت کی وجہ سے اعلیٰ مقام ہیں۔ ان کا ادب و احترام بھی ضروری ہے ان پر درود و سلام نماز کا حصہ ہے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والا اپنے ایمان کو ضائع کرنے والا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب (قرآن) اور اپنے اہل بیت۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اہل بیت جو پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس کی نسبت کے حامل ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

آبِ تطہیر سے جس میں پودے تھے
اُس ریاضِ نجات پہ لاکھوں سلام

آب:	پانی
تطہیر:	پاکیزگی
جھے:	اُگے
ریاض:	باغ
نجات:	عمدہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت آپ کی نبوت کے پاکیزہ پانی سے مستفید ہو کر پروان چڑھے۔ اس طرح ایک نہایت ہی عمدہ باغ اپنی بہار دکھانے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کا تذکرہ کیا۔ جس عمدہ باغ کو آبِ تطہیر سے پاکیزہ کیا گیا اس کی پاکیزگی اور خوبی کے کیا کہنے۔ ان کو یہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا گیا کہ نماز میں ان پر درود کا حکم نبوی ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ریاضِ نجات جو کہ آبِ تطہیر سے پروان چڑھا، اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر!
اُن کی بے لوٹ طینت پہ لاکھوں سلام

خمیر الرسل: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خمیر: اصل

بے لوٹ: عیب سے پاک

طینت: خلقت، طبیعت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت کے خمیر کی اصل آپ کی ذات ہے۔ اس لئے ان کی خلقت عیب سے پاک ہے ان کی طبیعت و عادات بھی سید الانبیاء کی طبیعت و عادات کا عکس ہیں۔

جب ان کی اصل آپ کی ذات ہے تو ان میں عیب نکالنا خود آپ کی ذات میں عیب نکالنا ہے۔ ان کی راہ پر چلنا صراطِ مستقیم پر چلنا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت کے خمیر کی اصل آپ کا مبارک خون ہے ان کی اس بے لوٹ طینت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اِس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ نجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

بتول:	لقب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پارہ:	حصہ، ٹکڑا
نجلہ:	پاکی
آراء:	سنوارنے والی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ عصمت و عفت کی تجلہ (پاکی) آپ کی نسبت سے سنور گئی۔ آپ کی عفت کا نہ صرف خود آپ کو شدید احساس تھا بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو بھی آپ کی عفت بہت عزیز تھی۔ آپ ساری عمر دنیاوی زیب و زینت اور سنگار سے کٹ کر رہیں۔ وہ زیب و زینت اور زیورات جو دوسری عورتوں کو استعمال کرنے کی اجازت تھی، آپ نے وہ بھی استعمال نہ کئے۔ کسی غیر مرد نے کبھی آپ کو بے نقاب نہ دیکھا۔ جہاں آپ نے خود کو زیب و زینت سے علیحدہ رکھا اسی طرح آپ نے خود کو دنیاوی غرض و غایت اور طلب سے علیحدہ رکھا۔ بتول کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ نے تمام مقاماتِ عالیہ کے مالک ہونے کے باوجود دل کو دنیا سے منقطع کر کے اپنے مولیٰ کی طرف پھیر لیا تھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جن کا لقب بتول بھی ہے وہ آپ کے جگر کا ٹکڑا، لختِ جگر ہے۔ عفت، پاک دامن اور پردگی کو جو حسن و خوبی حاصل ہے وہ آپ کی نسبت کی وجہ سے ہے، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

آنچل:	سر کا کپڑا
مہ:	چاند
مہر:	سورج
رداء:	چادر
نزاہت:	پاکیزگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا آنچل مبارک ردائے نزاہت (پاکیزگی کی چادر) تھی۔ وہ پیکر حیا اور سراپا حجاب تھیں۔ ان کی باپردگی کا یہ عالم تھا کہ دن اور رات میں بھی کسی نے ان کو بے حجاب نہ دیکھا۔ آپ نے دن کی روشنی میں دن کیا جانا بھی پسند نہ فرمایا اور روزِ محشر ان کے مقام حیا و عصمت کی وجہ سے اہل محشر کو آپ کے پل صراط سے گزرنے کے وقت آنکھیں جھکانے کا حکم ہوگا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی طیب و طاہر صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا آنچل مبارک ردائے نزاہت ہے کہ ان کو مہ و مہر تک نے بے نقاب نہ دیکھا۔ ان کی اس ردائے نزاہت (پاکیزگی کی چادر) پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

سیدہ:	سردار
زاہرہ:	تروتازہ پھول
طیبہ:	پاکیزہ
جان:	دل
احمد:	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی
راحت:	سکون

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ انہیں جنتی عورتوں کی سردار ہونے کا اعلیٰ مقام حاصل ہے اور جنتی عورتوں کی طرح ہی آپ حیض سے محفوظ تھیں۔ اسی لئے آپ مکمل طور پر طیب و طاہر تھیں اور آپ کو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ جب کچھ دن ان سے ملاقات نہ ہو پاتی تو بے چین ہو جاتے اور جب ان کو دیکھ لیتے تو آپ کو راحت و سکون ملتا اور جب وہ آپ کی خدمت میں آتیں تو آپ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے، چومتے اور اپنے مقام پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتیں آپ کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا طیب و طاہر تھیں اور آپ کو ان کی ذات سے بہت زیادہ محبت تھی اور ان کی ملاقات سے آپ کو راحت حاصل ہوتی۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آپ کی راحت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

حسنِ مجتبیٰ سید الاخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مجتبیٰ: منتخب
سید الاخیاء: خنپوں کے سردار
راکب: سوار
دوش: کندھا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خنپوں کے سردار ہیں۔ جس طرح آپ بے مثال سخی ہیں اسی طرح حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سخاوت میں مشہور و معروف ہیں۔ ہر کوئی ان کی سخاوت سے فیض یاب ہوتا۔ آپ نے کبھی کسی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ وہ آپ سے انتہائی مشابہت رکھتے تھے۔ جہاں ان کا اوپر کا جسم مبارک آپ سے مشابہ تھا وہاں سخاوت میں بھی وہ آپ کے مشابہ تھے۔

آپ کا مقام و مرتبہ سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کوئی آپ کے مقام و مرتبہ میں آپ کے برابر نہیں۔ آپ سید المرسلین ہیں۔ آپ خاتم نبوت ہیں۔ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو جو انس و محبت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ان کو اعلیٰ مقام کندھوں پر سوار کر لیا کرتے۔ جب ایک شخص نے آپ کو ایک دفعہ اس طرح دیکھا تو کہا یہ سواری بہت ہی خوب ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی اچھا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خنپوں کے سردار ہیں۔ وہ آپ کے مبارک کندھوں پر سوار ہوا کرتے تھے۔ ان کو لاکھوں سلام ہوں۔

اوج مہر ہڈ موج بحر ہڈی
روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام

اوج:	ہلندی
مہر:	سورج
ہڈی:	ہدایت
بحر:	سمندر
ہڈی:	سخاوت
روح:	راحت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسہ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہر ہڈی کی اوج کا مقام حاصل ہے۔ وہ بحر ہڈی (سخاوت کے سمندر) کی موج ہیں اور روح سخاوت کی راحت ہیں۔ آپ کے فرمان عالی شان کے مطابق آپ نے مسلمانوں کے دو گروہوں کی صلح کروائی اور امن و ترقی کی نوید ثابت ہوئے۔ اگر آپ سخاوت کا سمندر ہیں تو وہ آپ کی موج ہیں۔ اگر آپ سخاوت کی روح ہیں تو وہ آپ کی راحت ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مہر ہڈی کی اوج کے مقام کے حاصل ہیں۔ جو بحر سخاوت کی موج ہیں، جو روح سخاوت کی روح ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شہدِ خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

شہد:	نہایت میٹھا شیرہ
خوار:	پینے والا
لعاب:	منہ کی تری
چاشنی:	ذائقہ
گیر:	پکڑنے والا
عصمت:	پاکیزگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اعلیٰ مقام نواسہ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں کہ وہ آپ کے شہد سے میٹھے لعابِ دہن کو چوستے۔ آپ اپنی زبان مقدس ان کے منہ میں ڈالتے تو وہ اس شہد جیسے میٹھے لعابِ دہن سے لطف اندوز ہوتے اور اگر ان کو پیاس محسوس ہوتی تو بھی آپ اس طرح ان کی پیاس کو بجھاتے۔ اس طرح وہ پاکیزہ لعابِ دہن ان کے جسم میں داخل ہوتا اور آپ کا لعابِ دہن تو وہ مبارک اور شفا بخش لعابِ دہن ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سانپ ڈسنے کی جگہ لگایا تو اس کے زہر کا اثر زائل ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں پر لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئی۔ جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زخموں پر لگایا تو وہ زخم ٹھیک ہو گئے۔ جب اس لعابِ دہن کو حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوستے رہے تو ان کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا؟

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مبارک لعابِ دہن کو چوسنے والے، لطف اندوز ہونے والے تھے۔ ان پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

بلا:	آزمائش
شاہ:	سردار
گلگوں:	سرخ
دشت:	ویرانہ
غربت:	مسافری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے آزمائش اور ابتداء کے وقت اپنی جان راہِ خدا میں قربان کر کے اسلام کیلئے عظیم الشان مثال قائم کی۔ آپ کی ذات تو وہ تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں جنت کے نوجوانوں کے سربراہ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ اسے محبوب بنائے جو حسین سے محبت کرتا ہے لیکن جب وہ دشتِ غربت میں بالکل بے کس تھے، یرزید اور اس کے حواریوں نے آپ کو ہر طرح سے مجبور کر دیا۔ ان کیلئے فرات کا پانی بند کر دیا۔ اس ویرانے میں مسافری کی حالت میں آپ کو اپنے اولاد، عزیزوں اور ساتھیوں سمیت شہید کر دیا گیا۔ الغرض اس عظیم شہزادے نے باطل قوتوں کے آگے اپنا سرنگوں نہ کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے شہزادے جو دشتِ غربت میں بے کس اور مجبور تھے اوہ اس آزمائش میں پورے اُترے اور شہادت کا عظیم رتبہ حاصل کیا۔ اس شہزادے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

دُرّ دُرّجِ نَجفِ مہرِ بُرجِ شَرَفِ
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

در:	موتی
درج:	بلند مینار
نجف:	نجف اشرف
مہر:	سورج
برج:	بلندی
شرف:	بلندی، بزرگی عظمت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نوا سے نجف اشرف کے دُر بے مثال، شرف و بلندی کے مہر تاباں ہیں۔ آپ اعلیٰ مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ آپ کی اسلام کیلئے قربانی بے مثال ہے ان کی شہادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

پروفیسر منیر الحق کتخی بہل پوری 'سلام رضا تضمین و تفہیم اور تجزیہ' میں لکھتے ہیں، 'رنگِ رومی' سرخ رنگ سے کنایہ اور 'دُرّ دُرّجِ نجف' میں بھی اس دلالت کا التزام ہے اور 'شاہِ گلگوںِ قبا' میں بھی۔

'رومی' صہیبِ رومی سے ماخوذ ہے یا شگرفِ رومی سے۔ صہیبِ رومی سے اس لئے کہ جب وہ ہجرت کر کے آ رہے تھے تو کفار نے سب ساز و سامان ان سے لوٹ لیا اور امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت الی اللہ اور شہادت میں یہ قریبہ موجود ہے اور 'دُرّ دُرّجِ نجف' کی مناسبت 'شگرفِ رومی' اور پھر 'رنگِ رومی شہادت' میں ہے۔

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام: مسلمان
مادران: مائیں
شفیق: مہربان
بانوان: بیویاں
طہارت: پاکیزگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مقدس و مطہر بیویاں اہل اسلام کی شفیق و مہربان مائیں ہیں۔ ان ازواجِ مطہرات کی بدولت اہل اسلام کو بہت سے مسائل کا حل ملا۔ تیمم کا طریقہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدولت ملا۔ اسی طرح عورتوں کے متعلق دوسرے بہت سے مسائل کا حل اور معمولات ان ازواجِ مطہرات کی بدولت ملے۔ جو کوئی بھی ان ازواجِ مطہرات کے اعلیٰ مقام میں بدزبانی کرتا ہے وہ اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب بہتان لگا تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی برأت میں دس آیتیں نازل فرمادیں۔

ان ازواجِ مطہرات نے نہ صرف دنیا کی زیب و زینت سے طہارت حاصل کی بلکہ باطنی اور دلی خواہشات اور حرص و طمع سے بھی پاک حاصل کی اور آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی طیب و طاہر ازواجِ مطہرات جو اہل اسلام کی شفیق و مہربان مائیں ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جلوہ گیتانِ بیٹ الشرف پر درود
پردہ گیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گیاں: تشریف فرما
بیت الشرف: بزرگی والا گھر
پردہ گیاں: پردے والیاں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک حجرات جہاں آپ قیام پذیر ہوئے جہاں آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ساری ساری رات قیام و سجدہ فرماتے اُن حجرات کے آداب اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے۔ انہیں حجرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک کو آپ نے اپنے روضہ مبارک کیلئے منتخب فرمایا۔ انہیں حجرات میں آپ پر نزول وحی بھی ہوتا رہا۔ انہیں مبارک حجرات میں یہ ازواجِ مطہرات آپ کے ساتھ قیام پذیر رہیں۔ ان حجرات مبارکہ پر لاکھوں درود نازل ہوں۔

آپ کی ازواجِ مطہرات کی بدولت ہی خواتین اسلام کو پردہ کر کے عفت و عصمت کی حفاظت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے حجرات مبارک میں تشریف فرما پردے والی عفت مآب ازواجِ مطہرات پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سَیِّمًا پَہلی ماں گَہفِ اَمَن و اماں
حق گذارِ رِفاقت پہ لاکھوں سلام

سَیِّمًا: خصوصاً

گَہف: پناہ

رِفاقت: سنگت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارے مومنین کی ماؤں میں سے بالخصوص پہلی ماں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے آپ کی رفاقت کا صحیح حق ادا کیا۔ جب آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اہل مکہ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اس پریشانی اور مشکل کے وقت میں وہ آپ پر ایمان لائیں۔ آپ کا سہارا بنیں۔ آپ کے ساتھ ہر دکھ سکھ میں شریک رہیں۔ آپ مکہ میں سب سے بڑی تاجرہ اور دولت مند تھیں۔ انہوں نے اپنا تمام مال آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اُمہات المؤمنین میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کیلئے گَہفِ اَمَن و اماں تھیں انہوں نے آپ کی رفاقت کا صحیح حق ادا کیا، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

تسلیم: سلامتی و رحمت
سرائے: محل
سلامت: پرسکون

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ اعلیٰ مقام ہستی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سے اُن کیلئے تسلیم نازل فرمائی۔ آپ کو جب کبھی راہِ خدا میں پریشانی اور تکلیف پہنچی تو آپ کو سکون آپ سے ہی ملتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ سرائے سلامت جہاں پریشانیوں میں آپ کو سکون ملتا اور عرش سے جن پر تسلیم نازل ہوئی ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

مَنْزِلٌ مِنْ قَصَبٍ لَا نَصَبَ وَلَا صَخْبَ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

منزل:	گھر
قصب:	موتی
نصب:	مشقت
صخب:	شور
کوشک:	حجرہ

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں جبریل امین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمَنْى وَبَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخْبَ فِيهِ لَا نَصَبَ
خدیجہ کورب کریم اور میرا سلام دیجئے اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجئے
جو موتیوں سے بنا ہوا ہے وہاں نہ تکلیف ہے اور نہ کوئی شور۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان اشعار میں حدیث مذکورہ کے ہی الفاظ (قصب، صخب، نصب) استعمال کئے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس بات کی اطلاع سیدہ کودی تو انہوں نے کہا:

اللَّهُ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَعَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ

اللہ سراپا سلام ہے، سلامتی وہی عطا کرنے والا ہے اور جبریل پر سلام ہو۔

(البخاری، باب تزويج النبی خدیجہ وفضلها)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جن کیلئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت اللہ نے دی۔ ایسے موتیوں سے بنے ہوئے محل کی زینت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

بنت صدیق آرام جان نبی
اُس حَریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

بنت: بیٹی
صدیق: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حریم: بیوی
برأت: پاکباز ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو نہایت محبت تھی۔ تمام ازواجِ مطہرات میں وہ آپ کو زیادہ محبوب تھیں۔ حتیٰ کہ آپ نے ان کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ حتیٰ کہ آپ نے وصال کیلئے بھی ان کے حجرہ مبارک کو ہی منتخب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے منبر اور حجرہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جب آپ نے وصال فرمایا تو آپ کا سر اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے اور گلے کے درمیان تھا اور آپ کی آخری آرام گاہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مبارک ہی بنا۔ جب منافقین نے ان پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عصمت و عفت اور طہارت کیلئے سورہ نور میں دس آیات نازل آئیں اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تاقیامت ان کی عظمت کا اظہار فرمادیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو انتہائی عزیز تھیں۔ ان کا یہ مقام و مرتبہ ہے کہ ان کی برأت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی ہے سورۃ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب منافقین نے تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں ان کی عصمت و پاکدامنی کی گواہی دی اور تا قیامت بد باطنوں کے منہ بند کر دیئے۔ جہاں ان کی پاکدامنی کا سورۃ نور میں اعلان ہوا تو اس کی ان کی پُر نور صورت سے بھی مناسبت ہے۔ جن کی صورت اللہ تعالیٰ نے اتنی پر نور بنائی سورۃ نور میں ان کی برأت کا اعلان بھی فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انتہائی پر نور، باوقار، حسین و جمیل تھیں وہاں ان کی برأت کا اعلان سورۃ نور میں ہوا، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُس سُرَادِق کی عِصْمَت پہ لاکھوں سلام

روح القدس: حضرت جبریل امین
سُرَادِق: خیمہ و حجرہ
عصمت: طہار و عفت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مبارک وہ تھا کہ جس میں حضرت جبریل امین بھی اجازت لے کر حاضر ہوتے تھے۔ جیسے آپ کے وصال سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک کی یہ عصمت تھی تو پھر خود آپ کی عصمت و عفت کے قرآن مجید میں ذکر کئے جانے پر کسی کو حیرت کیسے ہو۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس حجرہ مبارک کی عصمت پر لاکھوں سلام ہوں جس میں حضرت جبریل امین بھی اجازت لے کر داخل ہوتے تھے۔

شمع تابان کاشانہ اجتہاد!
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام

شمع: چراغ
تابان: روشن
کاشانہ: گھر و مرکز
اجتہاد: مسائل کا استخراج
مفتی: درپیش مسائل کا حل پیش کرنے والا
ملت: مسلک

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی رفاقت کی وجہ سے علم و فضل کی وہ دولت پیش بہا نصیب ہوئی کہ جلیل القدر صحابہ کرام اور خلفائے راشدین تک آپ سے مختلف مسائل و معاملات پر فتویٰ حاصل کرنے کیلئے رجوع کرتے۔ آپ ہر ایک کی علمی رہنمائی فرماتیں۔ فقہی صحابہ و صحابیات میں آپ طبقہ اول میں شمار ہوتی ہیں۔ الغرض آپ کاشانہ اجتہاد کی روشن و تاباں شمع تھیں۔ ہر کوئی آپ سے فیض یاب ہوا۔ کیونکہ چاروں خلفائے راشدین بھی آپ سے اہم و مشکل مسائل میں فتویٰ حاصل کرتے اسی لئے آپ کو مفتی چار ملت فرمایا ہے یا یہ کہہ لیں کہ اجتہاد کی بنیاد پر چار مسلک (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) فروغ پذیر ہوئے اور ہر مسلک آپ کے اجتہادات سے فیض یاب ہوا۔ اس لئے آپ کو مفتی چار ملت فرمایا گیا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صحبت سے منصب اجتہاد پر فائز ہو گئیں اور یہ مرتبہ حاصل کیا کہ کاشانہ اجتہاد کی شمع تاباں بن گئیں اور پھر مفتی چار ملت کی حامل ٹھہریں ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

جاں نثار: جان قربان کرنے والے
بدر: غزوہ بدر
اُحد: غزوہ اُحد
حق گزاران: حق ادا کرنے والے
بیعت: اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ بیچ دینا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب مشرکین مکہ کی شہر پسندی بڑھی اور انہوں نے بدر اور اُحد کے مقام پر آپ پر جنگیں مسلط کیں تو آپ کے صحابہ کرام نے آپ پر اپنی جانیں نثار کیں۔ یہی وجہ ہے کہ شرکائے بدر کو تمام مسلمانوں سے افضل ہونے کا اعلیٰ مقام حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت واجب فرمادی اور شہدائے اُحد کے حق میں روزِ قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود گواہی دیں گے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جذبہٴ جان نثاری کا ایک وجد آفریں منظر وہ تھا جب حدیبیہ کے مقام پر صحابہ کرام نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور اپنی جانیں راہِ خدا میں قربان کر دینے کا حلف اٹھایا اور ان کے جذبہ کے خلوص کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو اپنے دستِ اقدس پر بیعت قرار دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے جانثار صحابہ جنہوں نے بدر اور اُحد کے میدانوں میں اور بیعت الرضوان میں اپنی جان نثاری کا واضح ثبوت پیش کیا، ان کا آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کا حق ادا کرنے پر لاکھوں سلام ہوں۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مُودہ ملا
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

دسوں: دس افراد

مُودہ: خوشخبری

مبارک: بابرکت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عشرہ مبشرہ صحابہ یعنی

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری آپ کی زبان حق ترجمان نے فرمائی۔ ان عشرہ مبشرہ صحابہ کی مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام۔

خاص اُس سابق سیر قُربِ خدا اَوْحِد کا مِلَّتِ پہ لاکھوں سلام

سابق: آگے گزرنے والا

سیر: چلنا، حاصل کرنا

اوحِد: اکیلا

کاملیت: کمال حاصل کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہٗ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی مکمل طور پر اتباع و فرمانبرداری کی اور قربِ خداوندی کے حصول میں آپ کی مکمل پیروی کی۔ آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور پھر پوری زندگی ہر موقع پر آپ کے ساتھ رہے۔ مردوں میں کسی کا مرتبہ آپ کے برابر نہیں اور جب آپ اس دنیا سے پردہ فرما گئے تو انہوں نے آپ کی تعلیمات کو ہر ممکن حد تک پھیلا یا اور جس نے اس سے سرمو برابر انحراف کیا آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلفاء میں سے بالخصوص موحِدِ کامل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفیٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

مایہ:	فخر
اصطفیٰ:	پاک باطن ہونا
عز:	عزت
خلافت:	خلیفہ بننا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے آپ کی دعوت پر لبیک کہا اور پھر ساری زندگی آپ کے انتہائی قریب رہے۔ جیسے سایہ کو اس شخص سے جدا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساری زندگی آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔ جس طرح آپ انتہائی عبادت گزار اور بارگاہ الہی میں سجدہ ریز ہونے والے تھے اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی انتہائی عبادت گزار تھے۔ آپ کی ہر سنت پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتے تھے۔ کوئی آپ سے بڑھ کر حضور کی پیروی کرنے والا نہ تھا۔ کئی صحابہ ان سے حضور کی پیروی میں بڑھنے کی کوشش کرتے لیکن بالآخر انہیں یہ تسلیم کرنا پڑتا کہ وہ آپ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ آپ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر حامل تھے۔ آپ نے اپنا سب کچھ راہ خدا اور حبیب خدا میں صرف کر دیا۔ جو تقویٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے آپ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے۔ آپ طالبان تقویٰ کیلئے مایہ افتخار ہیں۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلافت کا اعزاز اور افتخار عطا فرمایا۔ آپ نے خلافت کا صحیح حق ادا کر دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے قرب کی وجہ سے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ عز و ناز خلافت اور مایہ اصطفیٰ ہیں اور وہ آپ کے اتنے قریب رہے کہ دنیا تو دنیا، قبر انور میں بھی آپ کے ساتھ مدفون ہیں۔

یعنی اس افضل المخلوق بعد الرسل ثانی اثْنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

افضل المخلوق:	تمام مخلوق سے افضل
بعد الرسل:	رسولوں کے بعد
ثانی اثْنین:	دونوں میں سے دوسرا
ہجرت:	مکہ شہر چھوڑ کر مدینہ منورہ روانہ ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل ہیں اور تمام انبیاء اور رسول جو دنیا میں توحید الہی کا پیغام لیکر آئے ان تمام کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں اور ان تمام انبیاء کے خلفاء و جانشینوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین افضل ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شخص نہیں تھا سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ توبہ میں جب ہجرت کا ذکر فرمایا تو ثانی اثْنین کا ذکر کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کو ظاہر فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل المخلوق بعد الرسل ہیں اور ان کو ہی آپ کیساتھ ثانی اثْنین ہجرت ہونے کا رتبہ حاصل ہے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ سَيِّدُ الْمُتَّقِينَ
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

الصدق الصادقين: سب سچوں میں سچے
سید المتقین: صاحب تقویٰ لوگوں کے سربراہ
چشم: آنکھ
گوش: کان
وزارت: نائب ہونا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عظیم ہستی ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے آپ کے اللہ نبی و رسول ہونے کی تصدیق فرمائی۔ آپ کو جب معراج المبارک کی سعادت حاصل ہو تو مشرکین مکہ نے مذاق اڑایا لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلفور اس عظیم سعادت کے حاصل ہونے کی تصدیق فرمائی اور صدیق کا لقب حاصل کیا۔ آپ اسلام قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے اور دل و جان سے انتہائی شدت و حدت سے تصدیق فرمانے والے تھے۔ آپ کا تقویٰ و اخلاص بھی بے مثال تھا۔ صاحب تقویٰ وہ ہوتا ہے جس کا ہر عمل خدا کی رضا کیلئے ہوتا ہے۔ جب خدا کی رضا میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا جان مال پیش کرنے کو فرمایا تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جو سب کچھ لیکر حاضر ہو گئے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہر معاملہ میں بالخصوص آپ سے ضرور مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کو چشم و گوش وزارت فرمایا گیا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصدق الصادقین، سید المتقین اور اُن کے چشم و گوش وزارت کے منصب پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

عمر:	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اعداء:	دشمن
شیدا:	قربان
سقر:	دوزخ
خدا دوست:	اللہ کے دوست
حضرت:	تعظیم کا لقب

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے دوسرے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بڑے عالی مقام ہیں۔ وہ اسلام میں بڑے سخت تھے۔ ان سے بغض و عداوت ایمان کا زیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔ جو کوئی ان سے عداوت و دشمنی رکھے گا جہنم میں شدید عذاب میں مبتلا ہوگا کیونکہ دوزخ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان سے عداوت کی بناء پر عذاب دینے کیلئے چڑھ دوڑھے گی اس پر شیدا ہو جائے گی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ ان سے بغض و عداوت دوزخ کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں اور آپ کے فیصلوں کے حق میں کئی آیات نازل فرمائیں۔ اس اللہ کے دوست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

فارق حق و باطل امام الہدیٰ تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

فارق: فرق کرنے والا

امام الہدیٰ: ہادی و پیشوا

تیغ: تلوار

مسلول: برہنہ تلوار

شدت: غیرت کی سختی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے اسلام قبول کرنے کے بعد حق اور باطل کا فرق واضح ہو گیا۔ حق باطل کے سامنے کھل کر واضح ہو گیا اور مسلمانوں نے سرعام مسجد حرام میں نماز ادا کی آپ ہمارے وہ ہادی و پیشوا ہیں کہ جن کے دورِ خلافت میں حق اپنی انتہائی بلندی کو چھونے لگا اور باطل اپنے پست ترین مقام پر پہنچ گیا اور حق و باطل واضح ہو گیا۔

امام الہدیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین الہی کی تیغ برہنہ تھے۔ دشمنانِ دین اسلام پر انتہائی شدت فرماتے تھے، اطاعتِ الہی و حبیبِ الہی میں ان کی شدت حق و باطل میں فرق کو واضح کرنے والی تھی۔ جب ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کو قبول کرنے میں پس و پیش کی تو آپ نے تلوار سے اس کی گردن اڑا دی اور فرمایا جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانتا، عمر کی تلوار اس کا فیصلہ کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے فیصلہ کے حق میں قرآن مجید میں آیت نازل فرمادی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الہدیٰ تھے حق و باطل میں فرق کو واضح کر دینے والے اور دشمنانِ اسلام و پیغمبر اسلام کیلئے تیغ برہنہ تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفیر

جان: سراپا

شانِ عدالت: عدل و انصاف کی عظمت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی آپ کے پیغام کی صحیح ترجمانی فرمانے والے تھے۔ اسی لئے آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر کی زبان و دل پر حق جاری کرتا ہے۔ جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے تھے ان کی ہر بات وحی الہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سی آیات ان کے فرمانے کے مطابق نازل فرمائیں۔

اپنے دورِ خلافت میں انہوں نے اسلام کے بہت سے طریقے مقرر فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی اتباع کرو کے مطابق ان ہی طریقوں پر ان ہی فیصلوں پر ان ہی قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جاری فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عدل و انصاف تو بے مثال ہے۔ اس کی نظیر پیش کرنا تو ناممکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے خلیفہ ثانی ہیں ان کے عدل و انصاف اور عدالت کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ دنیا میں جو بھی عدالتی نظام پایا جاتا ہے اس میں جو بھی ممتاز شان نظر آتی ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدالتی نظام کی ایک جھلک ہے۔

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اگر کوئی کتا بھی دریائے فرات کے کنارے بھوکا مر گیا تو عمر کو اس کیلئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ عدالت ہے کہ ایک عام مسلمان کے اعتراض پر خود کو مجرموں کے کٹہرے میں لا کر کھڑا کیا اور یہ ان کی شانِ عدالت ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کو بھی وہی سزا دی جو اس کیلئے تھی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے ترجمان ہیں اور ان کا فرمانا آپ کا فرمانا ہے۔ وہ آپ کے نظامِ عدل و انصاف کی جان اور شان ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیشِ عشرت پہ لاکھوں سلام

زاہد: تارکِ دنیا
مسجد احمدی: مسجدِ نبوی
جیش: لشکر
عسرت: تنگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے اعلیٰ مرتبہ اور عظیم اوصاف کے حامل ہیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کا سب کچھ راہِ خدا اور راہِ حبیبِ خدا کیلئے وقف ہو گیا۔ آپ بہت بڑے تاجر تھے لیکن جب آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کر لی تو ان کا اکثر وقت صحبتِ نبوی اور مسجدِ نبوی میں بسر ہوتا اور انہوں نے اپنا مال مضاربت پر دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے مال و دولت میں اضافہ ہی فرمایا۔ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کے پانی کی قلت کا سامنا ہوا تو آپ نے کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ جب غزوہ تبوک کے موقع پر دشمن سے سخت مقابلہ کے پیشِ نظر راہِ خدا میں اپنا مال صرف کرنے کا اعلانِ نبوی ہوا تو آپ نے اپنے مالِ تجارت کا قافلہ راہِ خدا میں دے دیا اور جیشِ عسرت کے تمام مسائل حل ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں دے سکتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زاہد مسجد احمدی اور دولتِ جیشِ عسرت کی شان کے حامل تھے ان پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

دُرّ مَنُورِ قرآن کی سِلکِ ہی زُوجِ دو نورِ عِفّت پہ لاکھوں سلام

درمنثور:	بکھرے ہوئے موتی
سلک:	لڑی
بہی:	بہترین
زوج:	شوہر
دونور:	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں
عفت:	پاکیزگی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب قرآن مجید کو ایک صحیفہ کی شکل میں اکٹھا کیا گیا تو صرف ایک نسخہ ہی بنایا گیا کیونکہ زبانی تو بہت سے صحابہ کرام کو مکمل قرآن پاک حفظ تھا۔ اس واحد صحیفہ قرآن کو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ کر دیا گیا لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں نو مسلموں کی کثرت کی وجہ سے اس کی قراتوں میں اختلاف رونما ہوا تو آپ نے تمام مسلمانوں کو اس ایک صحیفہ قرآن اور قرات قریش پر اکٹھا کر دیا۔ قرآن پاک کے اس صحیفہ کے مطابق اور جلدیں تیار کروائیں اور ان کو مملکت اسلامیہ میں بھیجا اور دوسرے تمام نسخے منگوا لئے۔ اس طرح قرآن مجید جو سات قراتوں میں تلاوت کیا جاتا ہے اس کو سب سے بہترین قرات میں رائج کر دیا اور مملکت اسلامیہ میں نو مسلموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے فتنہ کو ختم کر دیا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہی یہ فضیلت اور مقام و مرتبہ حاصل ہے کہ آپ کے عقد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں۔ اسی فضیلت کی بناء پر آپ کو ذوالنورین (دونوروں والا) کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایسا کوئی انسان نہیں جس کے عقد میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔ جب حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اس کا نکاح بھی عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کرویتا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے بکھرے موتیوں (قرأت سبعہ) کو بہترین لڑی (قرأت قریش) میں پرو دیا (اکٹھا کر دیا) اور ان کو عفت مآب، طیب و طاہر دونوروں کے شوہر ہونے کی بھی امتیازی شان حاصل ہے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

ہدیٰ:	ہدایت و نور
حلہ:	پوشاک
پوش:	پہننے والا
شہادت:	راہِ خدا میں جان پیش کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی آپ نے خود فرمائی اور جن کی خلافت اور شہادت کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا، اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے قمیص پہنائے گا اگر لوگ اسے اتارنے پر مجبور کریں تو تو اسے نہ اتارنا۔ (الترمذی۔ مناقب عثمان)

الغرض حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمیصِ ہدیٰ پہنی (خلیفہ منتخب ہوئے) اور جب باغیوں نے آپ سے قمیص اتارنے کو کہا تو آپ نے اسے اتارنے سے انکار کر دیا اور شہادت کی پوشاک پہن لیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صاحب قمیصِ ہدیٰ اور حلہ پوشِ شہادت ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

مُرْتَضَى شِيرِ حَقِّ أَشْجَعُ الْأَشْجَعِيْنَ
سَاقِي شِيرٍ وَ شَرِبَتْ بِهٖ لَآكُھُوں سَلام

مرتضیٰ:	پسندیدہ
شیر حق:	اللہ کا شیر
اشجع الاشجعین:	دلیروں کے سربراہ
ساقی:	پلانے والا
شیر:	دودھ
شربت:	میٹھا مشروب

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے شیر ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری عمر راہِ خدا میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے بسر کی۔ آپ سب دلیروں سے بڑھ کر دلیر تھے۔ ہجرت کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بستر پر سونے کا موقع ہو یا غزوہ بدر کے موقع پر مشرکین سے نبرد آزما ہونے کا موقع ہو یا خیبر کے قلعہ کو فتح کرنے کا موقع ہو، آپ کا کردار شیر خدا کا ہے۔

جہاں آپ انتہائی دلیر تھے وہاں آپ شہر علم نبوی کے دروازہ ہونے کا مقام بھی رکھتے تھے۔ آپ نے ساری عمر علم و فضل کو عام کیا۔ آپ کی طرف جب کسی مسئلہ کے حل کیلئے رجوع کیا گیا، آپ نے باسانی حل فرما دیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا، اشجع الاشجعین اور ساقی شیر و شربت تھے ان پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اصل:	جز
صفا:	طہارت
وجہ:	سبب و ذریعہ
وصل:	ملاپ
فضل:	شرف
ولایت:	اللہ کا دوست بننا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے وہ داماد ہیں کہ جن سے نسل صفا (آل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا آغاز ہوا اور آپ کے علم کے شہر کے دروازہ ہیں اور کوئی شخص اس وقت تک ولی کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دین مبین کا عالم نہ ہو اور علم کے شہر میں داخل ہونے کیلئے اس کے دروازہ میں سے گزرنا پڑیگا یعنی فضل ولایت کے حصول کیلئے باب علم کے پاس جانا پڑیگا اور جو ولایت حاصل کر لے گا وہ وصل خدا حاصل کرے گا یعنی باب فضل ولایت وجہ وصل خدا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آل رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل ہیں اور باب فضل ولایت کے حامل ہونے کی بناء پر وجہ وصل خدا ہیں، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اَوَّلِیْن دَافِعِ اہْلِ رَفْضِ وُ خُرُوجِ چَارِی رُکْنِ مِلّتِ پَہ لاکھوں سَلام

اَوَّلِیْن:	پہلا
دَافِع:	جنگ کرنے والا
اہْلِ رَفْض:	رافضی، صحابہ کے دشمن
خُرُوج:	خارجی، اہل بیت کے دشمن
چَارِی:	چوتھے رُکْن
سَتون:	ملت، اُمت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے رافضیوں اور خارجیوں کے خلاف جنگ کی اور خارجیوں کو ان کی نشانیوں سے پہچاننے والے تھے۔ خارجیوں کی جو نشانیاں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں ان کے مطابق ہی آپ نے خارجیوں سے جنگ کے بعد اس ایک خاص نشانی والے شخص کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور بالکل اس کے مطابق وہ شخص پایا گیا۔ اہل رفض جو خود کو اہل بیت کے انتہائی محب ظاہر کرتے تھے اور کرتے ہیں ان کے باطل موقف کا رد فرمایا اور صحابہ کرام جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے کی آیات نازل فرمائیں ان پر لعن طعن کرنے والوں کے خلاف جنگ کی اور رافضیوں کا جو سراسر گمراہ اور باطل عقیدہ ہے کہ پہلے تینوں خلفائے راشدین نے آپ کے حق خلافت کو غصب فرمایا ان کا رد فرمایا۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کیلئے خلافت کی وصیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے خلافت کے بارے میں وصیت فرمائی ہوتی تو اس کیلئے جدوجہد کرتا

اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو منبر نبوی کی سیڑھی پر بھی نہ چڑھنے دیتا۔ (کنز العمال ۳: ۱۴۱)

رافضی یہ نہیں سوچتے کہ آپ کو شیر خدا کہیں اور آپ کو بزدل اور ڈرپوک ثابت کریں۔ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایامِ آخر میں امامت نہیں فرمایا کرتے تھے؟ جب ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروانے لگے تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے۔ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائم مقام امیر حج کے فرائض ادا نہ کئے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہر ایک کا حق ادا کرنے کے متعلق فرمایا۔ آپ کی نیکیوں کو سب سے زیادہ فرمایا۔ ایک عورت نے جب پوچھا کہ جب آپ کے پردہ فرمانے پر آپ کو نہ پاؤں تو کس سے ملوں تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے وزیر فرمایا اور جو پیشین گوئیاں آپ نے فتوحات اور آئندہ کے حالات کے متعلق فرمائی تھیں کیا وہ اس کا واضح ثبوت نہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے خلفاء نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق خلافت غضب نہ فرمایا اس لئے رافضی جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بلا فصل یا علی کا پہلا نمبر، وہ گمراہ بے وین ہیں اور حق یہی ہے کہ علی کا چوتھا نمبر۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اہل روافض و خوارج کے خلاف سب سے پہلے جنگ کرنے والے اور خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شمشیر زن: تلواری مارنے والے
خیبر شکن: خیبر فتح کرنے والے
پرتو: عکس و مظہر
دستِ قدرت: اللہ کی طاقت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمشیر زنی میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خیبر کے موقع پر اپنی بے مثال شمشیر زنی کا ثبوت مہیا کیا۔ غزوہ خندق کے موقع مشہور و معروف پہلوان کو تہہ تیغ کیا اور غزوہ خیبر میں مرحب کو تہہ تیغ کر کے خیبر کے مشہور قلعہ کو فتح کیا۔ خیبر کی جنگ کے دوران خیبر کے قلعہ کا وزنی دروازہ جس کو ستر طاقتور آدمی بھی نہیں اٹھا سکتے تھے اس کا اکھاڑ پھینکا اور دستِ قدرت کے عکس و مظہر ہونے کا نمونہ قائم فرمایا۔ آپ کا یہ دروازہ اکھاڑنا آپ کی روحانی طاقت کی وجہ تھانہ کہ جسمانی طاقت سے۔ جس طرح حضرت آصف بن برخیا نے ملکہ بلقیس کا تخت روحانی طاقت سے پلک جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربارے میں لا حاضر کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شیر شمشیر زن اور شاہِ خیبر شکن ہیں ان کے پرتو دستِ قدرت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ماحیٰ رض و تفضیل و نصب و خروج ماحی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

ماحی:	مٹانے والا
رض:	صحابہ کی دشمنی
تفضیل:	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ پر فضیلت دینا
نصب:	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن
خروج:	خارجی
حامی:	مدد کرنے والا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنہ رض و تفضیل کو مٹایا۔ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت کرنے کی آڑ میں دوسرے صحابہ کرام پر طعن کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پتا چلا تو آپ نے فرمایا، ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر مجھے فضیلت دیتے ہوئے جس کو میں نے پایا اسے بہتان تراش کی سزا دوں گا۔ (الصواعق: ۶۰)

اور ناہبی و خارجی جو آپ کے دشمن تھے۔ آپ نے ان کے اور اہل ایمان کے درمیان ایک حد واضح قائم کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ عہد فرمایا مومن مجھ سے محبت ہی کرے گا اور میری دشمنی کرنے والا منافق ہوگا۔

اس طرح آپ نے رض و تفضیل اور نصب و خروج کو مٹا کر دین و سنت کی مدد فرمائی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماحی رض و تفضیل و نصب و خروج تھے اور حامی دین و سنت تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

مومنین پیش فتح و پس فتح سب
اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

پہلے	پیش:
فتح مکہ	فتح:
بعد	پس:
اہل تقویٰ	اہل خیر:
خلاف شرع اعمال سے پرہیز کرنا	عدالت:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے وہ صحابہ کرام جو فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے ان کا مرتبہ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والوں سے اگرچہ بہت بلند ہے لیکن شرف صحابیت کی وجہ سے وہ بھی تمام اہل اسلام سے جو صحابہ نہیں ان سے افضل ہیں۔ اگرچہ وہ کتنے ہی اعلیٰ مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سے راضی ہونے کا اعلان فرمادیا۔

یہ فتح مکہ سے پہلے اور بعد والے صحابہ کرام تمام اہل خیر تھے۔ انہیں آپ کا دور خیر نصیب ہوا۔ جب ان صحابہ کرام نے اسلام قبول کر لیا تو وہ کفر و اسلام میں تفریق کیلئے معیار بن گئے۔ تمام کفریہ رسومات انہوں نے ترک کر دیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام صحابہ کرام جو فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے وہ تمام اہل خیر و عدالت تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

اک نظر: ایک مرتبہ دیکھا
بصارت: دیکھنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے صحابہ کرام کو یہ جو بلند و بالا مرتبہ و مقام حاصل ہوا کہ اس کائنات کے تمام عابد، زاہد، غوث، ابدال اور اقطاب جمع ہو جائیں تب بھی وہ ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ اُن صحابہ کرام نے ایک نظر آپ کو ایمان کی حالت میں دیکھا تھا۔ ان کا یہ مقام و مرتبہ آپ نے خود بڑھا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کی مقدار سونا خرچ کرے تو وہ صحابی کے خرچ کئے ہوئے مد بلکہ نصف مد تک نہیں پہنچ سکتا۔ (الترمذی، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ)

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے اس کے ناک کا غبار عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہزار ہا بار افضل ہے۔ ذرا تصور کیجئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا کیا مقام ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مسلمان جنہوں نے ایمان کی حالت میں آپ کو ایک نظر دیکھا تو ان کو صحابیت کا شرف حاصل ہو گیا۔ وہ نظر جس نے آپ کو دیکھا، اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے تمام تابعین، تبع تابعین، اولیاء کرام، صلحاء اور عبادت گزار لوگ وہ ہیں جو اللہ کے ہاں انتہائی مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ یہ سب اہل محبت ہیں۔ ان کی دوستی اور دشمنی فقط اللہ کی رضا کیلئے ہوتی اور ان سے دشمنی کرنے والا اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہے۔

اور حدیثِ قدسی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (بخاری شریف)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ تمام اہل محبت جن کے ساتھ دشمنی کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

باقی ساقیان شرابِ طہور
زمینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

ساقیان:	پلانے والے
شرابِ طہور:	اہلِ جنت کیلئے خصوصی مشروب
زمین:	زمینت
اہلِ عبادت:	عبادت والے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے اہل عبادت جب اس دارِ فانی سے دارِ بقا میں پہنچ جائیں گے تو جنت ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مقامِ ٹھہرے گی وہ وہاں ایسی ایسی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے کہ جن کے متعلق کسی نے سنا نہ دیکھا اور وہاں جنت کے ساقی ان کو شرابِ طہور پلائیں گے۔ اس فرحت افزا مشروب کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ وہاں جنت میں اہل عبادت کو زمرہ اور ہیرے جواہرات سے مزین محلات ملیں گے۔ وہاں ان کی شان ہی نرا ہی ہوگی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے اہل عبادت کی جنت میں زیب و زینت پہ لاکھوں سلام۔

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
 اُن سب اہلِ مَکانت پہ لاکھوں سلام

اہلِ مَکانت: اہل مرتبہ و اہل کمال

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سادات میں جتنے اہل مرتبہ اور اہل کمال گزرے وہ سب اپنے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے تمام اہل اسلام میں ممتاز مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ ان تمام اہل تقویٰ شہزادوں کا یہ عظیم مقام و مرتبہ اس لئے ہے کہ آپ سے نسبت ہے۔ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ ہر ایک دُنیوی رشتہ ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ ختم نہیں ہوگا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام سادات اہل کمال و مرتبہ شہزادوں پر لاکھوں سلام ہوں۔

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

بالا شرافت: اعلیٰ شرافت، شرافت کا اعلیٰ درجہ
سیادت: سرداری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام اہل کمال سادات شرافت کے اعلیٰ مقام کے حامل تھے اور ہیں۔ تمام اہل کمال اور اہل شرافت سے ان کو بالا و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود ہوں اور اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

امام حنیف: امام اعظم
امامت: پیشوائی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تابعین کے دور کے بعد تمام اُمتِ مسلمہ چار اماموں کی امامت پر متفق ہو گئی۔ یہ چاروں امام شافعی، مالک، احمد اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ عقائد میں متفق ہیں اور فروعی معاملات میں اختلاف ہے۔ لیکن کوئی ایک امام دوسرے کی تحقیق پر طعن نہ کرتا بلکہ ایک دوسرے کی رائے اور اجتہاد کا لحاظ کرتے۔ تمام اماموں کے مقلدین اہلسنت و جماعت شمار کئے جاتے ہیں۔ اب جو ان سے علیحدہ راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ شیطان کا پیلا ہے کہ اُمت میں انتشار پھیلاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت فقہ کے چار سدا بہار باغوں کی امامت پہ اکٹھی ہو گئی۔ ان باغوں کے سدا بہار پھولوں کی خوشبو چار سو پھیلی ہوئی ہے۔ ان چار باغِ امامت یعنی شافعی، مالک، احمد، امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کاملان طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

کاملان: کامل لوگ
طریقت: روحانیت
حاملان شریعت: شریعت پر عمل کرنے والے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے کاملان طریقت، اہل تصوف جو شریعت پر مکمل طور پر عمل کرنے والے ہیں۔ ان پہ کامل لاکھوں درود و سلام ہوں۔ اہل طریقت صرف اور صرف وہی اہل حق ہیں جو شریعت کی مکمل طور پر پیروی کرتے ہیں اور جو شریعت پر عمل پیرا نہیں ہوتا وہ چاہے اُڑ کر ہی دکھائے وہ اہل طریقت ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ جو نجومی، جادوگر، جوتشی وغیرہ ہیں یہ سب گمراہ ہیں! اسلام میں ان کے پاس جانے کی تختی سے روک تھام کی گئی ہے۔

غوثِ اعظم امامِ الثَّقَى وَالنُّقَى جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

غوث:	مدد کرنے والا
امامِ الثَّقَى:	متقیوں کے پیشوا
النُّقَى:	طہارت والے
جلوہ:	مظہر
شانِ قدرت:	اللہ تعالیٰ کی قدرت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور صوفیاء کرام پیدا فرمائے اور ان جلیل القدر علماء کرام، صوفیاء کرام، محدثین عظام کو ایک امتیازی شان عطا فرمائی۔ انہیں جلیل القدر علماء کرام اور صوفیاء کرام میں اہل طریقت میں سلسلہ قادریہ کے سربراہ غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ وہ انتہائی صاحبِ تقویٰ اور عبادت گزار تھے۔ انہوں نے عبادت و ریاضت میں یہ کمال حاصل کیا کہ وہ امامِ ثقی والنقی قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں ایسی ایسی کرامات دکھائیں کہ کسی کو یہ کمال حاصل نہ ہو سکا۔ جب بندہ کامل سے ایسی کرامات کا ظہور ہوتا ہے تو وہ اس کی ذاتی خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ وہ بندہ کامل شانِ قدرت کا مظہر ہوتا ہے۔ آپ کا مَر دوں کو زندہ کرنا، مرغی اور چیل کا ان کے حکم سے زندہ ہو جانا، ایک وقت میں کئی مقامات پر ہونا، ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اولیاء کا گردنیں جھکانا وغیرہ مظہر شانِ قدرت کی دلیلیں ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت میں سے غوثِ اعظم جو اِمَامُ الثَّقَى وَالنُّقَى تھے اور شانِ قدرت کے مظہر تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں یعنی ان پر اللہ کی لاکھوں رحمتوں کا نزول ہو۔

قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال: اہل طریقت کے درجات ہیں
محی: زندہ کرنے والے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت و طریقت کی راہ بڑے ذوق و شوق، حسن نیت و اخلاص اور استقامت کے ساتھ طے کی کہ شریعت میں آپ ارشاد و رشد الرشاد کے مقام پر پہنچے اور طریقت میں قطب و ابدال کے مقامات حاصل کئے۔ آپ کا درس سننے کیلئے مخلوق خدا دور دراز سے کثیر تعداد میں اکٹھی ہوتی اور آپ کا درس سن کر ایک عالم نے ہدایت حاصل کی اور آپ کے ارشاد میں جو رشد و ہدایت پائی جاتی تھی وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے ہی تھی۔ جیسا کہ مشہور واقعہ سے ثابت ہے کہ پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات دفعہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ دفعہ آپ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا جس سے آپ کے رشد و ہدایت کے درس کی تاثیر اتنی بڑھی کہ لوگ آتے اور رشد و ہدایت حاصل کرتے۔ آپ نہ صرف خود قطب و ابدال کے درجات کے حامل تھے بلکہ آپ کی نظر کی میا اثر سے دوسرے بھی قطب و ابدال کے درجات حاصل کر لیتے۔

الغرض آپ سے فیضیاب ہونے والے شرق و غرب میں پھیل گئے اور آپ کے سلسلہ طریقت کو وہ قبولیت حاصل ہوئی کہ پوری دنیا میں قادری سلسلہ پھیل گیا اور سلسلہ قادریہ شریعت و طریقت کا جامع ہے۔ تمام احکامات پر تندہی سے عمل کیا جاتا ہے اور تمام خرافات اور شرک و بدعت سے بچا جاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام خرافات کو مٹا کر دین و ملت کو ایک زندگی عطا کی اور محی دین و ملت کے لقب سے نوازے گئے۔ ان کی عظمت و شان ہے کہ ان کا فیض جاری ہے۔ ان کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی شان و عظمت اور کمالات پر لاکھوں سلام ہوں۔

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

خیلِ طریقت: طریقت کے سربراہ
فرد: یکتا
اہلِ حقیقت: اہلِ یقین

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ جو طریقت کے سلسلوں میں سب سے بڑا سلسلہ ہے۔ اس کے سرخیل اور سربراہ ہیں۔ آپ کے سلسلہ میں طریقت وہی معتبر ہے جو شریعت (حقیقت) کے تابع ہے۔ آپ نے خود شریعت کی حد کمال تک پابندی کی اور اہل سلسلہ کیلئے بھی یہی مقرر فرمایا کہ شریعت کی پابندی کریں۔ جو عمل شریعت کے تابع ہو اس پر عمل پیرا ہوں جو شریعت کے مخالف ہو اس سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی امت کے ولی کامل فردِ اہل حقیقت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت کے سلسلہ قادریہ کے سربراہ تھے۔ ان پر بے حد درود و سلام ہوں یعنی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

منبر ہوئی: اطاعت کی

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے ولی کامل حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت و حقیقت میں اتنے بلند مقام پر فائز ہیں کہ جب انہوں نے بغداد میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قدمہ هذه على رقبۃ کل ولی اللہ

یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

تو تمام اولیاء کرام نے اپنے سر جھکا دیئے۔

جلیل القدر محدثین، علماء کرام اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی تصانیف میں آپ کی اس کرامت کا تذکرہ کیا ہے۔
الغرض اس کا صحیح ہونا حد تو اتر تک پہنچا ہوا ہے۔

ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ آپ کا قدم میری گردن پر ہی نہیں بلکہ سر پر بھی ہے۔ (شائِم امدادیہ، ۴۳)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے ولی کامل حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قدم کی کرامت ہے کہ تمام اولیاء کرام کی گردنیں اُس قدم کی کرامت کیلئے جھک گئیں اور انہوں نے آپ کی ولایت کی برتری کو تسلیم کیا۔ اس قدم کو یہ مقام حاصل ہوا اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

شاہِ برکات و برکاتِ پیشینیاں
نَو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

برکاتِ پیشینیاں: اسلاف کی برکات

سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو شاہِ برکات ہیں کہ ان کی نسبت سے سلسلہ عالیہ برکاتیہ ہے۔ انہوں نے اسلاف کے نقش قدم پر شریعت کی مکمل پیروی کرتے ہوئے طریقت کا سلسلہ جاری کیا اور اس سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے طریقت پر ایک نئی بہار آگئی اور ایک عالم اس سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے مستفید ہوا۔ اس سلسلہ عالیہ کے بانی جن سے طریقت پر ایک نئی بہار آگئی ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔ یہاں سلام بمعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہونا مراد ہے۔

سید آل محمد امام الرشد
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

گل: پھول

روض: باغ

ریاضت: عبادت و مجاہدہ

سید آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے ریاضت و مجاہدہ میں کمال حاصل کیا۔ سلسلہ عالیہ مارہرویہ شریعت و طریقت کی مکمل طور پر پابندی کرتا ہے۔ آپ اس سلسلہ عالیہ کے باغ کے خوبصورت پھول تھے۔ اس پھول کی خوشبو چار سو پھیل گئی اور ایک عالم نے اس گلِ روضِ ریاضت سے رشد و ہدایت حاصل کی۔ آپ امام الرشد کے قلب کے حامل تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت حمزہ شیر خدا و رسول زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

سید حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سید آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ اپنے جدا مجد حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آئینہ تھے۔ آپ کو علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل تھا۔ آپ صاحب تصانیف تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ مارہرویہ کو بے پناہ فروغ دیا۔ اس لئے اعلیٰ حضرت نے انہیں 'زینتِ قادریت' کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اس زینتِ قادریت پہ لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

سید آل احمد اچھے میاں مار ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سید حمزہ مار ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ صاحب تصانیف بزرگ تھے۔ آپ ظاہری و باطنی حسن و خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے انہیں نام، کام، تن، جان، حال، مقال سب میں اچھا لکھا ہے۔ اس ظاہری و باطنی طور پر سب سے اچھے کی صورت پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

سید آل احمد اچھے میاں مار ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سید شاہ آل برات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ جید عالم دین تھے۔ آپ کو خلافت حضرت اچھے میاں سے تھی۔ امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔ اعلیٰ حضرت انہیں آقائے نعمت سے یاد کرتے ہیں۔ جس طرح عطرات کا مجموعہ کسی کے پاس ہو تو ہر کوئی اس کے پاس آنے والا ان خوشبوؤں سے فیض یاب ہوگا اسی طرح آپ کی ذات سے ہر کوئی فیض یاب ہوا اور آپ اپنے فضل و کمال میں خاندان مارہرہ میں نور جاں اور عطرِ مجموعہ کے حامل تھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت سید آل رسول مار ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

زیب سجاده، سجادِ نوری مہاد
احمد نورِ طینت پہ لاکھوں سلام

طینت: طبیعت و خصلت

سید شاہ ابوالحسین احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ سید آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پورے اور سید شاہ ظہور حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے تھے۔ آپ ابھی اڑھائی برس کے تھے کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے جد امجد حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوش میں ہوئی۔ آپ نے تمام علوم و دینیہ میں کمال حاصل کیا۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ اعلیٰ حضرت نے متعدد علوم خصوصاً علم جفر میں انہیں سے استفادہ کیا۔ ان سے اعلیٰ حضرت کو بڑی عقیدت تھی۔ آپ اپنی طبیعت و خصلت میں نور صفت تھے کہ جب تک آپ زیب سجادہ رہے۔ علوم ظاہر و باطن کا نور پھیلاتے رہے۔ ایک عالم ان سے مستفید ہوا۔ ہر کسی کیلئے آپ کی عنایتیں یکساں تھیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب: عذاب کے بغیر
بے عتاب: ناراضگی و جھڑک
تا ابد: ہمیشہ

اہلسنت و جماعت ہی وہ فرقہ وہ جماعت وہ گروہ ہے جس کے جنتی ہونے کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشارت دی۔ قرآن و حدیث میں فرقہ بندی سے منع فرمایا گیا۔ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کو جہنمی بتایا گیا ہے۔ اُمت کی اکثریت کی پیروی اور ساتھ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور وہ کثرتی جماعت صرف اہلسنت و جماعت ہیں جو اہلسنت سے علیحدہ ہوئے وہ شیطان کے چیلے بنے۔ تفرقہ بازی کے قصور وار ٹھہرے۔ اہلسنت اس دنیا میں بھی اللہ کی رحمتوں کے سایہ میں ہیں اور روزِ محشر بھی ان شاء اللہ بغیر حساب و کتاب بخشے جانے والے گروہ، جماعت میں سے ہوں گے۔

تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندہ تنگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

طفیل:	وسیلہ
بندہ:	اعلیٰ حضرت کی اپنی ذات مراد ہے
تنگ:	عار
خلقت:	مخلوق

یا اللہ جل جلالہ! اوپر مذکورہ تمام جلیل القدر، عالی مرتبت، عظیم الشان ہستیوں کے وسیلہ جلیلہ کو میرے حق میں قبول فرما اور میرے اس عاجز اور ناچیز بندہ پر جو تیری مخلوق ہونے کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا اس پر بھی اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

یا اللہ جل جلالہ! تو نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جن و انس ہر کام میں تیری رضا چاہتے تیری اطاعت و فرمانبرداری میں کوئی کسر اٹھانہ رکھتے لیکن ہم تیری عبادت اور اطاعت کا صحیح حق ادا نہ کر سکے۔ اے اللہ! میری کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرما اور اپنے دوستوں کے طفیل مجھ پر اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وُلد و عَشیرَت پہ لاکھوں سلام

اہل: بیوی
وُلد: اولاد
عَشیرت: قبیلہ

یا اللہ جل جلالہ! میرے اساتذہ کرام (مولانا تقی علی خاں، مرزا غلام قادر بیگ، شاہ ابوالحسن احمد نوری اور دوسرے اساتذہ)، والدہ محترمہ، والد محترم، برادران مکرم مولانا محمد رضا خان، مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہا، بہنوں (تین بہنیں)، زوجہ محترمہ، اولاد (دو صاحبزادے مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں اور پانچ صاحبزادیاں) اور قبیلہ تمام پہ اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اسی طرح تعلیم دی ہے کہ جب تم دعا کرو تو اپنے لئے اور اپنے والدین اساتذہ کرام اور دیگر عزیز واقارب اور مومنین کیلئے بھی دعا کرو۔ جیسے قرآنی تعلیم ہے کہ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب میری، میرے والدین اور تمام مومنین کی قیامت کے دن بخشش فرما۔ (الاسراء)

اسی طرح ہے:

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقین کیلئے مقتداء بنا دے۔

انہیں تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے والدی، اساتذہ، اولاد اور اہل کیلئے دعا کی ہے۔

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

دعویٰ: درخواست و بھروسہ
شاہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یا اللہ جل جلالہ! میری دعا صرف یہ ہی نہیں کہ مجھ پر ہی لاکھوں برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمت (جس میں وہ ساری ہستیاں جن کا پہلے ذکر ہوا وہ بھی شامل ہیں) پہ اپنی لاکھوں برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ قرآن وحدیث میں تعلیم ہی اس طرح دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھو کیونکہ جب رحمت الہی وسیع اور ہر شے سے بڑھ کر ہے تو ہر انسان پر لازم ہے وہ اس کا سوال بھی ہر شے سے بڑھ کر کرے اور ہر ایک کیلئے کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے حضور ان کلمات سے دعا کی:

اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا

اے اللہ مجھ پر اور میرے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر رحم فرما اور کسی پر نہ فرما۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا اے اعرابی!

لقد جحزت واسعا (بخاری، باب رحمة الناس)

تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود سمجھ لیا ہے۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

کاش: برائے اظہار تمنا
محشر: روزِ قیامت
آمد: تشریف آوری
شوکت: شان

امام اہلسنت نے اللہ جل جلالہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی دلی اور آخری خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس دنیا میں جس طرح مجھے اپنے رؤف و رحیم آقا کی بارگاہ میں سلام پڑھنے اور لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز بھی آپ کا قرب نصیب ہو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ روزِ قیامت میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے کثرت کے ساتھ درود و سلام عرض کرنے والا ہوگا۔

پھر روزِ محشر جب ان کو حمد کا جھنڈا ملے گا اور سب اس حمد کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اس طرح ان کی شان و شوکت کا اظہار کیا جائیگا۔ آپ سب کی قیادت فرما رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے آپ کو شفاعت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ آپ کو مقام وسیلہ عطا ہوگا۔ اس طرح ان کی شان و شوکت کے اظہار میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ اس مقام پر امام اہل محبت اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ جب روزِ محشر ان کی آمد ہو تو سب ان کی شان و شوکت کا اظہار آپ پر درود و سلام بھیج کر کریں۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قدسی: فرشتے
ہاں: شروع کرو، پڑھو

فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہر روز صبح و شام حاضری دیتے ہیں۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو روضہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دیتے ہیں اور درود و سلام کے گلہائے عقیدت نچھاور کرتے ہیں۔ جو ایک دفعہ حاضر ہوتے ہیں وہ قیامت تک دوبارہ حاضر نہ ہو پائیں گے۔ ان کی باری ہی نہیں آئے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو تمام دنیا کے لوگوں کا درود و سلام سنا ہے اور آپ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ امام اہل محبت کا ہدیہ درود و سلام ’مصطفیٰ جانِ رحمت‘ پہ لاکھوں سلام سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اسلئے سب سے زیادہ آپ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے مقبول پا جانے کی وجہ سے ہی اس کی مقبولیت میں ہر روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ امام اہل محبت اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ روزِ محشر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و شوکت کا اظہار ہوگا تو مجھ سے فرشتے جو اس روز تمام بارگاہ حبیب میں حاضر ہونگے اس ہدیہ درود و سلام کے سننے کا اظہار فرمائیں اور کہیں کہ اے رضا! آج روزِ محشر وہی ہدیہ درود و سلام بلا واسطہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں تمام انسانوں اور فرشتوں کے سامنے پیش کرو۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ج

تاثرات

(مولانا کوثر نیازی)

مولانا کوثر نیازی نے مولانا احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) کی شاعری پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا شاعری ایک اور میدان ہے جہاں بے اختیار ادب و احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور شاعری میں بھی نعت گوئی کی صنف تو ایک ایسی مشکل سخن ہے جس میں ایک ایک قدم پل صراط پر رکھنا پڑتا ہے۔ یہاں ایک طرف محبت ہے تو ایک طرف شریعت۔ امام احمد رضا کو بھی اس مشکل کا کامل احساس ہے وہ ملفوظات میں فرماتے ہیں، نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے، بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ اس لئے ایک جگہ فرمایا، قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی۔ اس معیار کو سامنے رکھ کر ہم نعتیہ شاعری کے ذخائر پر نظر ڈالتے ہیں تو اس پر صرف ایک ہی شاعر اترتا ہے اور وہ خود احمد رضا خاں بریلوی ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں۔ میں ادب کا طالب علم ہوں، برا بھلا شعر بھی کہہ لیتا ہوں۔ اُردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کا پورا نعتیہ کلام اور شاہ احمد رضا کا سلام ’مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام‘ ایک طرف، دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا کے سلام کا پلڑا پھر بھی جھکا رہے گا۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اُردو زبان کا ’قصیدہ بردہ‘ ہے تو اس میں ذرہ مبالغہ نہ ہوگا۔ جو زبان و بیان، جو سوز گداز، جو معارف و حقائق، قرآن و حدیث اور سیرت کے جو اسرار و رموز، انداز و اسلوب میں جو قدرت و ندرت اس سلام کی ہے وہ کسی شاعر کے کسی شہ پارے میں نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اہل قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ اس کے ایک ایک شعر کی تشریح میں کئی کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔

تاثرات

(پروفیسر منیر الحق کعنی بہل پوری)

’سلامِ رضا‘ ایک عظیم فن پارہ ہے جس میں جلال و جمال اپنے حسین ترین امتزاج کے ساتھ ارفع ترین صورت میں موجود ہے۔ پورے کا پورا قصیدہ ایک فنی وحدت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔ سرتاسر انتخاب، کسی ایک شعر کو، کسی شعر کے ایک لفظ کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، الفاظ و معانی میں ارتباط کی ایک خوبصورت مثال، تشبیہات و استعارات سے جو میجر تخلیق کی گئی ہے طبعیات سے مابعد الطبعیات تک دونوں کو محیط ہے۔ مجرد تصورات کی تجسمی صورت گری بھی ہے اور جو پیکر تراشے گئے ہیں، متحرک اور جاندار بھی ہیں۔

’سلامِ رضا‘ کا ایک ایک شعر تغزل کی جان ہے۔ لطافت کا یہ عالم ہے کہیں کوئی ثقیل لفظ جو گرانی کا احساس پیدا کرے استعمال نہیں ہوا۔ قصیدہ کا دامن تنافر اور غرابت الفاظ کے عیوب سے پاک ہے۔ اس کی فضا میں ایک پاکیزہ سرمستی ہے، خود سپردگی کا احساس ہے، نفاست و نزاکت ہے، سوز و گداز سے مملو ایک غنائیت ہے۔ اہم تر یہ کہ شاعر کا داخلی جذبہ، تخیل کے اشتراک سے اظہار پاتا ہے۔ جو Lyrical Poetry کا امتیاز وصف ہے اسی بناء پر پورے سلام میں وہ موسیقیت ہے کہ آج تک اس کی ترنم آفریں فضا قلب و روح کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے، مگر اس کی ندرت فکر، معنی آفرینی، رفعت موضوع، تحیر فزاتراکیب، پُر شکوہ اسلوب پر منطقی استدلالیت اس کو Odes کا ملبوس عطا کرتی ہے جو Lyrics کی ترقی یافتہ صورت ہے۔

’سلامِ رضا‘ میں خامہ رضا اہلوق الفاظ و تراکیب پر سوار ندرت فکر اور جدت مضامین کے اقالیم اپنی قلمرو میں شامل کرتا چلا جاتا ہے۔ تشبیہات و استعارات کے لشکر اس کے آگے دست بستہ استادہ رہتے ہیں اور ایک پُر شکوہ اسلوب ظہور میں آتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مغلق یا مبتدل الفاظ سے فضا کو بوجھل بنا دیا گیا ہے ایک ایک مصرع سے فصاحت و بلاغت اور سلاست و روانی ٹپک رہی ہے۔ سادگی، خلوص اور جوش بیان نکھر کر سامنے آرہا ہے اور ان سب کے پیچھے شاعر کی علمی و جاہت یقین کی چٹنگلی، جذبہ محبت کی شدت اور ایمانی صداقت کام کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کا مجموعہ نعت ’حداائق بخشش‘ اردو نعت کے سلسلہ میں ایک عظیم کلاسیک کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں وہ تمام جواہر موجود ہیں جن سے ترکیب پا کر کوئی کتاب (یا شاعر، اس حوالہ سے) کلاسیک کا مقام حاصل کر پاتا ہے۔ افکار میں معنوی بلندی، مضامین میں تنوع، فن پر مکمل گرفت، اسلوب میں تمکنت اور وقار، تاریخی، تہذیبی اور عصری شعور، سبھی دھارے، اس دریائے بے کنار کا حصہ بنتے نظر آتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ بصارت و بصیرت پر سے تعصب و عناد کے پیدا کردہ حجابات اٹھادیئے جائیں اور بے لاگ اور دقت نگاہ سے کام لے کر مطالعہ کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تاثرات

(علامہ عبدالحکیم شرف قادری)

سلامِ رضا میں پیکرِ حسن و جمال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ، شامِ حمیدہ، جود و عطا اور عظمت و جلالت کو اس حسین پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہر مصرع ایمان کو تازگی بخشتا اور روح کو معطر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے بعد اہل بیت کرام اور صحابہ عظام کی بارگاہ میں عقیدت و محبت میں ڈوب کر سلام عرض کیا گیا ہے۔ پھر آئمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین، خصوصاً سیدنا غوثِ اعظم کے دربار میں سلامِ نیاز کی ڈالیاں پیش کی ہیں اور آخر میں بارگاہِ خداوندی میں دعا کی ہے کہ بارِ الہہ! جس طرح ہم دنیا میں تیرے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شوکت کے ڈنکے بجاتے ہیں اسی طرح روزِ قیامت بھی ہمیں نعت اور سلام کے نغمے پیش کرنے کی سعادت عطا فرما۔ آمین

آداب سلام

﴿ از قلم: حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب ﴾

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدایہ صلوٰۃ و سلام پیش کرتے وقت چند امور پیش نظر رہنے چاہئیں۔

☆ انتہائی خلوص و محبت اور ادب و احترام سے با وضو سلام عرض کیا جائے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوس میں بھی یہی اہتمام ہو۔

☆ سلام عرض کرتے وقت آواز حد اعتدال سے زیادہ بلند نہ ہو۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا داد قوت سے خود بھی اہل محبت کا دُرود و سلام سنتے ہیں اور فرشتے بھی ہم غلاموں کا ہدایہ صلوٰۃ و سلام بارگاہ ناز میں پیش کرتے ہیں۔ اسلئے شعوری طور پر کوشش کی جائے کہ آواز چلانے کی حد تک بلند نہ ہو۔ بعض لوگ سرے سے بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کو ہی پسند نہیں کرتے اور بطور دلیل آیت مبارکہ **لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ’تم اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو‘۔ ظاہر ہے کہ یہ حکم ان حضرات کیلئے ہے جن سے آپ گفتگو فرما رہے ہوں۔ یہ نعمت عظیمہ ہم خفتہ بختوں کو کہاں میسر ہے؟

☆ تلفظ صحیح ہونا چاہئے اور بہتر ہوگا کہ نعت خواں حضرات کسی صاحب علم کو سنا کر اطمینان کر لیا کریں۔

☆ اشعار کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ پہلے بارگاہ رسالت میں سلام عرض کیا جائے، پھر اہل بیت، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی بارگاہ میں سلام عرض کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اول آخر اور درمیان جہاں سے کوئی شعر یاد آیا پڑھ دیا۔

☆ معراج شریف، میلاد پاک، اہل بیت اور صحابہ کرام کے ایام ہوں یا گیارہویں شریف کی محفل دیگر اشعار کے علاوہ موقع کے مناسب اشعار بھی پڑھے جائیں۔

☆ عربی میں لفظ ’صلوٰۃ‘ دُرود شریف کے معنی میں آتا ہے۔ سلام پڑھتے وقت ایسے اشعار بھی پڑھے جائیں جن میں دُرود کا ذکر ہے تاکہ **صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا** کی تعمیل میں دُرود اور سلام دونوں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ مثلاً

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

☆ حدیث شریف میں امام کیلئے ہدایت ہے کہ بیمار اور صاحب حاجت کا خیال رکھا جائے اور مقدار مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کی جائے۔ بہتر ہے کہ یہی ہدایت سلام میں بھی ملحوظ رہے اور زیادہ اشعار نہ پڑھے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اہل محبت ذوق و شوق سے شرکت کر سکیں۔ نیز گرہ لگا کر دیگر اشعار پڑھنے سے بھی گریز کیا جائے۔

